منن الرحمان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

خلق الانسان علمہ البیان

مِنَنُ الرَّحمٰن

جسمیں

عربی کو اُمّ الالسنہ ثابت کیا گیا ہے

تصنیف لطیف حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ السلام

جسے

باجازت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

مینیجر بکڈپو تالیف واشاعت قادیان نے شایع کیا

۲۸۔ جون سنہ ۱۹۲۲ء ۔ تعداد ۔ ۱۰۰۰ ۔ سنہ ۱۳۴۰ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ مولی النعم والصلوۃ والسلام علی سید الرسل وسراج الامم واصحابہ الھادین المھدین وآلہ الطاہرین المطہرین **امابعد** چونکہ قرآن مجید ایک ایسا لعل تابان اور مہر درخشان ہے کہ اسکی سچائی کی کرنین اور اسکے منجانب اللہ ہونیکی چمکیں نہ کسی ایک یا دو پہلو سے بلکہ ہزارہا پہلوؤں سے ظاہر ہو رہی ہیں اور جس قدر مخالف دین متین کوشش کر رہے ہیں کہ اس ربانی نور کو بجھاوین اسیقدر وہ زور سے ظاہر ہوتا اور اپنے حسن اور جمال سے ہر یک اہل بصیرت کے دل کو اپنی طرف کھینچ رہا ہے اسلئے اس تاریک زمانہ میں بھی جبکہ پادریون اور آریون نے توہین اور تحقیر کا کوئی دقیقہ نہ چھوڑا اور اپنی نابینائی کی وجہ سے اس نور پر وہ تمام حملے کئے جو ایک سخت جاہل اور سخت متعصب کر سکتا ہے اس ازلی نور نے آپ اپنے منجانب اللہ ہونیکا ہر یک پہلو سے ثبوت دیا ہے انمین یہ ایک عظیم الشان صداقت ہے کہ وہ اپنی تمام ہدایات اور کمالات کی نسبت آپ ہی دعوی کرتا اور آپ ہی اس دعوی کا ثبوت دیتا ہے اور یہ عظمت کسی اور کتاب کو نصیب نہیں اور منجملہ ان دلایل اور براہین کے جو اس نے اپنے منجانب اللہ ہونے پر اور اپنے اعلی درجہ کی فضیلت پر پیش کئے ہین ایک بزرگ دلیل وہ ہے جسکی بسط اور تفصیل کیلئے ہمنے اس کتاب کو تالیف کیا ہے جو ام الالسنہ

ہے

کے پاک چشمہ سے پیدا ہوتی ہے جسکا آب زلال ستارونکی طرح چمکتا اور ہریک معرفت کے
پیاسے کو یقین کے پانی سے سیراب کرتا اور شکوک و شبہات کی میلوں سے صاف کر دیتا ہے
یہ دلیل کسی پہلی کتاب نے اپنی سچائی کے تائید میں پیش نہیں کی اور اگر وید یا کسی اور کتاب نے
پیش کی ہے تو واجب ہے کہ اُسکے پیرو مقابلہ کیوقت پہلے اُس وید کے مقام کو پیش کریں۔
اور خلاصہ مطلب اُس دلیل کا یہ ہے کہ زبانوں پر نظر ڈالنے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ دنیا کی تمام
زبانوں کا باہم اشتراک ہے - پھر ایک دوسری عمیق اور گہری نظر سے یہ بات بپایہ ثبوت پہنچتی
ہے جو ان تمام مشترک زبانوں کی ماں زبان عربی ہے جس سے یہ تمام زبانیں نکلی ہیں - اور
پھر ایک کامل اور نہایت محیط تحقیقات سے یعنی جبکہ عربی کی فوق العادت کمالات پر اطلاع
ہو یہ بات ماننی پڑتی ہے کہ یہ زبان نہ صرف ام الالسنہ ہے بلکہ الٰہی زبان ہے جو خدا تعالیٰ کے
خاص ارادہ اور الہام سے پہلے انسان کو سکھائی گئی اور کسی انسان کی ایجاد نہیں اور پھر اس بات
بات کا نتیجہ کہ تمام زبانوں میں سے **الہامی زبان** صرف عربی ہی ہے یہ ماننا پڑتا ہے کہ
خدا تعالیٰ کی اکمل اور اتم وحی نازل ہونیکے لئے صرف عربی زبان ہی **مناسبت** رکھتی
ہے کیونکہ یہ نہایت ضروری ہے کہ کتاب الٰہی جو تمام قوموں کی **ہدایت** کے لئے آئی ہو
وہ **الہامی زبان** میں ہی نازل ہو اور ایسی زبان میں ہو جو اُمّ الالسنہ ہو تا اُسکو ہریک
زبان اور اہل زبان سے ایک فطری مناسبت ہو اور تا وہ الہامی زبان ہونیکی وجہ سے وہ برکات
اپنے اندر رکھتی ہو جو اُن چیزوں میں ہوتی ہیں جو خدا تعالیٰ کے مبارک ہاتھ سے نکلتی ہیں لیکن
چونکہ دوسری زبانیں بھی انسانوں نے عمدًا نہیں بنائیں بلکہ وہ تمام اُسی پاک زبان سے
بحکم رب قدیر نکل کر بگڑ گئی ہیں اور اُسی کے ذرّیات ہیں اسلئے یہ کچھ نامناسب نہیں تھا کہ اُن
زبانوں میں بھی خاص خاص قوموں کے لئے الہامی کتابیں نازل ہوں ہاں یہ ضروری تھا کہ اقویٰ
اور اعلیٰ کتاب عربی زبان میں ہی نازل ہو کیونکہ وہ امّ الالسنہ اور اصل الہامی زبان اور خدا تعالیٰ
کے مونہہ سے نکلی ہے اور چونکہ یہ دلیل **قرآن** نے ہی بتلائی اور قرآن نے ہی دعوے

کیا اور عربی زبان میں کوئی دوسری کتاب بڑی بھی نہیں اسلئے بہداہت قرآن کا منجانب اللہ ہونا اور سب کتابوں پر مُہیمن ہونا ماننا پڑا اور نہ دوسری کتابین بھی باطل ٹھہرینگی لہذا ہمینے اسی غرض سے اس کتاب کو لکھا ہے کہ تا اول بعونہ تعالی تمام زبانوں کا اشتراک ثابت کرون اور پہر بعد ازان زبان عربی کے اُمّ الالسنہ اور اصل الہامی ہونیکے دلایل سناؤں اور پہر عربی کی اِس خصوصیت کے بنا پر کہ کامل اور خالص اور الہامی زبان صرف وہی ہے اس آخری نتیجہ کا قطعی اور یقینی ثبوت دون کہ الٰہی کتابوں میں سے اعلےٰ اور ارفع اور اتم اور اکمل اور خاتم الکتب صرف قرآن کریم ہی ہے اور وُہی اُمّ الکتب ہے جیسا کہ عربی ام الالسنہ ہے اور اِس سلسلہ تحقیقات میں ہمارے ذمہ تین مرحلون کا طے کرنا ضروری ہوگا۔

پہلا مرحلہ زبانوں کا اشتراک ثابت کرنا۔

دوسرا مرحلہ عربی کا اُمّ الالسنہ ہونا بپایۂ ثبوت پہنچانا۔

تیسرا مرحلہ عربی کا بوجہ کمالات فوق العادت کے الہامی ثابت کرنا۔

مگر چونکہ ہمارے مخالف خوب جانتے ہین کہ اس تحقیقات سے اگر عربی کے حق مین ڈگری ہوگئی تو صرف یہی ماننا نہین پڑیگا کہ قرآن منجانب اللہ ہے بلکہ یہ بھی اقرار کرنا پڑیگا کہ وہ کتاب جو اصل اور کامل اور الہامی زبان میں نازل ہوئی ہے وہ صرف قرآن ہی ہے اور دوسری سب زبانین اُسکی طفیلی ہیں اِسلئے ضرور ہے کہ اِس سچائی کے کہلنے سے اُن تمام قوموں میں بہت ہی سیاپا ہو خاص کر قوم آریہ مین جنکے زعم باطل میں یہ ہے کہ اُنہیں کی زبان سنسکرت پرمیشر کی بولی ہے اور وُہی نہایت کامل اور الہامی اور ام الالسنہ ہے حالانکہ آج تک کوئی ایک شُرتی وید کی بھی پیش نہیں کی گئی جس سے معلوم ہو کہ وید نے اپنے مُنہہ سے ایسا دعوے بھی کیا ہے۔ یہ بھی یاد رہے کہ اِس سے پہلے دین اسلام کے مقابلہ پر بعض بدزبان اور نادان آریہ بہت سی یاوہ گوئی کر چکے ہین اور باوجود سخت جہالت اور بے علمی کے پہر بھی مذہبی مباحثات مین دخل دیتے رہے ہیں اور بعض شریر بے حیا سفلہ طبع نے ناحق وید کی طرفداری

کر کے خدا تعالی کے پاک کلام قرآن مجید کی بے ادبیان کین اور جو کچھہ گند اندر بہرا تہا وہ
سب نکالا اور نادانوں کو دہوکا دیا کہ گویا وہ بڑے ویددان اور ودّیا وان ہیں اور گویا انہوں
نے بہت کچھہ وید کے فضایل دیکہے تب اُسکی طرف جہک گئے مگر اب یہ علمی تحقیقات ہے جسمیں
کسی مذہب کا جاہل بول نہیں سکتا۔ کیونکہ اِس جگہ کلام کرنیکے لئے علم کی ضرورت ہو اِسمیں فضول
اور غیر متعلق باتیں کام نہین دیکتین ۔ یہ سلسلۂ تحقیقات ایسا کامل ہے جسکی جڑہ زمین مین
اور شاخین آسمان مین ہین یعنے انسان اِس درخت کے اوپر چڑہتا چڑہتا آخر روحانی سچائی
کے پہل کو پالیتا ہے اور جیسا کہ ظاہر ہے کہ گو شاخون کو جڑہون سے ہی قوت ہے مگر پہل جو
کہائے جاتے ہیں وہ جڑہون میں تو نہیں لگتے بلکہ شاخوں میں لگتے ہین ایسا ہی کل واقعات کا
اصل نتیجہ اِس علم کی شاخون مین ہی ظاہر ہوتا ہے اور جو لوگ اُسکی واقعات پر منصفانہ بحث
کرتے ہیں اور ثابت شدہ حقایق کو اپنے ذہنون میں اچہی طرح محفوظ رکہتے ہیں وہ بہت صفائی
سے اُن پہلوں کو دیکھ لیتے ہیں جنسے شاخین لدی پڑی ہیں ٭

جاننا چاہئے کہ اس معرفت تک پہنچنے کیلئے کہ قران منجانب اللہ اور اُم الکتب
ہے صرف تین امور تنقیح طلب ہین جن کو ابہی ہم ذکر کر چکے ہیں اِس میں کچھ شک نہین کہ جو شخص
ان تینون امروں کو اچہی طرح سمجھ لیگا اُسکی آنکہون سے جہالت کے تنگ پردے دور ہو جائینگے اور جو
واقعات سے نتیجہ نکلتا ہے بہر حال اُسے ماننا پڑیگا۔

تنقیح کے تین امرون سے پہلا امر جو **اشتراک اَلْسنہ** ہے اُسکا فیصلہ ہماری
اِس کتاب میں ایسی صفائی سے ہو گیا ہے جو اِس سے بڑہکر کسی اعلی تحقیقات کے لئے کوئی
کارروائی متصور نہین کیونکہ اشتراک کے ثابت کرنیکے لئے صرف ایک لفظ کا اشتراک دکہلا دینا
کافی ہوتا ہے مگر ہمنے تو اِس کتاب میں ہزارہا الفاظ مشترکہ دکہلا دئے اور کمال صفائی سے ثابت
کر دیا کہ عربی زبان کو ہر یک زبان کے ساتھ اشتراک ہے

دوسرا امر تنقیح کے امرون میں سے یہ ہے کہ مشترکہ زبانون میں سے صرف

عربی ہی **ام الالسنہ** ہے چنانچہ اسکی وجوہ بجائے خود مفصل لکھی گئی ہیں اور ہمنے ثابت
کردیا ہے کہ عربی کے کمالات خاصہ میں سے یہ ہے کہ وہ فطری نظام اپنے ساتھہ رکھتی ہے
اور الہی صنعت کی خوبصورتی اُسی رنگ سے دکھلاتی ہے جس رنگ سے خدا تعالی کے اور کام دنیا
مین پائی جاتے ہیں اور یہ بہی ثابت کیا گیا ہے کہ باقی تمام زبانین زبان عربی کا ایک مسوخ شدہ
خاکہ ہے جسقدر یہ مبارک زبان اُن زبانون میں اپنی ہیئت مین قایم رہی ہے وہ حصّہ تو
لعل کیطرح چمکتا ہے اور اپنے حسن دلربا کے ساتھہ دلون پر اثر کرتا ہے اور جس قدر کوئی زبان بگڑ
گئی ہے اُسیقدر اُسکی نزاکت اور دلکش صورت مین فرق آگیا ہے یہ بات تو ظاہر ہے کہ ہر یک
چیز جو خدا تعالی کے ہاتھہ سے نکلی ہے جبتک وہ اپنی اصلی صورت میں ہی تبتک اُسمین
خارق عادت شمائل ضرور ہوتے ہیں اور اُسکی نظیر بنانے پر انسان قادر نہیں ہوتا اور جونہی
وہ چیز اپنی اصلی حالت سے گر جاتی ہے تو معاً اُس کی شکل اور حُسن میں فرق ظاہر ہو جاتا ہی
دیکھو جب ایک درخت اپنی اصلی حالت پر ہوتا ہے تو کیسا خوبصورت اور پیارا دکھائی دیتا ہے
اور کیسی اپنی خوشنما سبزی سے اپنے آرام بخش سایہ سے اپنے پھولوں سے اپنے پھلوں سے
باواز بلند پکارتا ہے کہ انسان میری نظیر بنانے پر قادر نہین اور جب کہ وہ اپنے مقام سے
گر جاتا یا خشک ہو جاتا ہے تو ساتھہی اسکے تمام حالات میں فرق آجاتا ہے نہ وہ رنگت اور آب و تاب
باقی رہتی ہے اور نہ وہ خوشنما سبزی دکھائی دیتی ہے اور نہ آیندہ نشو و نما اور پھل لانیکی توقع کر سکتی
ہین یا مثلاً انسان جب زندہ اور جوان ہوتا ہے تو کیسا چہرہ چمکیلا اور تمام قوٰے عمدگی سے کام
دیتے ہین اور کیسا وہ لباس فاخرہ سے ملبوس ہوتا ہے اور پھر جبکہ جان نکل جاتی ہی تو نہ وہ
ملاحت آنکھوں میں رہتی ہے اور نہ وہ خوشنما چہرہ اور سُننا دیکھنا سمجھنا پہچاننا بولنا پھرنا چلنا دکھائی
دیتا ہے بلکہ معاً سب باتین رخصت ہو جاتی ہین۔ یہی فرق عربی اور غیر زبانون میں پایا جاتا ہے
زبان عربی اُس لطیف طبع اور زیرک انسان کیطرح کام دیتی ہے جو مختلف ذرایع سے اپنی مدعا کو
سمجھا سکتا ہو مثلاً ایک نہایت ہوشیار اور زیرک انسان کبھی ابرو یا ناک یا ہاتھ سے وہ کام

لے لیتا ہے جو زبان نے کرنا تھا یعنی اسباب پر قادر ہوتا ہے کہ باریک باریک اشارات سے مخاطب کو سمجھاوے یہی طریق زبان عربی کے عادات مین سے ہی یعنی یہ زبان کبھی **الف لام** تعریف سے وہ کام نکالتی ہے جسمین دوسری زبانین چند لفظون کی محتاج ہوتی ہیں اور کبھی صرف **تنوین** سے ایسا کام لیتی ہے جو دوسری زبانین طولانی فقرون سے بہی پورا نہیں کر سکتیں ایسا ہی **زیر و زبر و پیش** بہی الفاظ کا ایسا کام دیجاتے ہین کہ ممکن نہیں کہ کوئی دوسری زبان بغیر چند فضول فقروں کے اُن کا مقابلہ کر سکے اِس کے بعض لفظ بہی باوجود بہت چہوٹے ہونیکے ایسے لمبے معنے رکہتے ہین کہ نہایت حیرت ہوتی ہے کہ یہ معنی کہان سے نکلے مثلاً **عضُلُ** کے یہ معنی ہیں کہ میں مکہ اور مدینہ اور جو اُنکے گرد دیہات ہین سب دیکھ آیا اور **طہفلتُ** کے یہ معنی ہین کہ مین چینے کی روٹی کہاتا ہون اور ہمیشہ چینے کی روٹی کہانیکے لئے عہد کر چکا ہون اور **جثم** کے یہ معنی ہیں کہ آدہی رات چلیگئی اور **جیعل** کے یہ معنے ہین کہ اُو نماز پڑھو وقت نماز ہے اور اسی طرح بہت سے الفاظ ایسے ہیں کہ صرف وہ ایک حرف ہی ہے مگر اُسکے معنے دو یا تین لفظ پر مشتمل ہیں جیسے

فِ - قِ - لِ - عِ - اِ - خِ

وفا کر - نگہ رکھ - نزدیک ہو - یاد کر - وعدہ کر - نہ آہستہ چل اور نہ جلدی بلکہ میانہ روی اختیار کر -

شِ - رِ - دِ - ھِ

پہٹ جا کمزور ہو جا - خون بہادے - بہڑک اور روشن ہو اور آتش زنہ سے نکل اور گندہ ہو جا - اپنے کپڑہ کو منقش کر - **لِن** (سست ہو جا) +

اور عربی کے عجائبات میں سے ایک یہ بہی معلوم ہوا ہے کہ اور متفرق زبانون میں جسقدر خواص ہیں اسمین وہ سب جمع ہین مثلاً بعض زبانون میں جیساکہ چینی زبان مین یہ خاصیت ہے کہ اُسکے سارے الفاظ ایک ہی جزء کے ہین اور ہریک جزء اپنی اپنی جگہ مستقل معنی رکھتی ہے سو یہ خاصیت بہی بعض حصہ عربی مین پائی گئی ہے - ایسا ہی بیان کیا گیا ہے کہ **امریکہ** کی اصل زبان کے الفاظ کئی کئی اجزا سے ملکر بنے ہوئے ہوتے ہین اور اُن اجزا کے

خود کچھ معنے نہیں ہوتے سو یہ خاصیت بھی عربی کے بعض حصوں میں موجود ہے۔ پھر امریکہ اور **سنسکرت** زبان میں معانی کے تغیر کے اظہار کے لئے گردانین ہین۔ سو وہ گردانین عربی زبان میں بھی پائی جاتی ہیں اور **چینی** زبان مین گردانین نہیں ہین بلکہ وہان نئے خیال کے اظہار کے لئے علیحدہ لفظ ہے سو بعض الفاظ مین یہ صورت بھی عربی میں موجود ہے۔ پس جبکہ غور کرنے اور پوری پوری خوض اور عمیق تحقیقات کرنیسے معلوم ہوتا ہے کہ درحقیقت زبان عربی تمام زبانون کے خواص متفرقہ کی **جامع** ہے تو اس سے بالضرورت ماننا پڑتا ہے کہ تمام زبانین عربی کی ہی **فروعات** ہیں ٭

بعض لوگ اعتراض اُٹھاتے ہین کہ اگر تمام زبانون کی جڑ اور اصل ایک ہی زبان کو تسلیم کیا جائے تو عقل اسبات کو قبول نہین کرسکتی کہ صرف تین چار ہزار برس تک ایسی زبانون میں جو ایک ہی اصل سے نکلی تہین اِس قدر فرق ظاہر ہو گیا ہو اسکا جواب یہ ہے کہ یہ اعتراض درحقیقت از قبیل بنا فاسد بر فاسد ہے ورنہ یہ بات قطعی طور پر طے شدہ نہین کہ عمر دُنیا کی صرف چار یا پانچ ہزار برس تک گذری ہے اور پہلے اِس سے زمین و آسمان کا نام و نشان نہ تہا بلکہ نظر عمیق سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دُنیا ایک مدت دراز سے آباد ہے۔ ماسوا اسکے اختلاف السنہ کے لئے صرف باہمی بعد زمان یا مکان سبب نہین بلکہ اسکا ایک قوی سبب یہ بھی ہے کہ خط استوا کے قرب یا بعد اور ستارون کی ایک خاص وضع کی تاثیر اور دوسرے نامعلوم اسباب سے ہر یک قسم کی زمین اپنے باشندونکی فطرت کو ایک خاص حلق اور لہجہ اور صورت تلفظ کیطرف میلان دیتی ہے اور وہی محرک رفتہ رفتہ ایک خاص وضع کلام کیطرف لے آتا ہے اسیوجہ سے دیکھا جاتا ہے کہ بعض ملک کے لوگ حرف **زا** بولنے پر قادر نہیں ہو سکتے اور بعض **را** بولنے پر قادر نہین ہو سکتے جیسے انسانون مین ملکون کے اختلاف سے رنگون کا اختلاف عمرون کا اختلاف اخلاق کا اختلاف امراض کا اختلاف ایک ضروری امر ہے۔ ایسا ہی یہ اختلاف بھی ضرور ہے کیونکہ اُنہیں موثرات کے نیچے زبانون کا بھی اختلاف ہے۔

پس یہ خیال ایک دہوکا ہے کہ یہ اختلاف کیون ہزارہا برس سے ایک ہی حد تک رہا اُس سے آگے نہ بڑہا کیونکہ موثرات نے جس قدر اختلاف کو چاہا اُسیقدر ہوا اُس سے زیادہ کیونکر ہوسکتا۔ یہ ایسا ہی سوال ہے جیسا کہ کوئی کہے کہ اختلاف آنکہہ مین رنگون اور عمرون اور مرضون اور اخلاق کا اختلاف ہوگیا۔ یہ کیون نہ ہوا کہ کسی جگہ ایک آنکہہ کی جگہ دس دس آنکہہ ہو جاتین سوا ایسے وہم کا بجز اسکے ہم کیا جواب دے سکتے ہین کہ یہ اختلاف یون بے بقاعدہ نہیں تہا بلکہ ایک طبیعی قاعدہ کے نیچے تہا سو جس قدر قاعدہ نے تقاضا کیا اُسی قدر اختلاف بہی ہوا۔ غرض جو کچہہ موثرات سماوی ارضی کیوجہ سے انسان کی بناوٹ خلق یا یا خیالات کے طبیعی رفتار مین تبدیلی پیدا ہوتی ہے وہ تبدیلی بالضرورت سلسلہ کلمات مین تبدیلی ڈالتی ہے لہذا وہ طبعاً اختلاف پیدا کرنیکے لئے مجبور ہوتی ہین اور اگر کوئی دوسری زبان کا لفظ اُن کی زبان مین پہنچے تو وہ عمداً اُس مین بہت کچہہ تبدیلی کر دیتے ہین پس یہ کیسی اعلے درجہ کی دلیل اس بات پر ہے کہ وہ اپنی خلقت کے لحاظ سے جو موثرات ارضی سماوی سے متاثر ہے فطرتاً تبدیل کے محتاج ہین ماسوا اسکے عیسائیوں اور یہودیون کو تو ضرور یہ بات ماننی پڑتی ہے کہ اُم الالسنہ عربی ہے کیونکہ توریت کی نص صریح سے یہ بات ثابت ہے کہ ابتدا مین بولی ایک ہی تہی۔ پہر خدا تعالی نے بمقام بابل اُنہین اختلاف ڈال دیا دیکہو توریت پیدائش باب ۱۱ اور یہہ بات ہر یک فریق کے نزدیک مسلم ہے کہ بابل اُسی سرزمین پر شہر آباد تہا کہ جہان اب کربلا ہے پس اس سے تو توریت کے بیان کا ماحصل یہی نکلا کہ تمام زبانون کی مان عربی ہے۔ باتفاق انگریز محققون اور اسلامی محققون کے یہ بات ثابت ہے کہ بابل جسکی آبادی کا طول دو سو میل تک تہا اور وہ اپنی آبادی مین شہر لنڈن جیسے پانچ شہرون کے برابر تہا اور نہایت عجیب اور پرتکلف باغ بہی اُسمین تہے اور دریائے فرات اُسکے اندر بہتا تہا وہ عراق عرب کے اندر تہا اور جب وہ ویران ہوا تو اُسکی اینٹون سے بصرہ اور کوفہ اور حلہ اور بغداد اور مداین آباد ہوئے اور یہ تمام شہر اسکی حدود کے

قریب قریب ہین پس اِس تحقیق سے ثابت ہو کہ بابل عرب کی سرزمین میں تہا چنانچہ **عرب**
کے نقشہ ہین جو حال میں **بیروت** میں چہپا ہے بابل کو عراق عرب میں ہی دکہلایا ہو +
اصل توریت عبرانی کتاب پیدائش آیت ایک میں یہ عبارت ہو **ویہی کُل ہارص**
شفہ احت ودبریم احدیم - اور تہی تمام زمین ہونٹ ایک اور باتین یکسان - واضح ہو
کہ اِس تمام زمین سے مراد صرف بابل کی زمین نہین ہوسکتی جو **سِنعار** کے نام سے موسوم ہے کیونکہ
یہ آیت اُس قصہ سے پہلے اور اِن قصون سے متعلق ہے جو دسوین باب مین گذر چکی ہین پس
آیت مذکورہ کا مطلب یہ ہے کہ تمام وہ قومین جو زمین میں رہتی تہین اُنکی ایک ہی زبان تہی
اُسوقت تک کہ ایک گروہ اُن مین سے بابل مین نہین پہنچا تہا پہر بابل مین پہنچنے کے بعد
خداتعالی نے اُنکی زبانین متفرق کردین - اور زبانون میں اختلاف یون ڈالا گیا کہ بابل کے
رہنے والے مختلف ملکون مین نکال دئے گئے جیسا کہ اِسی باب کی یہ آٹھوین آیت اُسپر دلالت
کرتی ہو اور وہ یہ ہے ویفص یہوہ آتم مشّم عل بنی کل ہارص - یعنی خدانے اُن کو
وہان سے سب زمین پر پریشان کردیا - اب ظاہر ہے کہ وہ لوگ بابل سے متفرق ہوکر ہر ایک
ملک مین چلے گئے پس کل ہارص کا لفظ جو پہلی آیت میں اس بات کے ظاہر کرنیکے لئے آیا ہے
کہ ساری دُنیا کی ایک بولی تہی وہی لفظ آٹھوین آیت مین اِس بات کے لئے مستعمل ہوا کہ بابل کے
رہنے والے مورد غضب الٰہی ہوکر کل دُنیا مین متفرق ہوگئے پس ان دونون آیتون کے تظاہر
سے اور نیز گذشتہ باب پر نظر ڈالنے سے بخوبی ثابت ہوگیا کہ مطلب اِن آیات کا یہی ہے کہ بابل
کے واقعہ سے پہلے دُنیا مین ایک ہی بولی تہی اور یہی متفق علیہ عقیدہ یہود اور نصاریٰ کا ہے -
اور جس نے اِس بارے میں شک کیا اُس نے سخت غلطی کہائی ہے یہ **مسئلہ** توریت کی نصوص
صریحہ مین سے ہی جو قدیم سے اہلکتاب مین مسلم چلا آتا ہے ہان یہ ماننا پڑتا ہے کہ جبکہ بموجب آیت
اول گیارہوین باب پیدائش کے کل دُنیا کی بولی ایک ہی تہی تو پہر یہ بیہودہ خیال ہوگا کہ ہم ایسا
سمجہین کہ کل بنی آدم نے اپنی ولائتون سے کوچ کرکے بابل میں ہی آٹہرے تہے اور اسکی کوئی وجہ معلوم

نہین ہوتی کہ کیوں اُنہون نے اپنی ولائتوں کو چہوڑ دیا تہا بلکہ اصل بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ چونکہ **نوح** کے طوفان کے بعد خدا تعالی کا ارادہ تہا کہ بہت جلد دنیا اپنی توالد تناسل مین ترقی کرے اسلئے اُس قادر مطلق نے ایک مدت تک اُن کو صحت اور امن کی حالت مین چہوڑ دیا تہا تب وہ بہت بڑہے اور پہولے اور ایک خارق عادت طور پر اُنہین ترقی ہوئی تب بعض قومون نے اپنے ملک میں گنجایش کم دیکھ کر **سنعار** کی زمین کیطرف جو بابل کی زمین تہی حرکت کی اور اس جگہ آکر اِس شہر کو آباد کیا اور اس قدر کثرت ہوگئی جسکی نظیر کسی زمانہ مین ثابت نہیں ہوئی پہر وہ دوسرے شہرون کیطرف متفرق ہوگئے اور تمام دُنیا میں بولیون کا تفرقہ پڑنے کا موجب ہوئے

لیکن اگر یہ اعتراض پیش ہو کہ زبان عربی جو اُمّ الالسنہ قرار دی گئی ہے اِسکی نسبت تمام زبانون کی نسبت مساوی نہیں ہے بلکہ بعض سے کم اور بعض سے زیادہ ہے **مثلاً** عبری زبان پر ادنٰے غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ تہوڑے سے تغیّر کے بعد عربی زبان ہی ہے لیکن سنسکرت یا یورپ کی زبانون کے ساتھ وہ تعلق پایا نہیں جاتا تو اسکا جواب یہ ہے کہ گو **عبری** اور دوسری شاخین اسکی درحقیقت **عربی** کے تہوڑے سے تغیر سے پیدا ہوئی ہین اور **سنسکرت** وغیرہ دُنیا کی کل زبانین تغیرات بعیدہ سے نکلی ہین تاہم کامل غور کرنے اور قواعد پر نظر ڈالنے سے صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ اِن زبانوں کے کلمات اور الفاظ مفردہ عربی سے ہی بدلا کر طرح طرح کے قالبوں میں لائے گئے ہیں +

اور عربی کے فضایل خاصہ سے جو اُسی زبان سے خصوصیت رکھتے ہیں جنکی ہم انشاء اللہ اپنے اپنے محل پر تشریح کرینگے اور جو اُسکے اُمّ الالسنہ اور کامل اور **الہامی زبان** ہونے پر قطعی دلیل ہے **پانچ خوبیان** ہین جو مفصلہ ذیل ہین -

پہلی خوبی - عربی کے مفردات کا نظام کامل ہے یعنی انسانی ضرورتون کو وہ مفردات پوری مدد دیتے ہیں دوسرے لغات اِس سے بے بہرہ ہین -

دوسری خوبی عربی میں اسماء باری و اسماء ارکان عالم و نباتات و حیوانات و جمادات و اعضاء انسان اپنی اپنی وجہ تسمیہ

بڑے بڑے علوم حکمیہ پر مشتمل ہین دوسری زبانین ہرگز اسکا مقابلہ نہیں کرسکتین -

۳ تیسری خوبی - عربی کا اطراد مواد الفاظ بہی پورا نظام رکہتا ہے اور اس نظام کا دائرہ تمام افعال اور اسماء کو جو ایک ہی مادہ کے ہین ایک سلسلہ حکمیہ مین داخل کرکے اُن کے باہمی تعلقات دکہلاتا ہے اور یہ بات اس کمال کے ساتھ دوسری زبانون میں پائی نہیں جاتی -

۴ چوتھی خوبی - عربی کی تراکیب مین الفاظ کم اور معانی زیادہ ہین یعنے زبان عربی الف لام اور تنوینون اور تقدیم تاخیر سے وہ کام نکالتی ہے جسمین دوسری زبانین کئی فقرون کے جوڑنیکی محتاج ہوتی ہین +

۵ پانچوین خوبی - عربی زبان ایسے مفردات اور تراکیب اپنے ساتھ رکہتی ہے جو انسان کے تمام باریک در باریک ضمائر اور خیالات کا نقشہ کہینچنے کے لئے کامل وسایل ہین ٭

اب چونکہ یہ بہاری ثبوت ہمارے ذمہ ہے کہ ہم عربی کے مفردات کا ایسا نظام کامل ثابت کرین جو دوسری کتابین اُسکے مقابلہ سے عاجز ہین اور نیز اُسکی باقی چار خوبیون کو بہی اسی طرح بپایہ ثبوت پہنچاوین - لہٰذا ہمارے لئے ضروری ہوا کہ ہم ان مباحث کو عربی زبان ہی مین لکہین کیونکہ ہمارا یہ فرض ہے کہ یہ تمام خوبیان مخالف کو دکہلاوین اور اگر وہ کسی اور زبان کو الہامی اور ام الالسنہ قرار دیتا ہے تو اُس سے ان خوبیون کا مطالبہ کرین اور چونکہ یہ بڑا بہاری کام ہے اسلئے ہمنے قرین مصلحت سمجہا کہ مخالف کو پورے پورے طور پر ملزم اور ساکت کرنیکے لئے کوئی ایسی تدبیر کیجائے جس سے اِن سب جہوٹے عذرات کا استیصال ہوجائے جو ایک مخالف مقابلہ سے عاجز آکر محض بیہودہ حیلہ سازی کے طور پر پیش کرسکتا ہے مثلاً ایک آریہ مخالف اپنا پیچہا چہوڑانے کے لئے کہہ سکتا ہے کہ ان **فضائل خمسہ** مین عربی کی خصوصیت کا دعوے بیدلیل ہے - کیونکہ یہ دعویٰ اُسوقت صحیح ٹہر سکتا ہے کہ جبکہ تمہین سنسکرت کی پوری واقفیت ہوتی اب جبکہ سنسکرت کی ایسی واقفیت نہین ہے تو یہ دعویٰ صرف یکطرفہ خیال ہے اور ممکن ہو کہ یکطرفہ خیال تحقیق کیوقت غلط نکلے اور گو ہم اس ناکارہ خیال کا جواب دے چکے ہین کہ ہماری یہ تحقیقاتین ایک

جماعت کی تحقیقات ہی جنہیں سنسکرت دان بہی ہین - لیکن اب ہم پورے طور پر اتمام حجت کیلئے
ایک ایسا طریق فیصل لکہتے ہین جس سے کوئی گریز نہیں کرسکتا اور وہ یہ ہے کہ اگر ہم اس
دعوے مین کاذب ہین کہ عربی میں وہ پانچ فضائل خصوصیت کے ساتھہ موجود ہیں جو ہم لکھ چکے
ہیں اور کوئی سنسکرت دان وغیرہ اس بات کو ثابت کرسکتا ہے کہ اُنکی زبان بہی اِن فضایل مین
عربی کی شریک مساوی ہی یا اُسپر غالب ہی تو ہم اُسکو **پانچہزار روپیہ** بلاتوقف دینے کیلئے قطعی اور
حتمی وعدہ کرتے ہیں - اور یاد رہے کہ یہ وعدہ انعام ہمارا عام لوگوں کے بیہودہ اشتہارات
کیطرح نہین تا کوئی یہ خیال کرے کہ صرف کہنے کی باتین ہیں کسنے دینا اور کس نے لینا - بلکہ
ہم اعلان دیتے ہین کہ ایسا شخص جس طرح چاہے اپنی تسلی کرلے اور اگر چاہے تو یہہ روپیہ بینک
سرکاری میں رکہا جائے اور چاہے تو کسی آریہ مہاجن کے پاس یہ روپیہ جمع کرادیا جائے اگر ہم اسکی
درخواست کے موافق جمع نہ کرادین یا درخواست کے شائع ہونے اور بذریعہ رجسٹری شدہ خط کے
ہم تک پہنچنے کے بعد ایک ماہ تک ہم روپیہ کو جمع نہ کرادین تو بیشک ہم کاذب اور لاف زن
ٹہرینگے اور ہماری ساری کارروائی پایہ اعتبار سے گرجائیگی - لیکن یہ ضروری ہوگا کہ جو شخص جمع
کرانیکی درخواست کرے وہ اُس درخواست میں یہ بہی تحریر کردے کہ وہ فلان مدت تک اِس
کام سے عہدہ برا ہوگا اور اس بات کا اقرار کردے کہ اگر وہ اُس مدت تک عہدہ برا نہ ہوا اور مقابلہ
کرکے نہ دکہلا سکا تو جو کچہہ حرجانہ منصفوں یا عدالت کی تجویز سے ایک تجارتی روپیہ کی مدت
مذکورہ تک بند رہنے سے متصور ہے تو وہ بلاعذر وحیلہ ادا کردیگا -

اور واضح ہو کہ یہ کتاب قریباً ڈیڑہ مہینہ کی محنت اور کوشش سے ہمنے طیار کی ہے
چنانچہ اپریل ۱۸۹۵ء کے کچہہ دن گذرے یہ کام شروع ہوا اور مئی ۱۸۹۵ء کو ابہی کچہہ باقی رہتا تہا
کہ انجام کو پہنچ گیا اور اِس محنت کے دنوں میں پورا دن اِس کام کے لئے کبہی نہیں لگا بلکہ زیادہ
سے زیادہ تیسرا یا چوتہا حصہ اِس فکر میں خرچ آتا رہا اور اگر تمام روز محنت کی جاتی تو شاید ہفتہ عشرہ
تک ہی یہ کام انجام تک پہنچ جاتا - لیکن اب بالمقابل لکہنے والون کیلئے یہ محنت راہ میں نہیں

ہہین کرنی پڑے کیونکہ ہمارے لئے ضروری تہاکہ تمام زبانون پر ایک عمیق نظر ڈالین اور عربی زبان کا اُن سے اشتراک ثابت کرین اور پہر بعد ثبوت اشتراک یہ ضروری تہاکہ عربی کے فضایل خاصہ اور فوق العادت کمالات سے اُسکا الہامی اور اُمّ الالسنہ ہونا بپایۂ ثبوت پہنچاوین لیکن ہمارے مخالفون کے لئے یہ ضروری نہین کہ اِس قدر محنت کرین ۔ بلکہ ہم اس بات پر راضی ہین کہ صرف عربی کے فضائل کے مقابل پر اپنی زبان کے فضایل دکہلاوین اور جس قدر ہمنے عربی زبان کی خوبیان اِس کتاب مین ثابت کی ہین وہ تمام خوبیان اپنی زبان مین ثابت کرکے پیش کرین اور جیساکہ ہمنے نمونہ کے طور پر عربی زبان کے مفردات کو عبارات کے سلسلہ مین مندرج کرکے یہ ثابت کیا ہے کہ عربی مفردات کا نظام کامل ہے اور ہریک قسم کے خیالات کے ادا کردینے پر قادر ہے یہی نمونہ اپنی زبان کی مفردات سے وہ بہی دکہلاوین اور یہ کام نہایت تہوڑا اور صرف چندروز کا ہے ۔ پس اس صورت مین محنت کا کام نہایت کم رہگیا بلکہ مثلاً ویدک سنسکرت کا واقف صرف دوچار روز مین یہ نمونہ پیش کرسکتا ہے بشرطیکہ سنسکرت مین ایسا نمونہ بہی ہو ۔ اِس وقت ہم غیر زبان والون سے کیا مانگتے ہین صرف یہی کہ وہ یہ خوبیان جو ہمنے زبان عربی مین ثابت کی ہین اپنی زبان مین ثابت کرکے دکہلاوین ۔ مثلاً یہ بات ظاہر ہے کہ کامل زبان کے لئے مفردات کا کامل نظام ضروری ہے یعنی یہ واجبات سے ہے کہ کامل زبان جو الہامی اور اُمّ الالسنہ کہلاتی ہے انسانی خیالات کو الفاظ کے قالب مین ڈالنے کے وقت پورا ذخیرہ مفردات کا اپنے اندر رکہتی ہو ایسے طور سے کہ جب انسان مثلاً ایک توحید کے مضمون کے متعلق یا شرک کے مضمون کے متعلق یا حقوق اللہ کے متعلق یا حقوق عباد کے متعلق یا عقاید دینیہ کے متعلق یا اُن کے دلایل کے متعلق یا محبت اور مخالطت کے متعلق یا بغض اور نفرت کے متعلق یا خدا تعالی کی مدح او ثنا اور اسکے اسماء مطہرہ کے متعلق یا مذاہب باطلہ کے ردّ کے متعلق یا قصص اور سوانح کے متعلق یا احکام اور حدود کے متعلق یا علم معاد کے متعلق یا تجارت اور زراعت اور نوکری کے متعلق یا نجوم اور ہیئت کے متعلق یا طبعی اور طبابت اور منطق وغیرہ

کے متعلق کوئی مبسوط کلام کرنا چاہئے تو اُس زبان کے مفردات اُسکو ایسے طور سے مدد دے سکیں
کہ ہریک خیال کے مقابل پر جو دل میں پیدا ہو ایک لفظ مفرد موجود ہوتا یہ امر اِس بات پر دلیل
ہو کہ جس ذات کامل نے انسان اور اُسکے خیالات کو پیدا کیا اُسی نے اِن خیالات کے ادا کرنیکے
لئے قدیم سے وہ مفردات بھی پیدا کر دئیے اور ہمارا دلی انصاف اس بات کے قبول کرنیکے لئے
ہمیں مجبور کرتا ہے کہ اگر یہ خصوصیت کسی زبان میں پائی جائے کہ وہ زبان انسانی خیالات
کے قد و قامت کے موافق مفردات کا خوبصورت پیرایہ اپنے اندر طیار رکھتی ہے اور ہریک باریک
فرق جو افعال میں پایا جاتا ہے وہی باریک فرق اقوال کے ذریعہ سے دکھاتی ہے اور اُسکے
مفردات خیالات کے تمام حاجتوں کے متکفل ہیں تو وہ زبان بلاشبہ الہامی ہے کیونکہ یہ خداتعالے
کا فعل ہے جو اس نے انسان کو ہزارہا طور کے خیالات ظاہر کرنیکے لئے مستعد پیدا کیا ہے
پس ضرور تھا کہ اُنہیں خیالات کے اندازہ کے موافق اُسکو ذخیرہ قولی مفردات بھی دیا جاتا تا خداتعالے
کا قول اور فعل ایک ہی مرتبہ پر ہو لیکن حاجت کے وقت ترکیب سے کام لینا یہ بات کسی خاص زبان سے
خصوصیت نہیں رکھتی۔ ہزارہا زبانوں پر یہ عام آفت اور نقص درپیش ہے کہ وہ مفردات کی جگہ مرکبات
سے کام لیتے ہیں جس سے ظاہر ہے کہ ضرورتوں کے وقت وہ مرکبات انسانوں نے خود بنالئے
ہیں۔ پس جو زبان اُن آفتوں سے محفوظ ہوگی اور اپنی ذات میں مفردات سے کام نکالنے کی خصوصیت
رکھیگی اور اپنے اقوال کو خداتعالی کے فعل کے مطابق یعنے خیالات کے جوشوں کے مطابق اور انکے
ہموزن دکھلائے گی بلاشبہ وہ ایک خارق العادات مرتبہ پر ہو کر اور تمام زبانوں کی نسبت ایک
خصوصیت پیدا کر کے اس لایق ہو جائیگی کہ اُسکو اصل الہامی زبان اور فطرت اللہ کہا جائے اور جو زبان
اِس مرتبہ عالیہ سے مخصوص ہو کہ وہ خداتعالی کے مُنہ سے نکلی اور فوق العادات کمالات سے
مختص اور اُم الالسنہ ہے اِسکی نسبت یہ کہنا ایمانداری کا فرض ہوگا کہ وہی ایک زبان ہے جو حقیقی
طور پر اِس لائق ٹھہرائی گئی ہے کہ خداتعالی کا اعلیٰ اور اکمل الہام اُسی میں نازل ہو اور دوسرے الہام
اس الہام کی ایسی ہی فرع ہیں جیسا کہ دوسری بولیاں اس بولی کی فرع ہیں لہٰذا ہم اِس بحث کے

بعد اس بحث کو لکہین گے کہ وہ حقیقی اور کامل اور اتم اور اکمل وحی جو دنیا مین آنیوالی تہی وہ صرف قرآن شریف ہے اور انہیں مقدمات سے اس نتیجہ کو بتفصیل ظاہر کرینگے کہ عربی کو ام الالسنہ اور الہامی ماننے سے نہ صرف یہی ماننا پڑتا ہے کہ قرآن خدا تعالی کا کلام ہو بلکہ یہ بہی ضروری طور پر ماننا پڑتا ہے کہ صرف قرآن ہی ہے جسکو حقیقی وحی اور اکمل اور اتم اور خاتم الکتب کہنا چاہئے۔ اور اب ہم مفردات کا نظام دکہلانیکے لئے اور نیز دوسری خوبیون کے لحاظ سے اس کتاب کا عربی حصہ شروع کریں گے ولا حول ولا قوۃ الا باللہ وھو العلی العظیم

تنبیہ

قبل اسکے جو ہم اس کتاب کے عربی حصہ کو شروع کرین یہ بات ظاہر کرنا ضروریات سے ہے کہ پہلے ہمنے ارادہ کیا تہا کہ صرف عربی کے الفاظ مفردہ جمع کرکے دکہلا دین لیکن پہر ہمنے سوچا کہ اس صورت میں شاید بعض لوگ ہمارے مدعا کو صفائی سے نہ سمجہہ سکین کیونکہ بظاہر تہوڑی بہت مفردات ہر یک قوم کے پاس ہین۔ مثلاً اگرچہ سنسکرت مفردات کا ذخیرہ بہت ہی کم رکہتی ہے چنانچہ اُس زبان کے فاضل بیان کرتے ہین کہ انمین چارسو روٹ سے زیادہ نہیں مگر تاہم اگرچہ صرف چارسو ہے مگر یہہ نہیں کہہ سکتے کہ کچہہ بہی نہین اور عربی کے محققون نے کو تحقیق کیا ہے کہ اسکے مفردات ستائیس لاکہہ سے بہی کچہہ زیادہ ہین لیکن جب تک ایک دشمن متعصب کو ایک قاعدہ کے ساتہہ ملزم نہ کیا جائے وہ اپنے بخل اور شرارت سے چون وچرا سے باز نہین آتا لہذا ہمیں یہہ تجویز نہایت معقول معلوم ہوئی کہ ہر یک مضمون میں مفردات کا نظام طلب کیا جائے اور نظام مفردات سے مطلب ہمارا یہہ ہے کہ ہر یک مضمون جہانتک کہ طبیعی طور پر ختم ہو اسکو محض ایسی عبارت سے جو مفردات سے ہی ترکیب پاتی ہو انجام تک پہنچایا جائے اور پہر مخالفون سے اسکی نظیر مانگی جائے یہ ایک ایسا طریق ہے جس سے بڑی صفائی سے فیصلہ ہوجائیگا اور

ہریک زبان کی بلاغت فصاحت کا بہی اندازہ ہو جائیگا ماسوا اِسکے چونکہ مفردات کا نظام ثابت کرنیکے لئے ہریک فریق کے لئے یہ ضروری ہوگا کہ وہ صِرف متفرق مفردات پیش نہ کرے بلکہ اِن ضروری مضامین کے رنگ مین پیش کرے جو ہمارے مضامین کے مقابل لکہے جائین گے۔ لہذا اِس فاضلانہ بحث مین ہریک جاہل جو علم سے بے بہرہ ہو دخل نہیں دیسکے گا اور جیسا کہ پہلے اِس سے مثلاً آریہ سماج والون نے ایک نہایت ذلیل نادان اور سخت درجہ کے احمق اور جاہل لیکہرام نام ایک ہندو کو اسلام کے مقابل پر کہڑا کر دیا تہا اور وہ صرف گالیون سے کام نکالتا تہا اور عیسائیون کا چیلہ بن کر اُنکے بیہودہ اعتراض جو اُنکے جاہلوں نے اسلام پر کئے ہیں پیش کرتا تہا۔ اس بحث مین ایسا نہ ہوگا کیونکہ یہ علمی بحث ہے اب ایسے حرامی سیرت گندہ طبع اور بد خو اور ساتھ اسکے سخت درجہ کے نادان اور بعلیم کو بولنے کی گنجائش نہین رہیگی اور لوگ دیکہہ لینگے کہ ان لوگونکی اصل حقیقت کیا تہی

اور ہم اس جگہ اپنے اُن دوستون کا **شکر** ادا کرنے سے رہ نہین سکتے جنہون نے ہمارے اِس کام مین زبانون کا اشتراک ثابت کرنیکے لئے مدد دی ہے ہم نہایت خوشی سے اِس بات کو ظاہر کرتے ہیں کہ ہمارے مخلص دوستون نے **اشتراک السنہ** ثابت کرنیکے لئے وہ جان فشانی کی ہے جو یقیناً اُسوقت تک اس صفحہ دُنیا مین یادگار رہیگی جبتک کہ یہ دنیا آباد رہے اِن **مردان خدا** نے بڑی بہادری سے اپنے عزیز وقتون کو ہمین دیا ہے اور دن رات بڑی محنت اور عرق ریزی اُٹھا کر اِس **عظیم الشان** کام کو انجام دیدیا ہے۔ مین جانتا ہوں کہ اِن کو جناب الٰہی مین بڑا ہی ثواب ہوگا کیونکہ وہ ایک ایسے جنگ مین شریک ہوئے جسمین عنقریب اسلام کیطرف سے فتح کے نقارے بجین گے۔ پس ہر ایک اُنہین سے **الٰہی تمغہ** پانے کا مستحق ہے۔ مین اِس کیفیت کو بیان نہین کرسکتا کہ وہ کیونکر ہریک جلسہ مین اشتراک نکالنے کے لئے اندر ہی اندر صدہا کوس نکل جاتے تہے اور پہر کیونکر کامیابی کے ساتھ واپس آکر کسی لفظ مشترک کا تحفہ پیش کرتے تہے یہان تک کہ اسی طرح دُنیا

کی زبانین ہمارے پاس جمع ہوگئیں میں کبھی اسکو فراموش نہیں کروں گا کہ اس عظیم الشان کام
میں ہمارے مخلص دوستون نے وہ مدد دی جو میرے پاس وہ الفاظ نہین جن کے
ذریعہ سے میں اُسکا اندازہ بیان کرسکون اور میں دُعا کرتا ہون کہ خدا تعالیٰ یہ اُن کی
محنتین قبول فرماوے اور ان کو اپنے لئے قبول کرلیوے اور گندی زیست سے ہمیشہ دور
اور محفوظ رکھے اور اپنا **اُنس** اور **شوق** بخشے اور اُنکے ساتھ ہو **آمین ثم آمین** +

ان احباب کے نام نامی یہ ہین ۔

(١) اخویم حکیم مولوی **نوردین** صاحب بھیروی۔
(٢) اخویم مولوی **عبدالکریم** صاحب سیالکوٹی
(٣) اخویم منشی غلام قادر صاحب سیالکوٹی۔
(۴) اخویم خواجہ **کمال الدین** صاحب بی اے لاہوری
(۵) اخویم مرزا خدا بخش صاحب اتالیق نواب محمد علیخان صاحب کوٹلہ مالیر
(٦) اخویم مفتی محمد صادق صاحب بھیروی
(٧) اخویم منشی **غلام محمد** صاحب سیالکوٹی
(٨) اخویم میان **محمد خان** صاحب کپور تھلہ ریاست

اور خدا تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ کس کی کوششین اس کام میں زیادہ ہین اور وہ کسی مخلص کی محنت کو ضایع نہین کریگا مگر جہانتک ہمارا علم اور رویت ہمیں جتلاتا ہے وہ یہ ہے کہ سب سے زیادہ کوشش **اخویم حکیم مولوی نوردین صاحب** اور اخویم مولوی **عبدالکریم** صاحب کی ہیں جو تمام تعلقات چھوڑ کر کئی مہینوں سے
اس کام کے لئے میرے پاس موجود ہین ۔ اور حضرت مولوی
نوردین صاحب نے نہ صرف اتنی ہی مدد دی بلکہ اس کام کے لئے
عمدہ عمدہ کتابین انگریزی اپنی قیمت سے خرید کر منگوا دین
اور اسی مطلب کیلئے قیمتی کتابون کا ذخیرہ اکٹھا کیا ۔ جزاھم اللہ خیرا ۔
واللہ لا یضیع اجر المحسنین آمین

وہ خطبہ نہایت فصیح اور بلیغ ہے جسکا مقابلہ بنظام مفردات بین سنسکرت کے مدعی آریہ اور دوسری قومون سے مطلوب ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله الرب الرحمان - ذی المجد والفضل والاحسان خلق
تمام تعریفین اس اللہ کو جو رب اور رحمٰن ہے - بزرگی اور فضل اور احسان اسی کی صفات ہیں - انسان
الانسان - علمه البیان ثم جعل من لسان واحدة السنة
پیدا کیا اور اسکو بولنا سکھلایا - پھر ایک زبان سے کئی زبانین شہرون بین
فی البلدان - کما جعل من لون واحد انواع الالوان - وجعل
کردین جیسا کہ ایک رنگ سے کئی رنگ انواع اقسام کے بناوٹے اور عربی
العربیة امّا لکل لسان - وجعلها کالشمس بالضوء واللمعان -
کو ہر یک زبان کی مان ٹھہرایا - اور اسکو چمک اور روشنی مین سورج کی طرح بنادیا
هو الذی نطق بحمده الثقلان - واقرّ بربوبیته الانس
وہی ہے جسکی حمد آدمی اور جن کر رہے ہین - اور اُس کے رب ہونیکا اقرار کرتے
والجان - تسجد له الارواح والابدان - والقلب واللسان
ہین روحین اور بدن اُسکو سجدہ کرتی ہین - دل اور زبان اُسکی تعریف
یحمدان - سبحان ربّنا ربّ ما یوجد وما یکون وکان - یفعل
مین لگے ہوئے ہین - ہمارا رب پاک ہے جو موجودہ زمانہ اور آیندہ اور گذشتہ کا رب ہے - جو چاہتا ہے
ما یشاء وکل یوم هو فی شان - یُسبّح له کل ناطق وصامت -
کرتا ہے اور ہر یک دن وہ ایک کام مین ہے - ہر یک بولنے والا اور نا بولنے والا اسکی تسبیح مین مشغول ہے

وسغی رحمہ کل زائغ وسامت۔ وھو رب العالمین لہ الحمد والمجد

اور ہر یک کج رو اور راست رو اس کا رحم طلب کرتا ہے اور وہ رب العالمین ہے۔ اسی کیلئے تعریف اور

وھو مولی النعم فی الاولیٰ والاخرۃ۔ والصلوٰۃ والسّلام علےٰ

بزرگی مسلم ہے اور وہ دونوں جہانوں ہیں آقائے نعمت ہے۔ اور سلام اور صلوٰۃ اُسکے رسول پر جو رسولوں

رسولہ سید الرسل ونور الامم وخیر البریّۃ واصحابہ الھادین

کا سردار اور اُمتوں کا نُور اور تمام مخلوق سے بہتر ہے اور اُسکے اصحاب پر جو ہادی اور مہتدی

المھتدین۔ وآلہ الطیبین المطھرین وجمیع عباد اللہ الصّالحین

ہین اور اُسکے آل پر جو طیب اور طاہر ہیں اور تمام خدا کے نیک بندون پر۔

امّا بعد فیقول عبد اللہ الاحد احمد عافاہ اللہ

اسکے بعد خدائے واحد کا بندہ احمد کہتا ہے (خدا اُسے عافیت مین رکھے اور تائید

واید انی کنت مولعًا من شرخ الزمان بتحقیق المذاھب والادیان۔

مین رہے) کہ مین اپنے ابتدائی زمانہ سے ہی مذہب کی تحقیق مین مشغول رہا ہون۔

وما رضیتُ قط بِبادرۃ الکلمات وما قنعت بطافی من الخیالات

اور کبھی مین اسبات پر رضی نہ ہوا کہ سرسری کلمات پر ہی بس کرون اور کبھی مینے سطحی خیالات پر قناعت نہ کی

ککل غبیّ اسیر الجھلات ومحبوس الخزعبلات وما اصررتُ

جیساکہ ہر یک کُند ذہن جو جہل اور باطل مین مقید ہو قناعت کرتا ہے۔ اور کبھی مینے بے اصل

علی باطل لکل جھول ضنین۔ وما حرّکنی الی امرٍ الا اعین التحقیق

باتون پر اصرار نہ کیا جیساکہ ہر یک نافہم بخیل کی عادت ہے۔ اور کبھی کسی چیز نے بجز تحقیق کی آنکھون کے کسی امر کیطرف مجھکو جنبش

وما جرّنی الی عقیدۃ الا قائد التعمیق۔ وما فھمنی الا ربّی

اور بجز عمیق بینی کے کشش کے اور کسینے مجکو کسی عقیدہ کیطرف نہین کھینچا۔ اور بجز خدا کے مجکو کسینے نہین سمجھایا اور

الذی ھو خیر المفھمین۔ وانہ کشف علیّ اسرارًا من الحقائق

وہ سب سمجھانیوالون سے بہتر ہے۔ اس نے حقایق کے کئی اسرار مجھ پر کھولے۔

وانزل عليّ عهاد المعارف والدقائق واعطاني ما يعطى المخلصين-

اور معارف اور دقائق کی بارشیں مجھ پر کیں اور مجھ وہ نعمتیں دیں جو مخلصوں کو دیا کرتا ہے۔

فلما وجدت الحق بفيضانه ورُبّيتُ بلبانه رئيت شكر هذه الآلاء

پس جبکہ مینے اُسکے فیضان سے حق کو پالیا اور اُسکے دودہ سے مین پرورش کیا گیا تو مینے اِن نعمتوں کا شکر اس

فی أنْ أمون خدمة الدين والشريعة الغراء واری الناس نور الدين

بات میں دیکھا کہ دین کی خدمت مین اور شریعت کی تائید میں اپنے پر مشقت گوارا کرون۔ اور دین متین کا نور

المتين- واری ملکوته بعساکر البراهين- وارعى شئون صدوق

لوگون کو دکہلاؤن۔ اور اسکی بادشاہت براہین کے لشکرون کیساتھ ظاہر کرون۔ اور صدوق امین کے کامون کی حفاظت

امين- وما هذا الا فضل ربي انه ارانی سبل الصادقين- وعلمني

کرون اور یہ خاص فضل الٰہی ہے اُسی نے مجھ کو صادقون کی راہیں دکہلائیں۔ اور اُس نے مجھ کو

فاحسن تعليمي وفهّمني فاكمل تفهيمي وعصمني من طرق

سکہلایا اور اچھا سکہلایا اور سمجہایا اور کامل سمجہایا اور خطا کی راہون سے مجھے

الخاطئين- واوحی اليّ ان الدين هو الاسلام وان الرسول هو

بچالیا۔ اور مجھے الہام کیا کہ دین اللہ اسلام ہی ہے اور سچا رسول

المصطفى السيد الامام رسول أمّي امين- فكما ان ربنا احد يستحق العبادة

مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم سردار امام ہے جو رسول اُمی امین ہے۔ پس جیسا کہ عبادت صرف خدا کے لئے

وحده فكذلك رسولنا المطاع واحد لا نبي بعده ولا شريك معه وانه

مسلم ہے اور وہ واحد لاشریک ہے اسیطرح ہمارا رسول اس بات مین واحد ہے کہ اُسکی پیروی کیجاوے اور اس بات مین واحد ہے

خاتم النبيين- فاهتديت بهداه ورئيت الحق بسناه ورفعتني

کہ وہ خاتم الانبیا ہے۔ پس مینے اسکی ہدایت سے ہدایت پائی اور اسکی روشنی سے مینے حق کو دیکھا اور اسکے

يداه وربّاني ربي كما يربي عباده المجذوبين- وهداني وادراني

دونو ہاتھون نے مجھے اٹھا لیا اور میرے رب نے میری ایسی پرورش کی جیسا کہ وہ ان لوگون کی پرورش کرتا ہے جنکو اپنی طرف

[illegible] اور اس نے [illegible]

وارانی ما ارانی حتی عرفت الحق بالدلائل القاطعة ووجدت الحقیقة

اور علم بخشا اور دکھلایا جو دکھلایا یہان تک کہ مینے دلایل قاطعہ کے ساتھہ حق کو پہچان لیا اور روشن

بالبراھین الساطعة ووصلت الیٰ حق الیقین۔ فاخذنی الاسف

براہین کے ساتھہ حقیقت کو پالیا اور مین حق الیقین تک پہنچ گیا ۔ تب مجھے اُن دلون پر سخت افسوس

علیٰ قلوب فسدت وانظار زاغت وعقول فالت وآراءٍ مالت

ہوا جو بگڑ گئے اور اُن نظرون پر دل دُکھا جو ٹیڑہی ہو گئین اور اُن عقلون پر جو ضعیف ہو گئین

واھواءٍ صالت واوباءٍ شاعت من افساد المفسدین

اور اُن ایمان پر جو ناراستی کیطرف جھک گئین اور ان نفسانی خواہشون پر جنہون نے حملہ کیا اور اُن وباؤن پر جو مفسدون کے فساد سے پھیل گئین

ورئیت ان الناس اکبوا علی الدنیا وزینتھا فلا یصغون الی

اور مینے دیکھا کہ لوگ دُنیا اور اسکی زینت پر گرے ہوئے ہیں اور مذہب حق اور اُسکے دلائل

الملّة وادلّتھا ولا ینظرون الی نضارھا ونضرتھا ویعرضون کانھم

کیطرف توجہ نہین کرتے اور اس کی زر خالص اور تازگی کو نہین دیکھتے اور اِس طرح کنارہ کرتے ہین، کہ گویا

مرتابون ولیسوا بمرتابین۔ ولکنھم آثروا الدنیا علی الدّین لا یقبلون

شک مین ہین اور وہ دراصل شک مین نہین ۔ بلکہ انہون نے دنیا کو دین پر اختیار کر لیا ہے اپنی نابینائی کی

لعمیھم دقائق العرفان ولا یرون علاء البراھین۔ وکیف وانھم

وجہ سے معرفت کی باریک باتون کو قبول نہین کرتے اور براہین کے اونچے مقام کو دیکھہ نہین سکتے ۔ اور کیونکر دیکھین

یؤثرون سبل الشیطان ویصرّون علی التکذیب والعدوان۔

انہون نے تو شیطان کی راہین اختیار کر رکھی ہین اور ظلم اور تکذیب پر اصرار کر رہے ہین ۔

ولا یسلکون محجة الصّادقین۔ فطفقت ادعو اللہ لیؤتینی حجة تفحم

اور صادقون کی راہون پر چلنا نہین چاہتے ۔ سو مینے جناب الٰہی مین اِس غرض سے دعا کرنا شروع کیا تا کہ

کفرة ھذا الزمان وتناسب طبائع الحدثان لاُبکت سفھاءھم

وہ مجھے ایسی حجت عنایت کرے جو اس زمانہ کے کافرون کو لاجواب کر دیوے اور جو اس زمانہ کے نوجوانون کی طبائع کے مناسب

حال ہو جو اُنکے کم عقلون

وعقلاءهم باحسن البیان وتتم الحجة على المجرمین - فاستجاب

اور عقلمندوں کو ایک عمدہ بیان کے ساتھ ملزم کروں اور تاکہ مجرموں پر حجت پوری ہو - پس میرے رب نے میری دعا

ربّی دعوتی وحقق لی منیتی وفتح علیّ بابها کما کانت مسئلتی

کو قبول کیا اور میری آرزو کو میرے لئے موجود کر دیا اور میرے پر میری آرزو کا دروازہ ایسے طور پر کھولدیا جو

ومراد مهجتی واعطانی الدلائل الجدیدة البینة والحجج القاطعة

میرا مدعا تہا اور مجھے نئے اور کھلے کھلے دلائل عطا فرمائے اور یقینی اور قاطع دلیلیں عنایت کیں -

الیقینیة فالحمد لله المولى المعین -

سو اس اللہ کو سب تعریف جو مددگار آقا ہے -

وتفصیل ذٰلك انّه صرف قلبی الى تحقیق الألسنة

اور اس مجمل کی تفصیل یہ ہے کہ اس نے زبانوں کی تحقیق کی طرف میرے دل کو پہیر دیا

واعان نظری فی تنقید اللغات المتفرقة وعلمنی ان العربیة اُمّها

اور میرے نظر کو متفرق زبانوں کے پرکھنے کے لئے مدد کی - اور مجھکو سکھلایا کہ عربی تمام زبانوں کی ماں

وجامع کیفها وکمّها وانها لسانٌ اصلیٌّ لنوع الانسان ولغةٌ

اور انکی کیفیت کمیت کی جامع ہے اور وہ نوع انسان کیلئے ایک اصلی زبان اور اللہ تعالی کیطرف سے

الهامیة من حضرة الرحمان وتتمة لخلقة البشر من احسن الخالقین

ایک الہامی لغت ہے اور انسانی پیدائش کا تتمہ ہے جو احسن الخالقین نے ظاہر کیا ہے -

ثم عُلّمت من کلام الله ذی القدرة ان العربیة مخزن

پہر مجھے خدای قادر کی کلام سے معلوم ہوا کہ عربی دلایل نبوت رسول اللہ

دلائل النبوة ومجمع شواهد عظمة هذه الشریعة فخررت

صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک ذخیرہ ہے اور اس شریعت کے لئے بڑی بڑی شہادتوں کا مجموعہ ہے سو میں اوس

ساجدًا لخیر المنعمین - وقادنی داعی الشوق الى التوغل

خیر المنعمین کے آگے سجدہ میں گر پڑا - اور شوق کے جاذب نے مجھے اس طرف کھینچا کہ میں عربی میں توغل

فی العربیة والتبحر فی ھذہ اللھجة فوردت لجّتھا بحسب الطاقة
کرون اور اس زبان میں تبحر حاصل کرون پس مین طاقت بشری کے اندازہ پر اُسکو بڑی پانی مین داخل ہوا
البشریة ودخلت مدینتھا بالنصرة الالٰھیة وشرعت الاخترا
اور خدا تعالی کے مدد سے اُسکے شہر مین داخل ہوا اور مینے اُسکی راہون اور سڑکون مین
فی سُبلھا ومسالکھا والانصلات فی طرقھا وسککھا لاستعرف
چلنا شروع کیا اور اس کی گذر گاہون اور کوچون مین چلنے لگا تا مین اُس کے خانہ پروردہ
ربیبة خدرھا واذوق عصیدة قدرھا واجتنی ثمار اشجارھا
پردہ نشین کو پہچان لون اور اسکی ہنڈیا کے طعام کو چکھ لون اور اُسکے درختون کا پھل چن لون
واخرج درر بحارھا فصرت بفضل اللہ من الفائزین - ولم یفتنی
اور اُسکے دریاؤن میں سے موتی نکال لون پس مین خدا تعالی کے فضل سے کامیابون مین سے ہوگیا - اور کسی چڑھائی مین
بھا مطلع ولا خلا منی مرتع ورئیت نضرتھا ورعیت خضرتھا
مین ناکام نہ رہا اور کسی چراگاہ سے مین خالی ہاتھ نہ پھرا - مینے اسکی تازگی کو دیکھا اور مینے اسکے سبزہ کو چرا
واعطیت من ربّی حظًّا کثیرًا ودخلًا کبیرًا فی عربیّ مبین
اور مجھے میرے رب کیطرف سے زبان عربی مین بہت سا حصہ اور ایک بھاری دخل دیا گیا
حتی اذا حصلت لی دُرُرھا ودرّھا وکشف علی معدنھا ومقرھا
یہانتک کہ جب مجھے اُسکے موتی اور اُس کا دودھ مل گیا اور میرے پر اُسکے معدن اور مقام کھولے گئے
وارانی ربی انھا وحی کریم واصل عظیم لمعرفة الدّین وان
اور میرے خدا نے مجھے دکھلا دیا کہ وہ ایک ذو الکرم وحی اور دین کے پہچاننے کیلئے اصل عظیم ہے اور اُسکی
شھبھا ترجم الشیاطین - ومع ذلک رئیت لغات اُخری کخضراء
آگ کی روشنی شیطانون کو سنگسار کرتی ہے - اور باوصف اسکے مینے دوسری زبانون کو دیکھا کہ گند کیلئے سبزہ کیطرح
الدمن ووجدت دارھا خربة واھلھا فی المحن ووجدتھا شادة الرحال
ہین اور مینے انکے گھرون کو ویران پایا اور اُنکے اہل کو مصیبتون مین دیکھا اور دیکھا کہ وہ زبانین مسافرون کیطرح

للطعن كالمتغربين - فالقى في روعي ان اُولّف كتابًا في هٰذا

کوچ کرنیکے لئے تیار ہین - پس میرے دل مین ڈالا گیا کہ اس باب مین ایک کتاب تیار کرون

الباب واضع الحق امام اعين الطلاب واحسن الى الخلق كما

اور سچائی کے طالبون کے سامنے حق کو رکھ دون اور خلق اللہ پر احسان کرون جیسا کہ خدا تعالیٰ نے

احسن الیّ رب الارباب لعل الله يهدى به نفسًا الى امور

میرے پر احسان کیا تا ہو کہ کوی اِس سے صواب کی راہ اختیار کرے - اور مین اس خدمت سے خدا تعالیٰ

الصواب وما ابتغى به الّا رضا الرب الوهاب وهو مقصودي

کی رضا کے بغیر اور کچھہ نہین چاہتا اور وہی میرا مقصود ہے

لا مدح العالمين - وانّى ما خرجت شيئًا من عيبتى فباىّ حق اطلب

نہ لوگون کی تعریف اور مینے اپنی لیاقت سے کچھہ نہین نکالا - پس مجھے یہ حق حاصل نہین کہ مین اپنی

محمدتى - ووالله ما خرجت من فمّى كلمة وما انكشفت علىّ حقيقة

تعریف کا مطالبہ کرون - اور بخدا میرے منہہ سے کوئی کلمہ نہیں نکلا اور نہ کوی حقیقت مجھہ پر کھلی مگر اس طرح پر

الا بتفهيمه وما علمت شيئًا الا بتعليمه والله يعلم وهو خير الشاهدين

کہ خدا ہی نے مجھے سمجھایا اور خدا نے ہی مجھے سکھلایا اور اس واقعہ کا خدا کو علم ہے اور وہ سب گواہون سے بہتر گواہ ہے

فلا تثن على بصالح فى هذه الخطة واشكروا الله فان كلها من حضرة

پس اے پڑھنے والے اِس بارہ مین میری کچھہ تعریف نہ کرنا اور خدا کا شکر کرو کیونکہ یہ سب اُسیکی طرف سے حاصل ہوا

العزة هو الذى احسن الىّ وهو خير المحسنين -

اس نے میری پر احسان کیا اور وہ ان سب سے بہتر ہے جو نکوکار ہین اور وہ ارحم الراحمین ہے -

واني رتّبت هذا الكتاب على مقدمة وابواب

اور مینے اس کتاب کو ایک مقدمہ اور کئی باب اور ایک خاتمہ پر حق کے

وخاتمة لطلاب ولا قوة الا بكريم ذى قوة ولا قدرة الا بقدير

طالبون کے لئے منقسم کیا ہے اور بجز فضل کریم ذی قوت کے کچھہ بھی قوت نہین اور بجز قدرت اُس قادر ذی عظمت

حاشیہ متعلقہ صفحہ ۱۸

چونکہ اصلی غرض عربی عبارتون کے املا سے یہ دکہلانا ہے کہ یہ زبان علاوہ اِس صفت خاص کے کہ الٰہیات اور دینی تعلیم کے تمام شاخون کی کامل طور پر جامع ہی ہر ایک قصہ اور خطبہ اور مبادی اور مقاصد کے بیان کرنے مین اور ہر ایک نازک سی نازک مضمون کے ادا کرنے کیوقت صرف مفردات سے کام لیتی ہے

اور اسکے خزانہ مین وہ مفردات کا نظام موجود ہے جو ہر ایک قصہ کے نظام سے برابر آجاتا ہے اور مرکبات کیطرف حاجت نہیں پڑتی اِسلئے ہمنے اِس خطبہ اور تمہید کیوقت اور ایسا ہی اور چند مضامین مین جو بعد مین آئینگے یہ ارادہ کیا ہے کہ ناظرین کو عربی کے **اِن صفات خاصہ** کیطرف توجہ دلادین تا اگر ممکن ہو تو ہمارے مخالف اِسکا مقابلہ کرکے دکہلادین اور اگر ہو سکے تو اپنی زبان کو اِس وہبہ سی پاک کردین کہ وہ ہر ایک امر ذی شان کے بیان کرنے مین صرف مفردات سے کاربراری کرنے سی قاصر ہے اور ایسا نہ کرسکین تو گو وہ سنسکرت کے حامی ہوں یا کسی اور زبان کی اُنہیں اسبات سے شرم کرنی چاہئے کہ وہ کبہی کسی مجلس مین عربی زبان کے مقابل پر اپنی زبانون کا نام ہی لیوین یا کبہی بہولے بسرے بہی منہہ پر لادین کہ ہماری زبان الٰہی زبان ہی اور اُسی مین خدا کا کلام نازل ہوا ہے۔

اب واضح ہو کہ اس خطبہ اور تمہید مین تین سو کلمے ہین جو کلمات مفردہ ہین اور بعض ایسی کلمے ہمنے چہوڑ بہی دئیے ہیں جو ایک ہی مادہ سے نکلے ہین اور یہ کلمات صدہا عجائب اور لطائف پر مشتمل ہین اور اگر ہم اُنکے عجائب **خواص** کا بیان کرین تو اُن تمام کا لکہنا فی الواقعہ **ایک دفتر** چاہتا ہے۔ لہذا ہم اِس جگہ بالفعل صرف دو لفظ کی خوبیاں بطور نمونہ پیش کرینگے۔ اور پہر وقتاً فوقتاً انشاء اللہ پیش کرتے جائینگے لیکن پہلے اِس سے اس نہائت مفید قاعدہ کا لکہنا واجبات سے ہے کہ صحیفہ **قدرت** پر نظر ڈالنے سی یہ بات ضروری طور پر ماننی پڑتی ہے کہ جو چیزین خدا تعالی کے ہاتھ سے پیدا ہوئین یا اُس سی صادر ہوئین اُنکی اول علامت یہی ہے کہ اپنے اپنے مرتبہ کے موافق خداشناسی کے راہون کے خادم ہون اور اپنے وجود کی اصلی غرض بزبان قال یا حال یہی ظاہر کرین کہ وہ معرفت باری کا ذریعہ اور اُسی کے راہ کے خادم ہیں کیونکہ تمام مخلوقات کی افراد پر ایک

نظر غور ڈالنے سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ کائنات کا تمام سلسلہ انواع اقسام کے پیرایون میں اسی کام میں لگا ہوا ہے
کہ تا وہ خدا تعالی کے پہچاننے اور اسکی راہون کے جاننے مین ایک ذریعہ ہو پس چونکہ عربی زبان خدا تعالی سے صادر
ہوئی اور اسکے منہہ سے نکلی ہے لہذا ضرور تہا کہ اسمین بہی یہ علامت موجود ہوتا یقینی طور پر شناخت کیا جائے کہ وہ فی الواقعہ
اُن چیزون مین سے ہے کہ جو بغیر ذریعہ انسانی کوششون کے محض خدا تعالی سے ظہور پذیر ہوئی ہیں سو الحمد للہ والمنہ
کہ عربی زبان میں یہ **علامت** نہایت بدیہی اور صاف طور پر پائی جاتی ہے اور جیسا کہ انسان کی اور قوی
کی نسبت مضمون آیۃ **وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ** ثابت و متحقق ہے اسی طرح عربی
زبان مین جو انسان کی اصلی زبان اور اسکی جزو خلقت ہے یہی حقیقت ثابت ہے اسمین کیا شک ہے کہ انسان کی خلقت
اسی حالت میں اتم اور اکمل ٹہر سکتی ہے کہ جب کلام کی خلقت بہی اسمین داخل ہو کیونکہ وہ چیز جو انسانیت کے جوہر
کی چہرتا ہے وہ **کلام** ہی ہے اور کچہہ مبالغہ نہ ہوگا اگر ہم یہ کہیں کہ انسانیت سے مراد یہی نطق ہے اپنے تمام لوازم کے
ساتھ ہے پس خدا تعالی کا یہ فرمانا کہ مینے انسان کو اپنی عبادت اور معرفت کے لئے پیدا کیا ہے در حقیقت دوسرے
لفظون میں یہ بیان ہے کہ مینے انسانی حقیقت کو جو نطق اور کلام ہے معہ اسکے تمام قوی اور افعال کے جو اسکے
زیر حکم چلتے ہیں اپنے لئے بنایا ہے کیونکہ جب ہم سوچتے ہیں کہ **انسان کیا چیز ہے** تو صریح یہی معلوم
ہوتا ہے کہ وہ ایک **جاندار** ہے کہ جو اپنی کلام سے دوسرے جانورون سے تمیز کلی رکہتا ہے پس اس سے
ثابت ہوا کہ کلام انسان کی اصل حقیقت ہے اور باقی قوی اس حقیقت کی تابع اور خادم ہیں۔ پس اگر یہ کہیں کہ انسان کا کلام
خدا تعالی کیطرف سے نہیں تو یہ کہنا پڑیگا کہ انسان کی انسانیت خدا تعالی کیطرف سے نہیں لیکن ظاہر ہے کہ خدا
انسان کا خالق ہے اسلئے زبان کا معلم ہی وہی ہے اور اس جہگڑے کے فیصلہ کیلئے کہ وہ کس زبان کا معلم ہے ابہی
ہم لکہہ چکے ہین کہ اسکی طرف سے وہی زبان ہے کہ جو بموجب منطوق **وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون**
اسی طرح معرفت الہی کی خادم ہو سکتی ہے جیسا کہ انسان کے وجود کی دوسری بناوٹ اور ہم بیان کر چکے ہین
کہ ان صفات سے موصوف صرف عربی ہی ہے اور اسکی خدمت یہ ہے کہ وہ معرفت باری تک پہنچانے کے لئے
اپنے اندر ایک ایسی طاقت رکہتی ہے جو الہیات کے ایک معنوی تقسیم کو جو **قانون قدرت** مین پائی
جاتی ہے بڑی خوبصورتی کے ساتہہ اپنے **مفردات** میں دکہاتی ہے اور صفات الہیہ کے نازک اور باریک
فرقون کو جو **صحیفہ فطرت** میں نمودار ہین اور ایسا ہی توحید کے دلایل کو جو اسی صحیفہ سے مترشح ہیں اور
خدا تعالی کے انواع اقسام کے ارادون کو جو اسکے بندوں سے متعلق اور صحیفہ قدرت مین **نمایان** ہین

ایسے طور سے ظاہر کردیتی ہے کہ گویا اُن کا ایک نہایت لطیف نقشہ کہینچکر آگے رکھدیتی ہے اور اُن **دقیق** امتیازون کو جو خدا تعالی کے **اسماء** اور **صفات** اور **افعال** اور ارادون مین واقع ہین جنکی شہادت اسکا قانون قدرت دیرہا ہے ایسی صفائی سے دکہلادیتی ہے کہ گویا انکی تصویر کو آنکہون کے سامنے لے آتی ہے چنانچہ یہ بات ببداہت معلوم ہوتی ہے کہ خدا تعالی نے اپنے صفات اور افعال اور ارادون کی چہرہ نمائی اور نیز اپنے فعل اور قول کے تطبیق کے لئے **زبان عربی** کو ایک متکفل خادم پیدا کیا ہے اور ازل سے یہی چاہا ہے کہ الہیات کے **سرّ مکتوم** اور مقفل کے لئے یہی زبان کنجی ہو۔ اور جب ہم اِس **نکتہ** تک پہنچتے ہین اور یہ عجیب عظمت اور خصوصیت عربی کی ہمپر کہلتی ہے تو دوسری تمام زبانین سخت تاریکی اور نقصان مین پڑی ہوئی دکہائی دیتی ہین کیونکہ جس طرح زبان عربی صفات الہیہ اور اُسکی تمام تعلیمون کے لئے **مرایا متقابلہ** کیطرح واقع ہے اور الہیات کے قدرتی نقشہ کا ایک سیدھا انعکاسی خط عربی میں پڑا ہوا دکہائی دیتا ہے یہ صورت کسی دوسری زبان میں ہرگز موجود نہین اور جب ہم عقل سلیم اور فہم مستقیم سے صفات الہیہ کی اُس تقسیم پر نظر ڈالتے ہین جو قدیم سے اور ازل سے صحیفہ عالم مین قدرتی طور پر پائی جاتی ہے تو وہی تقسیم عربی کے مفردات مین ہمین ملتی ہے۔ مثلاً جب ہم غور کرتے ہین کہ خدا تعالی کا رحم عقلی تحقیق کی رو سے اپنی ابتدائی تقسیم مین کتنے حصون پر مشتمل ہو سکتا ہے تو اس قانون قدرت کو دیکھ کر جو ہماری نظر کے سامنے ہے صاف طور پر ہمین سمجھ آجاتا ہے کہ وہ رحم دو قسم پر ہے یعنی قبل از عمل و بعد از عمل کیونکہ بندہ پروری کا **نظام** بآواز بلند گواہی دے رہا ہے کہ **رحمت الہی** نے دو قسم سے اپنی ابتدائی تقسیم کے لحاظ سے بنی آدم پر ظہور و بروز فرمایا ہے۔

اول وہ رحمت جو بغیر وجود عمل کسی عامل کے بندون کے ساتھ شامل ہوئی جیسا کہ زمین اور آسمان اور شمس اور قمر اور ستارے اور پانی اور ہوا اور آگ اور وہ تمام نعمتین جن پر انسان کی بقا اور حیات موقوف ہے کیونکہ بلاشُبہ یہ تمام چیزین انسان کے لئے رحمت ہین جو بغیر کسی استحقاق کے محض فضل اور احسان کے طور سے اُسکو عطا ہوئے ہیں اور یہ ایسا فیض خاص ہے جو انسان کے سوال کو بھی اسمین دخل نہین بلکہ اُسکے وجود سے بھی پہلے ہے اور یہ چیزین ایسی بزرگ رحمت ہے جو انسان کی زندگی انہین پر موقوف ہے، اور پھر باوصف اِسکے یہ بات بھی ظاہر ہے کہ یہ تمام چیزین انسان کے کسی نیک عمل سے پیدا نہین ہوئین بلکہ انسانی گناہ کا علم بھی جو خدا تعالی کو پہلے سے تہا ان رحمتون کے ظہور سے مانع نہین ہوا۔ اور کوئی **اواگون** کا قایل یا **تناسخ** کا ماننے والا گو کیسا ہی اپنے تعصب اور جہالت مین غرق ہو مگر یہ بات تو وہ منہہ پر نہیں لا سکتا

کہ انسان کے ہی نیک کامون کا پہل اور نتیجہ ہے کہ اُسکے آرام کے لئے زمین پیدا کی گئی یا اسکی تاریکی دور کرنیکے لئے آفتاب اور ماہتاب بنایا گیا یا اسکی کسی نیک عمل کی جزا مین پانی اور اناج پیدا کیا گیا یا اُسکے کسی زہد اور تقوی کے پاداش مین سانس لینے کے لئے ہوا بنائی گئی کیونکہ انسان کے وجود اور زندگی سے بہی پہلے یہ چیزین موجود ہو چکی ہیں - اور جبتک ان چیزون کا وجود پہلے فرض نہ کرلیں تبتک انسان کے وجود کا خیال بہی ایک خیال محال ہے پہر کیونکر ممکن ہے کہ یہ چیزین جنکی طرف انسان اپنے وجود اور حیات اور بقا کے لئے محتاج تہا وہ انسان کے بعد ظہور مین آئے ہون پہر خود انسانی وجود جس احسن طور کے ساتھ ابتدا سے تیار کیا گیا ہے یہ تمام وہ باتین ہین جو انسان کی تکمیل سے پہلے ہین اور یہی ایک خاص رحمت ہے جسمین انسان کے عمل اور عبادت اور مجاہدہ کو کچہہ بہی دخل نہین ہو

دوسری قسم رحمت کی وہ ہے جو انسان کے اعمال حسنہ پر مترتب ہوتی ہے کہ جب وہ تضرع سے دعا کرتا ہے تو قبول کیجاتی ہے اور جب وہ محنت سے تخم ریزی کرتا ہے تو رحمت الہی اُس تخم کو بڑہاتی ہے یہانتک کہ ایک بڑا ذخیرہ اناج کا اس سے پیدا ہوتا ہے اِسی طرح اگر غور سے دیکہو تو ہمارے ہر ایک عمل صالح کے ساتھہ خواہ وہ دین سے متعلق ہے یا دُنیا سے رحمت الہی لگی ہوئی ہے اور جب ہم ان قوانین کے لحاظ سے جو الہی **سُنتون** میں داخل ہین کوئی محنت دُنیا یا دین کے متعلق کرتے ہیں تو فی الفور **رحمت الہی** ہماری شامل حال ہو جاتی ہے اور ہماری محنتون کو سرسبز کر دیتی ہے یہ **دونون** رحمتین اِس قسم کی ہین کہ ہم انکے بغیر جی ہی نہین سکتے - کیا اُنکے وجود مین کسیکو کلام ہوسکتا ہے؟ ہرگز نہین بلکہ یہ تو اجلی بدیہیات مین سے ہین جن کے ساتھ ہماری زندگی کا تمام **نظام** چل رہا ہے پس جبکہ ثابت ہو گیا کہ ہماری تربیت اور تکمیل کے لئے دو رحمتون کے **دو چشمے** قادر کریم نے جاری کر رکہے ہین اور وہ اُسکی **دو صفتین** ہیں جو ہمارے درخت وجود کی آبپاشی کے لئے دو رنگون مین ظاہر ہوئے ہین تو اب دیکہنا چاہئے کہ وہ دو چشمے زبان عربی مین منعکس ہو کر کس کس نام سے پکارے گئے ہین پس واضح ہو کہ پہلے قسم کی رحمت کے لحاظ سے زبان عربی مین خدا تعالی کو **رحمٰن** کہتے ہین اور دوسرے قسم کی رحمت کے لحاظ سے زبان موصوف مین اسکا نام **رحیم**✻ ہے اِسی خوبی کے دکہلانیکے لئے ہم عربی **خطبہ** کے پہلی ہی سطر مین رحمان کا لفظ لائے ہین - اب اِس نمونہ سے دیکہہ لو کہ چونکہ یہ رحم کی صفت اپنی ابتدائے تقسیم کے لحاظ سے الہی قانون قدرت کے دو قسم پر مشتمل تہی لہذا اسکے لئے زبان عربی مین دو مفرد

✻ حاشیہ - کتب دساتیر مجوس مین یہ فقرات ہین "بنام ایزد بخشایندہ بخشائشگر مہربان دادگر" جو بظاہر بسم اللہ الرحمن الرحیم کے مشابہ ہین لیکن جو لفظ رحمان اور رحیم مین پرحکمت فرق ہے وہ فرق اِن لفظون مین موجود نہین اور جو اللہ کا اسم وسیع معنی رکہتا ہے وہ ایزد کے لفظ

لفظ موجود ہین اور یہ قاعدہ طالب حق کیلئے نہایت مفید ہوگا کہ ہمیشہ عربی کے باریک فرقون کے پہچاننے
کے لئے صفات اور افعال الٰہیہ کو جو صحیفہ قدرت مین نمایان ہین **معیار** قرار دیا جائے اور اُنکے اقسام کو جو قانون
قدرت سے ظاہر ہون عربی کے مفردات مین ڈہونڈا جائے اور جہان کہین عربی کے ایسے مترادف لفظون
کا باہمی فرق ظاہر کرنا مقصود ہو جو صفات یا افعال الٰہی کے متعلق ہین تو صفات یا افعال الٰہی کی اس تقسیم
کیطرف متوجہ ہون جو نظام قانون قدرت دکہلا رہا ہے کیونکہ عربی کی اصل غرض الٰہیات کی خدمت ہی جیسا کہ
انسان کے وجود کی اصل غرض **معرفت باریتعالیٰ** ہے اور ہر یک چیز جس غرض کیلئے پیدا کیگئی ہے
اُسی غرض کو سامنے رکہہ کر اُسکے عقدے کہل سکتے ہین اور اُسکے جوہر معلوم ہو سکتے ہین مثلاً بیل صرف
کلبہ رانی اور بارکشی کیلئے پیدا کیا گیا ہے پس اگر اِس غرض کو نظر انداز کرکے اُس سے وہ کام لینا چاہین جو شکاری
کُتّون سے لیا جاتا ہی تو بیشک وہ ایسے کام سے عاجز آجائیگا اور نہایت نکما اور ذلیل ثابت ہوگا لیکن اگر
اصلی کام کے ساتھ اسکی آزمائش کرین تو وہ بہت جلد اپنے وجود کی نسبت ثابت کریگا کہ سلسلہ وسایل معیشت
دنیوی کا ایک بہاری بوجھ اُسکے سر پر ہے غرض ہر یک چیز کا ہنر اُسیوقت ثابت ہوتا ہی جب اسکا اصلی کام
اُس سے لیا جائے سو عربی کے ظہور اور بروز کا اصلی مقصود الٰہیات کا روشن چہرہ دکہلانا ہی مگر چونکہ اس نہایت
باریک اور دقیق کام کا ٹہیک ٹہیک انجام دینا اور غلطی سے محفوظ رہنا انسانی طاقتون سے بڑہکر تہا لہذا
خداوند کریم اور رحیم نے قرآن کریم کو عربی زبان کی بلاغت و فصاحت دکہلانیکے لئے اور مفردات کی نازک فرق
اور مرکبات کا خارق عادت ایجاز ظاہر کرنیکے لئے بطور ایسے اعجاز کے بہیجا کہ تمام گردنین اُسکی طرف جہک
گئین اور عربی کی بلاغت کو اُسکے مفردات اور مرکبات کی نسبت جو کچہہ قرآن نے ظاہر کیا اُسکو اُسوقت
کے اعلےٰ درجہ کے زباندانون نے نہ صرف قبول کیا بلکہ مقابلہ سے عاجز آکر یہہ بہی ثابت کر دیا کہ انسانی
قوّتین اِن حقایق او معارف کے بیان کرنے اور زبان کا سچا اور حقیقی حسن دکہلانے سے عاجز ہین اسی مقدس
کلام سے رحمان اور رحیم کا بہی فرق معلوم ہوا جسکو ہمنے بطور نمونہ خطبہ مذکورہ مین لکہا ہی اور
یہ بات ظاہر ہے کہ ہر یک زبان مین بہت سی مترادف الفاظ پائے جاتے ہین لیکن جبتک آنکہہ کہولکر
اُنکے باہمی فرقون پر اطلاع نہ پاوین اور وہ الفاظ علم الٰہی اور دینی تعلیم میں سے نہ ہون تبتک انکو علمی مد مین
شمار نہین کر سکتے یہ بات بہی یاد رہے کہ انسان اپنی طرف سے ایسے مفردات پیدا نہین کر سکتا ہان اگر قدرت
قادر سے پیدا شدہ ہین تو اُنہین غور کرکے اُنکے باریک فرق اور محل استعمال معلوم کر سکتا ہے مثلاً صرف اور نحو

بقیہ حاشیہ مین ہرگز پائی نہین جاتی لہذا یہ ترکیب پارسیون کی بسم اللہ سے کچہہ مناسبت نہین رکہتی غالباً یہ الفاظ پیچہے
سے بطور سرقہ لکہے گئے ہین بہرحال یہ نقص دلالت کرتا ہی کہ یہ انسان کا قول ہے - منہ

کے بانیون کو دیکھو کہ انہون نے کوئی نئی بات نہین نکالی اور نہ نئے قواعد بنا کر کسی کو اُن پر چلنے کے لئے مجبور کیا بلکہ اُسی طبیعی بولی کو ایک بیدار نظر کے ساتھہ دیکھہ کر تاڑ گئے کہ یہ بول چال قواعد کے اندر آسکتی ہے تب مشکلات کے سہل کرنیکے لئے قواعد کی بنا ڈالی سو قرآن کریم نے ہر یک لفظ کو اپنے محل پر رکھہ کر دنیا کو دکھلا دیا کہ عربی کے مفردات کس کس محل پر استعمال پاتے ہین اور کیسے وہ الہیات کے خادم اور نہایت دقیق امتیاز باہمی رکھتے ہین۔ اس جگہ یہ بہی یاد رہے کہ **قرآن** کریم دو نش قسم کے نظام مفردات پر مشتمل ہے

(۱) ایسے مفردات کا نظام جنمین بیان وجود باری اور دلایل وجود باری اور نیز خدا تعالی کی ایسے صفات اور اسماء اور افعال اور سنن اور عادات کا بیان ہے کہ جو باہمی امتیازون کے ساتھ اللہ جلشانہ کی ذات سے مخصوص ہین اور نیز وہ کلمات جو اسکی اُس کامل مدح اور ثنا کے متعلق ہین جو بیان جلال اور جمال اور عظمت اور کبریای کے بارے میں ہین۔

(۲) اُن مفردات کا نظام جو توحید باری اور دلایل توحید باری پر مشتمل ہیں۔

(۳) اُن مفردات کا نظام جنمین وہ صفات اور افعال اور اعمال اور عادات اور کیفیات روحانیہ یا نفسانیہ بیان کی گئی ہین جو باہمی امتیازون کے ساتھ خدا تعالی کے سامنے اسکی مرضی کے موافق یا خلاف مرضی بندون سے صادر ہوتی ہین یا ظہور و بروز مین آتی ہین۔

(۴) اُن مفردات کا نظام جو وصایا اور تعلیم اخلاق اور عقاید اور حقوق اللہ اور حقوق العباد اور علوم حکمیہ اور حدود اور احکام اور **اوامر اور نہی** اور حقائق اور معارف کے رنگ مین خدا تعالی کیطرف سے کامل ہدایتین ہیں ؛؛

(۵) اُن مفردات کا نظام جنمین بیان کیا گیا ہی کہ نجات حقیقی کیا شے ہی اور اُسکے حصول کیلئے حقیقی وسایل اور ذرایع کیا کیا ہیں اور نجات یافتہ مومنون اور مقربون کے آثار اور علامات کیا ہیں

(۶) اُن مفردات کا نظام جنمین بیان کیا گیا ہے کہ اسلام کیا شے ہی اور کفر اور شرک کیا شی ہے اور اسلام کی حقیت پر دلایل اور نیز اعتراضات کی مدافعت ہے

(۷) ایسے مفردات کا نظام جو مخالفین کے تمام عقاید باطلہ کا رد کرتے ہین

(۸) ایسے مفردات کا نظام جو انذار اور تبشیر اور وعد اور وعید اور عالم معاد کے بیان کے رنگ مین یا معجزات کی صورت مین یا مثالون کے طور پر یا ایسی پیشگوئیون کی صورت مین جو موجب زیادت ایمان ہا اور

مصالح پر مشتمل ہون یا ایسے قصون کی طرز مین جو تنبیہ یا ڈرانے یا خوشخبری دینے کی غرض سے ہون مرتب کیا گیا ہے

(۹) ایسے مفردات کا نظام جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح اور پاک صفات اور آنجناب کی پاک زندگی کے اعلیٰ نمونہ پر مشتمل ہین جنمین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے دلایل کاملہ بہی ہین۔

(۱۰) ایسے مفردات کا نظام جو قرآن کریم کے صفات اور تاثیرات اور اسکے ذاتی خواص کو بیان کرتے ہین۔

یہ دس نظام وہ ہین جو اپنے کمال تام کی وجہ سے دس **دائرون** کیطرح قرآن مین پائے جاتے ہین جن کو دوائر عشرہ سے موسوم کر سکتے ہین

اِن دس دائرون مین خدا تعالی نے قرآن کریم مین ایسے پاکیزہ اور باہمی امتیاز رکھنے والی مفردات سے کام لیا ہے جو عقل سلیم فی الفور گواہی دیتی ہے کہ یہ اکمل اور اتم سلسلہ مفردات کا اسی لئے عربی مین مقرر کیا گیا تہا کہ تا قرآن کا خادم ہو یہی وجہ ہے کہ یہ سلسلہ مفردات کا قرآن کریم کی تعلیمی نظام سے جو اکمل اور اتم ہے بالکل مطابق آگیا۔ لیکن دوسری زبانون کے مفردات کا سلسلہ اُن کتابون کے تعلیمی نظام سے ہرگز مطابق نہین آتا۔ جو الٰہی کتابین کہلاتی ہین اور جن کا اُن زبانون مین نازل ہونا بیان کیا گیا اور نہ دوائر عشرہ مذکورہ اُن کتابون مین پائے جاتے ہین۔ پس ان کتابون کے ناقص ہونیکی وجوہ سے یہ بہی ایک بہاری وجہ ہے کہ وہ دوائر ضروریہ سے بے بہرہ اور نیز زبان کے مفردات اُن کتابون کی تعلیم سے وفا نہین کر سکے اور اسمین بہید یہی ہے کہ وہ کتابین **حقیقی کتابیں** نہین تہیں بلکہ وہ صرف چندروزہ کارروائی تہی حقیقی کتاب **دنیا میں ایک ہی** آئی جو ہمیشہ کے لئے انسانون کی بہلائی کے لئے تہی لہذا وہ **دوائر** عشرہ کاملہ کے ساتھ نازل ہوئی اور اُسکے مفردات کا نظام **تعلیمی** نظام کا بالکل ہموزن اور ہمپلہ تہا اور ہر یک دائرہ اُسکا **دوائر عشرہ** مین سے اپنے طبیعی نظام کے اندازہ اور قدر پر مفردات کا نظام ساتھ رکہتا تہا جسمین الٰہی صفات کے اظہار کے لئے اور اقسام اربعہ مذکورہ کے مدارج بیان کرنیکی غرض سے الگ الگ الفاظ مفردہ مقرر تہے اور ہر یک تعلیم کے دائرہ کے موافق مفردات کا کامل دائرہ موجود تہا۔ اب ہم اسی پر اکتفا کرکے ایک اور لفظ کی چند خوبیان بیان کرتے ہین سو وہ لفظ **رب** کا ہے جو قرآنی الفاظ مین سے ہمنے لیا ہے یہ لفظ قرآن شریف کی پہلی ہی سورۃ اور پہلی ہی آیت مین آتا ہے جیسا کہ اللہ جلشانہ فرماتا ہے **الحمد للہ رب العالمین** **لسان العرب** اور **تاج العروس** مین جو لغت کی نہایت معتبر کتابین ہین لکہا ہے کہ زبان عرب مین رب کا لفظ **سات** معنون پر مشتمل ہے اور وہ یہ ہین

مالک۔ سیّد۔ مدبّر۔ مربی۔ قیّم۔ منعم۔ متمم۔ چنانچہ اِن سات معنون مین سے تین معنی خدا تعالی کے ذاتی عظمت پر دلالت کرتے ہین منجملہ اُن کے **مالک** ہے اور مالک لغت عرب مین اُسکو کہتے ہین جسکا اپنے مملوک پر قبضہ تامہ ہو اور جس طرح چاہے اپنے تصرف مین لا سکتا ہو اور بلا اشتراک غیر اُسپر حق رکھتا ہو اور یہ لفظ حقیقی طور پر یعنی بلحاظ اُسکے معنون کے بجز خدا تعالی کے کسی دوسرے پر اطلاق نہین پا سکتا کیون کہ قبضہ تامہ اور تصرف تام اور حقوق تامہ بجز خدا تعالی کے اور کسی کے لئے مسلم نہین اور **سیّد** لغت عرب مین اُسکو کہتے ہین جسکا تابع ایک ایسا سواد اعظم ہو جو اپنے دلی جوش اور اپنی طبعی اطاعت سے اُسکے حلقہ بگوش ہون سو بادشاہ اور سید مین یہ فرق ہے کہ بادشاہ سیاست قہری اور اپنے قوانین کی سختی سے لوگون کو مطیع بناتا ہے اور سیّد کے تابعین اپنی دلی محبت اور دلی جوش اور دلی تحریکات سے خود بخود متابعت کرتے ہین اور سچی محبت سے اُسکو **سیّدنا** کر کے پکارتے ہین اور ایسی متابعت بادشاہ کی اُس وقت کی جاتی ہے کہ جب وہ بھی لوگون کی نظر مین سید قرار پاوے۔ غرض سیّد کا لفظ بھی حقیقی طور پر بلحاظ اُسکے معنون کے بجز خدا تعالے کے کسی دوسرے پر بولا نہیں جاتا کیونکہ حقیقی اور واقعی جوش سے اطاعت جسکے ساتھہ کوئی شائبہ اغراض نفسانیہ کا نہ ہو بجز خدا تعالی کے کسی کے لئے ممکن نہین۔ وہی ایک ہے جسکی سچی اطاعت روحین کرتی ہین کیونکہ وہ اُنکی پیدائش کا حقیقی مبدا ہے اِسلئے طبعاً ہر یک روح اُسکو سجدہ کرتی ہے۔ بُت پرست اور انسان پرست بھی اُسکی اطاعت کیلئے ایسا ہی جوش رکھتے ہین جیسا کہ ایک موحد رہتباز مگر اُنہون نے اپنی غلطی سے اور قصور طلب سے اُس زندگی کے سچے چشمہ کو شناخت نہیں کیا بلکہ نابینائی کی وجہ سے اس اندرونی جوش کو غیر محل پر وضع کر دیا تب کسینے پتھرون کو اور کسینے رامچندر کو اور کسینے کرشن کو اور کسینے نعوذ باللہ ابن مریم کو خدا بنا لیا۔ لیکن اِس دہوکہ سے بنایا کہ شاید وہ جو مطلوب ہے یہی ہے۔ سو یہ لوگ مخلوق کو حق اللہ دیکر ہلاک ہو گئے۔ ایسا ہی اُس حقیقی **محبوب** اور سیّد کی روحانی طلب مین ہوا پرستون نے دہوکے کہائے ہیں کیونکہ اُنکے دلون مین بھی ایک محبوب اور ایک حقیقی سید کی طلب تہی مگر اُنہون نے اپنے دلی خیالات کو اچھی طرح شناخت نہ کر کے یہ خیال کیا کہ وہ حقیقی محبوب اور سیّد جسکو روحین طلب کر رہی ہیں اور جسکی اطاعت کے لئے جانین اُچھل رہی ہین وہ دُنیا کے مال اور دنیا کے املاک اور دُنیا کی لذّات ہی ہین مگر یہ اُنکی غلطی تہی بلکہ روحانی خواہشون کا محرک اور پاک جذبات کا باعث وہی ایک ذات ہے جس نے فرمایا ہے وما خلقت الجن و الانس الا لیعبدون یعنے جن اور انس کے پیدائش اور انکی تمام قوی کا مین ہی مقصود ہون وہ اِسی لئے مینے پیدا کئے کہ تا مجھے پہچانین اور میری عبادت کرین۔

سو اُس نے اِس آیت مین اشارہ کیا جن و انس کی خلقت مین اسکی طلب و معرفت اور اطاعت کا مادہ رکہا گیا ہے اگر انسان مین یہ مادہ نہ ہوتا تو نہ دنیا مین ہوا پرستی ہوتی نہ بُت پرستی نہ انسان پرستی - کیونکہ ہر ایک خطا صواب کی تلاش مین پیدا ہوا ہے - غرض **سیادت حقیقی** اُسی ذات کیلئے مسلم ہے اور وہی واقعی طور پرستیدنی ہے - اور منجملہ اِن تین نامون کے جو خدا تعالی کی عظمت پر دلالت کرتے ہیں **مُدبّر** بہی ہے اور تدبیر کے معنی ہین کہ کسی کام کے کرنیکے وقت تمام ایسا سلسلہ نظر کے سامنے حاضر ہو جو گذشتہ واقعات کے متعلق یا آیندہ نتائج کے متعلق ہے اور اس سلسلہ کے لحاظ سے وضع شے فی محلہ ہو اور کوئی کارروائی حکمت عملی سے باہر نہ ہو اور یہ نام بہی اپنے حقیقی معنون کے رو سے بجز خدا تعالی کے کسی غیر پر اطلاق نہین پا سکتا کیونکہ کامل تدبیر غیب دانی پر موقوف ہی اور وہ بجز خدا تعالی کے کسی کے لئے مسلم نہین ٭

اور چار باقی نام یعنے **مربی - قیم - منعم - متمم** خدا تعالی کے اُن فیوض پر دلالت کرتے ہین جو بلحاظ اسکی کامل ملکیت اور کامل سیادت اور کامل تدبیر کے اُس کے بندون پر جاری ہین - چنانچہ **مربی** کا لفظ بظاہر معنے پرورش کرنیوالے کو کہتے ہین اور کامل طور پر تربیت کی حقیقت یہ ہے کہ جس قدر خلقت انسان کے شعبے باعتبار جسم اور روح اور تمام طاقتون اور قوتون کے پائے جاتے ہین اُن تمام شاخون کی پرورش ہو اور جہانتک بشریت کی جسمانی اور روحانی ترقیات اُس پرورش کے کمال کو چاہتے ہین ان تمام مراتب تک پرورش کا سلسلہ ممتد ہو ایسا ہی جس نقطہ سے بشریت کا نام اور اسم یا اسکی مبادی شروع ہوتے ہین اور جہان سے بشری نقش یا کسی دوسری مخلوق کا نقش وجود عدم سے ہستی کیطرف حرکت کرتا ہے اُس اظہار اور ابراز کا نام بہی پرورش ہے پس اس سے معلوم ہوا کہ لغت عرب کے رو سے ربوبیت کے معنے نہایت ہی وسیع ہین اور عدم کے نقطہ سے مخلوق کے کمال تام کے نقطہ تک ربوبیت کا لفظ ہی اطلاق پاتا ہے اور خالق وغیرہ الفاظ **رب** کے اسم کی فرع ہین - اور **قیم** کے معنی ہین نظام کو محفوظ رکہنیوالا - اور **منعم** کے یہ معنی ہین کہ ہر ایک قسم کا انعام اکرام جو انسان یا کوئی دوسری مخلوق اپنی استعداد کی رو سے پا سکتی ہے اور بالطبع اُس نعمت کے خواہان ہے وہ انعام اُسکو عطا کرے تا ہر ایک مخلوق اپنے کمال تام کو پہنچ جائے جیسا کہ اللہ جلشانہ ایک جگہ فرماتا ہے **ربنا الذی اعطے کل شیٔ خلقہ ثم ھدی** یعنے وہ خدا جس نے ہر ایک چیز کو اُسکے مناسب حال کمال خلقت بخشا اور پہر اُسکو دوسرے کمالات مطلوبہ کیلئے رہنمائی کی پس یہ انعام ہے کہ ہر ایک چیز کو اول اُسکے وجود کی رو سے

وہ تمام قوائے وغیرہ عنایت ہون جنکی وہ چیز محتاج ہے پہر اسکے حالات مترقبہ کے حصول کے لئے اُس کو
راہین دکہائی جائین۔ اور **متمم** کے یہ معنی ہین کہ سلسلہ فیض کو کسی پہلو سے بہی ناقص نہ چہوڑا جائے
اور ہر یک پہلو سے اُسکو کمال تک پہنچایا جائے * سو **ربّ** کا اسم جو قرآن کریم مین آیا ہے جسکو ہم اقتباس کے
طور پر اس خطبہ کے اول مین لائے ہین ان وسیع معنون پر مشتمل ہے جنکو ہمنے بطور اختصار اس مضمون
مین ذکر کیا ہے ؛

اب ہم نہایت افسوس سے لکہتے ہین کہ ایک ناسمجہہ **انگریز عیسائی** نے اپنی ایک
کتاب میں لکہا ہے کہ اسلام پر عیسائی مذہب کو یہ فضیلت ہے کہ اُسمین خدا تعالے کا نام **باپ** بہی آیا ہے
اور یہ نام نہایت پیارا اور دلکش ہے* اور **قران** میں یہ نام نہین آیا۔ مگر ہمین تعجب ہے کہ اس معترض نے
اس تحریر کے وقت پر یہ خیال نہیں کیا کہ لغت نے کہانتک اِس لفظ کی عزت اور عظمت ظاہر کی ہے کیونکہ
ہر یک لفظ کو حقیقی عزت اور بزرگی لغت سے ہی ملتی ہے اور کسی انسان کو یہ اختیار نہین کہ اپنی طرف سے کسی لفظ
کو وہ عزت دی جو لغت اُسکو دے نہین سکے اِسی وجہ سے خدا تعالی کا کلام بہی لغت کے التزام سے
باہر نہین جاتا اور تمام اہل عقل اور نقل کے اتفاق سے کسی لفظ کی عزت اور عظمت ظاہر کرنیکے وقت اول
لغت کیطرف رجوع کرنا چاہئے کہ اُس زبان نے جس زبان کا وہ لفظ ہے یہ خلعت کہانتک اُسکو عطا کی ہے
اب اِس قاعدہ کو اپنی نظر کے سامنے رکہہ کر جب سوچین کہ **اَبْ** یعنے باپ کا لفظ لُغت کی رو سے کس پایہ
کا لفظ ہے تو بجز اِسکے کچہہ نہین کہہ سکتے کہ جب مثلاً ایک انسان فی الحقیقت دوسری انسان کے نطفہ
سے پیدا ہو مگر پیدا کرنے مین اس نطفہ انداز انسان کا کچہہ بہی دخل نہ ہو۔ تب اُس حالت میں کہین گے کہ یہ انسان
فلان انسان کا **اَبْ** یعنے **باپ** ہے اور اگر ایسی صورت ہو کہ **خدائے قادر مطلق** کی
یہہ تعریف کرنی منظور ہو جو مخلوق کو اپنے خاص ارادہ سے خود پیدا کرنیوالا خود کمالات تک پہنچانیوالا
اور خود رحم عظیم سے مناسب حال اسکے انعام کرنیوالا اور خود اُسکا **حافظ** اور **قیوم** ہے تو لغت ہرگز اجازت نہین
دیتی کہ اس مفہوم کو اب یعنی باپ کے لفظ سے ادا کیا جائے بلکہ لغت نے اُسکے لئے ایک دوسرا لفظ رکہا ہے جسکو
ربّ کہتے ہین جسکی اصل تعریف ابہی ہم لغت کی رو سے بیان کر چکے ہین۔ اور ہم ہرگز مجاز نہین کہ اپنی
طرف سے لُغت تراشین بلکہ ہمین انہین الفاظ کی پیروی لازم ہے جو قدیم سے خدا تعالی کیطرف سے چلے آئے
ہین۔ پس اِس تحقیق سے ظاہر ہے کہ **اب** یعنے باپ کا لفظ خدا تعالی کی نسبت استعمال کرنا ایک **سوء ادب**

* نوٹ۔ یاد رہے کہ لفظ اب یا باپ یا فادر کی مفہوم مین ہرگز محبت کے معنے ماخوذ نہین جس حمل کے شروع سے انسان یا کوئی حیوان
باپ کہلاتا ہے اُسوقت یہ خیال ہرگز نہین ہوتا بلکہ محبت تو دیکہنے اور اُنس کرنیکے بعد مین رفتہ رفتہ پیدا ہوتی ہے لیکن ربوبیت کیلئے
محبت ابتداء سے ہی ایک لازمہ ذاتی ہے۔ منہ

اور ہجو میں داخل ہے اور جن لوگون نے حضرت **مسیح** کی نسبت یہ الزام گھڑا ہے کہ گویا وہ خدا تعالے کو اب کرکے پکارتے تھے اور درحقیقت جناب الٰہی کو اپنا باپ ہی یقین رکھتے تھے اُنہون نے نہایت مکروہ اور جھوٹا الزام **ابن مریم** پر لگایا ہے کیا کوئی عقل تجویز کرسکتی ہے کہ نعوذ باللہ حضرت مسیح ایسی نادانی کے مرتکب ہوئے کہ جو لفظ اپنے لغوی معنون کی رو سے ایسا حقیر اور ذلیل ہو جسمین ناطاقتی اور کمزوری اور بے اختیاری ہر یک پہلو سے پائی جائے وہی لفظ حضرت مسیح اللہ جلشانہ کی نسبت اختیار کرین ۔

ابن مریم علیہ السلام کو یہ اختیار ہرگز نہین تہا کہ اپنی طرف سے لغت تراشی کرین اور لغت تراشی بہی ایسی بیہودہ جس سے سراسر جہالت ثابت ہو۔ پس جس حالت میں لغت نے اَبْ یعنی باپ کے لفظ کو اِس سے زیادہ وسعت نہین دی کہ کسی نر کا نطفہ مادہ کے رحم مین گرے اور پہر وہ نطفہ نہ گرانیوالے کی کسی طاقت سے بلکہ ایک اور ذات کی قدرت سے رفتہ رفتہ ایک جاندار مخلوق بنجائے تو وہ شخص جس نے نطفہ گرایا تہا لغت کی رو سے اب یا باپ کے نام سے موسوم ہوگا اور اَب کا لفظ ایک ایسا حقیر اور ذلیل لفظ ہے کہ اوس میں کوئی حصہ پرورش یا ارادہ یا محبت کا شرط نہین۔ مثلاً ایک بکرہ جو بکری پر جست کرکے نطفہ ڈال دیتا ہے یا ایک سانڈ بیل جو گائی پر جست کرکے اور اپنی شہوات کا کام پورا کرکے پہر اُس سے علیحدہ بہاگ جاتا ہے جس کے یہ خیال مین بہی نہین ہوتا ہے کہ کوئی بچہ پیدا ہو۔ یا ایک سور جسکو شہوات کا نہایت زور ہوتا ہے اور بار بار وہ اسی کام مین لگا رہتا ہے اور کبہی اُسکے خیال مین بہی نہین ہوتا کہ اس بار بار کے شہوانی جوش سے یہ مطلب ہے کہ بہت سے بچے پیدا ہون اور خنزیر زادے زمین پر کثرت سے پہیل جائین اور نہ اُسکو فطرتی طور پر یہ شعور دیا گیا ہے۔ تاہم اگر بچے پیدا ہو جائین تو بلاشبہ سؤر وغیرہ اپنے اپنے بچون کے باپ کہلائیں گے۔

اب جبکہ اَبْ کے لفظ یعنے باپ کے لفظ مین دُنیا کی تمام لُغتون کی رو سے یہ معنی ہرگز مراد نہین کہ وہ باپ نطفہ ڈالنے کے بعد پہر بہی نطفہ کے متعلق کچہہ کارگذاری کرتا ہے تا بچہ پیدا ہو جائے یا ایسے کام کے وقت مین یہ ارادہ بہی اُسکے دل مین ہوا ورنہ کسی مخلوق کو ایسا اختیار دیا گیا ہے بلکہ باپ کے لفظ مین بچہ پیدا ہونیکا خیال بہی شرط نہین اور اُسکے مفہوم مین اِس سے زیادہ کوئی امر ماخوذ نہین کہ وہ نطفہ ڈالدے بلکہ وہ اسی ایک ہی لحاظ سے جو نطفہ ڈالتا ہے لغت کی رو سے اَبْ یعنے باپ کہلاتا ہے تو کیونکر جائز ہو کہ ایسا ناکارہ لفظ جسکو تمام زبانون کا اتفاق ناکارہ ٹہراتا ہے اُس قادر مطلق پر بولا جائے جس کے تمام کام کامل ارادون اور کامل علم اور قدرت کاملہ سے ظہور مین آتے ہین اور کیونکر درست ہو کہ وہی ایک لفظ جو بکرہ

پر بولا گیا - بیل پر بولا گیا - سؤر پر بولا گیا - وہ خدا تعالیٰ پر بھی بولا جائے یہ کیسی بے ادبی ہے جس سے
نادان عیسائی باز نہین آتے نہ اُن کو شرم باقی رہی نہ حیا باقی رہی نہ انسانیت کی سمجھ باقی رہی
کفارہ کا مسئلہ کچھ ایسا اُن کے انسانی قوتون پر فالج کیطرح گرا کہ بالکل نکما اور بحس کر دیا - اب اِس
قوم کے کفارہ کے بھروسہ پر یہان تک نوبت پہنچ گئی ہے کہ اچھا چال چلن بھی اُنکے نزدیک بیہودہ ہے
حال ہین یعنے ۲۱ جون ۱۸۹۵ء کو پرچہ نور افشان لدہیانہ ہین جو عیسائی مذہب کا ایک اصول کفارہ کی نسبت چھپا ہے
وہ ایسا خطرناک ہے جو جرایم پیشہ لوگون کو بہت ہی مدد دیتا ہے اُسکا ماحصل یہی ہے کہ اب سچے عیسائی
کو کسی نیک چلنی کی ضرورت نہین کیونکہ لکھا ہے کہ اعمال حسنہ کو نجات مین کچھ بھی دخل نہین جس سے صاف
طور پر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ کوئی جُز رضامندی آلہی کی جو نجات کی جڑ ہے اعمال سے حاصل نہین ہو سکتی بلکہ کفارہ
ہی کافی ہے - اب سوچنے والے سوچ سکتے ہین کہ جبکہ اعمال کو الہی رضامندی مین کچھ بھی دخل نہین تو پھر
عیسائیون کا چال چلن کیونکر درست رہ سکتا ہے جبکہ چوری اور زنا سے پرہیز کرنا موجب ثواب نہین
تو پھر یہ دونو فعل موجب مواخذہ بھی نہین اب معلوم ہوا کہ عیسائیون کا بیباک ہو کر بدکاریون مین پڑنا اِسی
اصول کے تحریک سے ہے بلکہ اس اصول کے بنا پر قتل و نیز حلف دروغی سب کچھ کر سکتے ہین کفارہ جو کافی
اور ہر یک بدی کا مٹانے والا ہوا - حیف ایسے دین و مذہب پر *

اب سمجھنا چاہیے کہ اَبّ یا باپ کا لفظ جسکو ناحق بے ادبی کی راہ سے عیسائی نادان
خدا تعالیٰ پر اطلاق کرتے ہیں **لغات مشترکہ** مین سے ہے یعنی اُن عربی لفظون میں سے ہے
جو تمام اُن زبانون مین پائے جاتے ہین جو عربی کی شاخین ہین اور تھوڑے تغیر و تبدل سے
انہین موجود ہین چنانچہ درحقیقت **فادر** اور **پتا** اور **باپ** اور **پدر** وغیرہ اسی عربی لفظ کی خراب شدہ
صورتین ہین جسکو ہم انشاء اللہ اپنے محل پر بیان کرینگے اور لغت کی رو سے یہ لفظ چار مادون کے
لحاظ سے بنایا گیا ہے -

(۱) **اباء** سے کیونکہ اباء اس پانی کو کہتے ہیں جو ختم نہ ہو چونکہ نطفہ کا پانی مدت دراز تک مرد مین
پیدا ہوتا رہتا ہے اور اسی پانی سے حکیم ذوالجلال بچہ پیدا کرتا ہے اسلئے اس پانی کا منبع **اب** کے
نام سے موسوم ہوا اسی لحاظ سے عرب کے لوگ عورت کی شرمگاہ کو بھی **ابو دارس** کہتے ہین
اور دارس حیض کا نام ہے یعنی حیض کا باپ چونکہ حیض بھی ایک مدت دراز تک منقطع نہین ہوتا

اِسلئے اُسکو بہی بطریق مجاز ایک پانی تصور کرکے عورت کی شرمگاہ کا نام ابو دارس رکہا گیا ہے گویا وہ بہی ایک کنوان ہے جسکا پانی منقطع نہین ہوتا اور **دوسری ابی** کے لفظ سے نکالا گیا ہے کیونکہ ابی کے معنی لغت مین رُک جانے اور بس کرجانیکے بہی ہین چونکہ اِس کام مین نر جو باپ کہلاتا ہے صِرف نطفہ ڈالنے پر بس کرجاتا ہے اور آگے اُسکا کوئی کام نہین بلکہ **اُم** جسکے معنی اَبْ کی نسبت بہت وسیع ہین اپنے رحم مین اُس نطفہ کو لیتی ہے اور اسی کے خون سے وہ لطفہ پرورش پاتا ہے پس اَبْ کی وجہ تسمیہ میں یہ امر بہی ملحوظ ہے - **تیسرے** ابا کے لفظ سے مشتق ہے کیونکہ ابا سرکنڈہ کو کہتے ہین - چونکہ نر کا عضو تناسل سرکنڈے سے مشابہت رکہتا ہے اِسلئے اسکا نام اب یعنے **باپ** ہوا - **چوتھی - ابی** کے لفظ سے جو سقوط اشتہا کو کہتے ہین چونکہ فراغت کے بعد مرد کی خواہش منقطع ہوجاتی ہے اِسلئے یہ جزو بہی وجہ تسمیہ اَبْ مین ماخوذ ہے -

غرض یہ چار جزو ہین جو اُس قانون قدرت مین پائی جاتی ہین جو باپ کے متعلق ہے لہذا انہین کے بنا پر **اب** کا نام اب رکہا گیا - اور جبکہ اب کا وجہ تسمیہ معلوم ہوچکا تو دوسری زبانون مین جو اُسکے عوض مین نام بولا جاتا ہے جیساکہ باپ یا فادر یا پدر یا پتا وغیرہ انکی وجوہ تسمیہ بہی ساتہہ ہی معلوم ہوگئی کیونکہ وہ سب اسی زبان سے نکلی ہین اور وہ الفاظ بہی درحقیقت عربی بگڑی ہوئی ہے - اب ذرا **شرم اور حیا** سے سوچنا چاہئے کہ کیا ایسا لفظ جسکی وجوہ تسمیہ یہ ہین خدا تعالی پر اطلاق کرسکتے ہین -

اور اگر یہہ سوال ہو کہ پہر پہلی کتابون نے کیون اطلاق کیا تو اِسکا جواب یہ ہے کہ اول تو وہ تمام کتابین محرف و مبدل ہین اور اُن کا ایسا بیان جو حق اور حقیقت کے برخلاف ہو ہرگز پذیرائی کے لائق نہین کیونکہ اب وہ کتابین **ایک گندے کیچڑ** کیطرح ہین - جس سے پاک طبع انسان کو پرہیز کرنا چاہئے اور پہر اگر فرض بہی کرلین کہ توریت مین بعض جگہ ایسے لفظ موجود تہے تو ممکن ہے کہ انکے اور بہی معنے ہون جو باپ کے معنی سے بالکل مخالف ہون - کیونکہ الفاظ کے معنون مین وسعت ہوا کرتی ہے پہر اگر قبول بہی کرین کہ اس لغت کے ایک ہی معنے ہین تو اُسوقت یہ جواب ہوسکتا ہے کہ چونکہ بنی اسرائیل اور بعد مین اُنکی اور شاخین اُس زمانہ مین نہایت تنزل کی حالت مین تہین اور وحشیون کیطرح وہ زندگی بسر کرتی تہی اور اس پاک اور کامل معنی کو نہین سمجہتی تہی جو **رَبْ** کے مفہوم مین ہے اِسلئے الہام الٰہی نے انکی پست حالت کے موافق ایسے لفظون سے انکو سمجہایا جکو وہ بخوبی سمجہہ سکتے تہے اور اسکی ایسی ہی مثال ہے

جیساکہ توریت میں عالم معاد کی اچھی طرح تصریح نہین کیگئی اور دنیا کے آرامون کی طمع دیگئی اور دُنیا
کی آفتون سے ڈرایا گیا کیونکہ اُسوقت وہ قومین عالم معاد کی تفاصیل کو سمجھ نہین سکتی تہین پس جیساکہ
اس اجمال کا یہ نتیجہ ہوا کہ ایک قوم قیامت کی منکر یہود مین پیدا ہوگئی ایسا ہی باپ کے لفظ کا آخر کار
یہ نتیجہ ہوا کہ ایک نادان قوم یعنی عیسائیون نے ایک **عاجز بندہ کو خدا بنا دیا**
مگر یہ تمام محاورات تنزل کے طور پر تہے چونکہ ان کتابون کی تعلیم محدود تہی اور خدا تعالی کے علم مین وہ
تمام تعلیمین جلد منسوخ ہونے والی تہین - اِسلئے ایسے محاورات ایک سفلہ اور پست خیال قوم کے لئے
جایز رکہے گئے - اور پہر جب وہ کتاب دنیا مین آئی جو **حقیقی نور** دکہلاتی ہے تو اُس روشنی کی
کچہہ حاجت رہی جو تاریکی سے ملی ہوئی تہی اور زمانہ اپنی اصلی حالت کیطرف رجوع کر آیا اور تمام الفاظ
اپنی اصل حقیقت پر آگئے یہی بہید تہا کہ قران کریم بلاغت فصاحت کا اعجاز لیکر آیا کیونکہ دنیا کو سخت
حاجت تہی کہ زبان کی اصل وضع کا علم حاصل ہو - پس **قران کریم** نے **ہر ایک لفظ** کو
اُسکے محل پر رکہہ کر دکہلا دیا اور **بلاغت** اور فصاحت کو ایسے طور سے کہولدیا کہ وہ بلاغت
اور فصاحت دین کی **دو آنکہیں** بنگئین - پہلی قومین اِس بات سے بہت ہی غفلت مین رہین
کہ وہ زبان کو دینی اسرار کے حل کرنیکی خادم بناتین - لیکن وہ اسمین بے اختیار اور مجبور بہی تہی
کیونکہ اُنکے پاس صرف بگڑی ہوئین اور خراب حالت کی زبانین تہین جو **مفردات** اور
اسماء کی وجوہ تسمیہ بیان کرنے میں گونگی تہین مفردات کا کچہہ نظام نہ تہا اطراد مواد کا
کچہہ بھی سرمایہ نہ تہا - ایک گری ہوئی **عمارت** کیطرح **اینٹین** پڑی تہین جنکی ترتیب
طبعی کا کوئی بہی نشان باقی نہ تہا پس انکو ایسی نالایق زبانین کیونکر علم الہیات مین مدد دیسکتی تہین اِسلئے وہ
تمام قومین ہلاک ہوگئین پہر قران کریم ایک ایسی کامل زبان مین نازل ہوا جسمین یہ سارا سامان نظام موجود تہا
اِسلئے دین اسلام بگڑنیسے محفوظ رہا - اور خدائے قادر کی جگہ مخلوق نے نہیں لی

اب اسکے بعد اگرچہ ہمارا ارادہ تہا کہ چند اور کلمات کی بہی تشریح کیجائے اور دکہلایا جائے کہ عربی کے
مفردات کس قدر حقایق عالیہ اپنے اندر رکہتے ہین مگر افسوس کہ طول کے خوف سے بالفعل ہم اِس مضمون کو اِسی جگہ
چہوڑتے ہین لیکن یہ تین سو لفظ جو ہم لکہہ چکے ہین یہ اِسی غرض سے لکہے گئے ہین تا ہمارے مخالف بہی ایسی ہی عبارتین اپنی
اپنی زبانون مین بنا کر مثلاً ایسا ہی خطبہ اور اُس کے بعد ایسی ہی تمہید کلمات مفردہ مین ہمکو لکہہ کر دکہلا دین تا ہم بہی دیکہین کہ انکے
پاس کسقدر مفردات ہین اور وہ اپنے مفردات کو کسی امر کے بیانمین کہانتک نباہ سکتے ہین اور مفردات کا نظام اپنے پاس رکہتے ہین یا یون ہی لاف و گزاف ہے ٭

اِس جگہ ہم میکسملر کے بعض شُبہات اور وساوس کو بھی دور کرنا قرین مصلحت سمجھتے ہیں جو اُنھوں نے اپنی کتاب لیکچر جلد اول علم اللسان کی بحث کے نیچے لکھے ہین چنانچہ بطرز **قولہ** واقول کے ذیل میں تحریر ہیں

قولہ ترقی علم کے موانعات مین سے ایک یہ بھی ہی کہ بعض قومون نے دوسری قومون کو استخفاف اور تحقیر کی نگہ سے دیکھنے کیلئے اُنکی نسبت حقارت آمیز القاب تراشے اِسلیئے وہ اُن محقر قومون کی لغات کے سیکھنے سے قاصر رہے اور جبتک یہ الفاظ جنگلی اور عجمی کہنے کے انسان کی لغات اور فرہنگ سے نہ نکالے گئے اور بجائے اسکے لفظ برادر قایم نہ ہوا ایساہی جبتک تمام قومون کا یہ استحقاق تسلیم نہ کیا گیا کہ وہ ایک ہی نوع یا جنس کے ہین اُس وقت تک ہمارے اِس علم اللسان کا آغاز نہ ہوا۔ **اقول** صاحب راقم کی اس تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ دراصل اُنکو اہل عرب پر اعتراض ہے اور وہ خیال کرتے ہیں کہ عرب کے لوگ جو دوسری زبان والون کو عجمی بولتے ہین یہ لفظ محض بخل اور تعصب کے راہ سے دوسری قومون کی تحقیر کی غرض سے تراشا گیا ہی لیکن یہ غلطی محض اسوجہ سے پیدا ہوئی ہے کہ اُنکی عیسائیت کا بخل اُنکو اس بات کی دریافت سے مانع ہوا کہ آیا عجم اور عرب کا لفظ انسانکی طرف سے یا خدا تعالی کیطرف سے ہے حالانکہ وہ اپنی کتاب مین خود اقرار کر چکے ہین کہ مفردات زبان کا اپنی طرف سے بنا لینا کسی انسان کا کام نہین۔ اب ہم اُنپر اور اُنکے ہمخیالون پر واضح کرتے ہین کہ زبان عرب میں دو لفظ ہین جو ایکدوسریکے مقابل پر واقع ہین۔ ایک تو عرب جس کے معنی فصیح اور بلیغ کے ہیں اور دوسرا عجم جو اسکے مقابل پر واقع ہے جسکے معنے غیر فصیح اور بستہ زبان ہے اگر میکسملر صاحب کے خیال مین یہ دو لفظ قدیم نہین ہین اور اسلام نے ہی بخل کے راہ سے انکو ایجاد کیا ہے تو انکو اُن لفظون کا نشان دینا چاہیئے جو انکی رائے میں اصلی لفظ تھے کیونکہ یہ تو ممکن نہین کہ کسی قوم کا قدیم سے کوئی بھی نام نہ ہو اور جب قدیم ماننا پڑا تو ثابت ہوا کہ یہ انسانی بناوٹ نہین بلکہ وہ قادر عالم الغیب جس نے مختلف استعدادون کے ساتھ انسانون کو پیدا کیا ہے اُس نے مختلف لیاقتون کے لحاظ سے یہ دو نام آپ مقرر کر دئے ہین۔ پھر دوسری دلیل یہ بھی ہی کہ اگر یہ دو نام عرب اور عجم کسی انسان نے محض تعصب اور تحقیر کے لحاظ سے آپ ہی گھڑ لئے ہین تو بلاشبہ یہ واقعات کے برخلاف ہونگے اور محض دروغ بیفروغ ہوگا لیکن ہم اس کتاب مین ثابت کر چکے ہین کہ عرب کا لفظ درحقیقت اسم بامسمی ہے اور واقعی طور پر یہ بات سچ ہے کہ زبان عربی اپنے نظام مفردات اور لطافت ترکیب اور دیگر عجائب و غرایب کے لحاظ سے ایسے اعلے مقام کے مرتبہ پر ہے کہ یہی کہنا پڑتا ہے کہ دوسری زبانین اسکے مقابل پر گونگے کیطرح ہین اور نہ صرف یہی بلکہ جب ہم دیکھتے ہیں کہ دوسری تمام زبانین جمادات کی طرح بیحس و حرکت پڑی ہین اور اطراد مواد کی حرکت ایسی اُنسے مفقود ہی کہ گویا وہ بالکل بیجان ہین تو ہمین مجبوری

یہ ماننا پڑتا ہے کہ درحقیقت وہ زبانین نہایت تنزل کی حالتمین ہین اور عربی زبان مین یہ بات نہایت نرم لفظون مین کہی گئی ہے کہ عرب کے مقابل کے لوگون کا نام عجم ہے ورنہ اس نام کا استحقاق بہی اُن زبانون اور ان لوگون کو حاصل نہ ہوتا اور اگر ٹہیک ٹہیک اُن کے تنزل کا حال ظاہر کیا جاتا تو یہ لفظ نہایت موزون تہا کہ اُن زبانون کا نام مردہ زبانین رکہا جاتا بہرحال اب ہم اس مقدمہ کو صرف دعوی کی صورت مین پیش نہین کرتے ہم نے اِس جہگڑے کے طے کیلئے **پانچہزار روپیہ کا اشتہار** اس کتاب کے ساتھ شائع کیا ہے پس اگر کوئی اس بیان کا مکذب ہے میکسملر ہوں یا کوئی اور ہو تو اُنکے لئے سیدہی راہ یہی ہے کہ وہ اپنی اس لاف وگزاف کو دلایل شافیہ کے ساتھ ثابت کرکے دکہلادین اور پانچہزار روپیہ نقد ہم سے لیلین۔ اور ہمین میکسمولر صاحب پر نہایت افسوس ہے کہ اُنہون نے عیسائی کہلا کر اپنی کُتب مقدسہ کے برخلاف اعتراض پیش کر دیا ہے کیونکہ انکی مقدس کتابون نے عرب کے نام کو عرب کے لفظ سے ہی بیان کیا ہے* کیا اُن کو اس جوش تعصب کے وقت انجیل بہی یاد نہ رہی۔ رسولون کے اعمال کو دیکہین کہ اُن کے خدا نے عرب کے لفظ کو عرب کے نام سے ہی یاد کیا ہے پس جبکہ انکی مقدس کتابین بہی عرب کے لفظ کی وہ عزت بحال رکہتی ہین جس کے مقابل پر عجم واقع ہے تو بڑا افسوس ہے کہ اُنہون نے عیسائی کہلا کر اس نام کی عزت کو قبول کرنا ناگوار سمجہا ہے اور نیز مقابل کے نام کو بہی تسلیم نہین کیا انکو سوچنا چاہیے تہا کہ انکی مقدس کتابون نے عرب کے اس پاک مفہوم کو تصدیق کر لیا ہے یعنی تو عرب کو عرب کے نام سے ہی جو فصاحت کی خصوصیت کی طرف اشارہ کر رہا ہے جابجا موسوم کیا ہے چنانچہ انجیل کے وجود سے پہلے بائبل مین بہی جابجا عرب کا لفظ موجود ہے اور جن نبیون نے عرب کے بارے مین نبوت کی ہے اُنہون نے عرب کا لفظ استعمال کیا ہے اگر عرب کا لفظ خداتعالی کیطرف سے نہین تو لازم آئیگا کہ انجیل اور تمام وہ کتابین جو کتب مقدسہ کہلاتی ہین خداتعالی کیطرف سے نہین تو اس صورتمین اس تخل کیوجہ سے ان تمام کتابون کو چہوڑنا پڑیگا۔

قولہ میرے نزدیک واقعی آغاز علم اللسان کا پنتیکوست کے پہلے روز سے ہوا۔ **اقول**۔ چونکہ رسولون کے اعمال مین حواریون کا طرح طرح کی بولی بولنا لکہا ہے اسلئے میکسمولر صاحب اس سے حجت پکڑتے ہین کہ بولیون کی تحقیق کی بناء عیسائی مذہب نے ڈالی ہے۔ اب اہل نظر سوچین کہ صاحب راقم ایسے بے اصل کلمات کے ساتھ کس قدر تعصب سے کام لے رہے ہین یہ بات سوچنے کے لایق ہے کہ اعمال کے دوسرے باب مین اس بات کی تصریح کی ہے کہ حواریون نے اُس روز وہی بولیان بولین جو یروشلم کے یہودی بولتے تہے یہ نہین لکہا کہ اُنہون نے اُسوقت چینی زبان یا سنسکرت یا جاپان کی بولی مین باتین کرنا شروع کر دیا تہا بلکہ صاف لکہا ہے کہ اُن تمام بولیون کو یہودی سمجہتے تہے کیونکہ یروشلم مین وہ سب بولیان بولی جاتی تہین پس اس صورت مین حواریون کی کرامات کیا ہوئی بلکہ ایسی باتون کا اس زمانہ مین پیش کرنا قابل شرم ہے کیا ممکن نہین کہ وہ بولیان جو اُسی شہر مین حواریون کی قوم اور برادری مین بکثرت مستعمل تہین حواریون کو بہی یاد ہون جبکہ ایک ہی قوم ایک ہی شہر ایک ہی برادری تہی اور تمدن کا سلسلہ چاہتا تہا کہ بوجہ رشتہ اور تعلق اور دن رات کی ملاقات و معاملات کے بعض بعض کی بولیون سے واقف ہو جائین تو اس بات مین کونسا استبعاد ہے کہ حواری بہی اپنے عزیز بہائیون کی بولیون سے واقف ہون پس ایسی کرامت اُس کرامت سے کچہ زیادہ معلوم نہین ہوتی کہ جولاہور کے سادہو بہی کہلا کر دکہاتے ہین ہان اگر میکسملر یہ لکہتے کہ علم اللسان کا آغاز مسیح کے جانی دشمنون سے ہوا ہے اور اُنہون نے اول اول اسکی بنا ڈالی تو یہ بات

ذی عظمة - نرجو فضله ولنطلب رحمه وهو ارحم الراحمين وانا شرعنا باسمه

کی کچھ بھی توانائی نہیں - ہم اسکے فضل کو ڈھونڈتے ہیں اور اسکے رحم کو طلب کرتے ہیں اور وہ ارحم الراحمین ہے اور ہم نے اسکے نام سے

ونختم انشاء الله بفضله وهو خير المتفضلين - وهو المولى المعين فاياه نعبد

شروع کیا ہے اور انشاء اللہ اسکے فضل سے ختم کرینگے اور وہ سب فضل کرنیوالوں سے بہتر ہے اور وہ مدد کرنیوالا ہے پس ہم اسی کی

واياه نستعين ونريد ان نزين محامده على راحلة قصيدة* ونزينها بزهر اشعار جديدة

پرستش کرتے اور اسکی مدد چاہتے ہیں اور ہم ارادہ کرتے ہیں کہ اسکی محامد کو ایک قصیدہ کی سواری پر چڑھاویں اور ان محامد کو تازہ شعروں کے

مع نعت رسول هادی كل نفس سعيدة لعل الله يقبل هذه الهدية ويجعل فی كتابی

پھولوں سے روشن کریں اس امید سے کہ خدا تعالی اس ہدیہ کو قبول فرماوے اور اس کتاب میں برکت رکھ دیوے اور جو

البركة والله يعطى من يطلب فبشرى للطالبين *

ڈھونڈھتا ہے خدا اسے دیتا ہے سو ڈھونڈھنے والوں کو خوشخبری ہو

القصيدة فی حمد حضرة العزة ونعت خير البرية ﷺ

قصیدہ جناب باری کے حمد اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں

يامن احاط الخلق بالآلاءِ　　نثنی عليك وليس حول ثناءِ
انظر الیّ برحمة وعطوفة　　یا ملجئی یا کاشف الغماءِ
انت الملاذ وانت کهف نفوسنا　　فی هذه الدنیا وبعد فناءِ
انّا رئینا فی الظلام مصیبة　　فارحم وانزلنا بدار ضیاءِ
تعفو عن الذنب العظیم بتوبة　　تنجی رقاب الناس من اعباءِ
انت المراد وانت مطلب مهجتی　　وعلیك کل توکلی ورجائی
اعطیتنی کاس المحبة ریقها　　فشربت روحاً علی روحاءِ
انی اموت ولا یموت محبتی　　یدری بذکرك فی التراب ندائی
ماشاهدت عینی کمثلك محسناً　　یا واسع المعروف ذا النعماءِ
انت الذی قد کان مقصد مهجتی　　فی کل رشح القلم والاملاءِ
لما رئیت کمال لطفك والندا　　ذهب البلاء فما احس بلائی
انی ترکت النفس مع جذباتها　　لما اتانی طالب الطلباءِ
متنا بموت لا یراه عدوّنا　　بعدت جنازتنا من الاحیاءِ
لو لم یکن رحم المهیمن کافلی　　کادت تعفّینی سیول بکائی

* یہ قصیدہ بروز دوشنبہ ۱۵ جولائی ۱۸۹۵ع کو قریباً ۱۱ بجے دن کے شروع کیا گیا اور بعد عصر اسی دن وقت پانچ بجے سے پہلے ختم ہو گیا فذلک فضل اللہ وتائیدہ الخارق للعادۃ - منہ

تتلو ضياء الحق عند وضوحه　　لسنا بمبتاع الدجى ببراءِ

نفسى نأت عن كل ما هو مظلم　　فانخت عند منورى وجنائى

لما رئيت النفس سدّ محجتى　　اسلمتها كالميت فى البيداءِ

انى شربت كئوس موت للهدى　　فرئيت بعد الموت عين بقائى

فقدت مرادا تى بزمن لذاذة　　فوجدتها فى فرقة وصلاءِ

لولا من الرحمن مصباح الهدى　　كانت زجاجتنا بغير صفاء

انى ارى فضل الكريم احاطنى　　فى النشأة الاخرى وفى الابداء

الله اعطانى حدايق علمه　　لولا العناية كنت كالسفهاءِ

وقد اقتضت زفرات مرضى مقدمى　　فحضرت حما الكئوس شفاء

الله خلاقى ومهجة مهجتى　　حِبٌّ فدته النفس كل فداء

وله التفرد فى المحامد كلها　　وله علاء فوق كل علاء

فانهض له انكنت تعرف قدره　　واسبق ببذل النفس والاعداء

ملكوته تبغى بقوة ذاته　　وله التقدس والعلى بغناء

غلبت على قلبى محبت وجهه　　حتى رميت النفس بالالغاءِ

وارى الوداد انار باطن باطنى　　وارى التعشق لاح فى سيمائى

ما بقى فى قلبى سواه تصورا　　غمرت ايادى الله وحه رجائى

هو جاء الفتنه اثارت حرقتى　　فغدا حبانى صولت الهيجاء

ابرى الهموم بمشرفية فضله　　والله كاف لى ونعم الراعى

ما شئم انفى مرغما فى مشهد　　واثرت نقع الموت فى الاعداء

يارب آمنا بانك واحد　　رب السماء وخالق الغبراء

آمنت بالكتب التى انزلتها　　وبكل ما اخبرت من انباء

يا ملجائى ادرك فانك موئلى　　يا كهفى اعصمنى من الشنعاء

يارب ايدنى بفضلك وانتقم　　ممن يدس الدين تحت عفاء

لا يعلمون نكات دين المصطفى　　وتهالكوا فى بخلهم ورياءِ

يوذوننى قوم اضاعوا دينهم　　نجس المقاصد مظلم الآراء

خشوا ولا يخشى الرجال شجاعة　　فى نائبات الدهر والهيجاءِ

زمع الاناس يملقون كثعلب　　يوذوننى بحوب وسواءِ

حسد وافسبوا حاسد نزولم نزل ... ذوالفضل يحسده ذوو الاهواء
صالوا بابداء النواجذ كالعدا ... لمقالة ابن بطالة ووشاء
ان اللئام يكفرون وذمهم ... ما زادني الا مقام سناء
نضوا السباب ثياب تقوى كلهم ... ما بقي الا لبسة الاغواء
ما ان ارى غير العمائم واللحى ... او انفا زاغت بفرط مراء
وارى تغيظهم يفور كالجة ... موج كموج البحر في الغلواء
كلم اللئام اسنة مذروبة ... اعري بواطنهم لباس عواء
من مخبر عن ذلتي ومصيبتي ... مولاي ختم الرسل اهل رباء
يا طيب الاخلاق والاسماء ... جئناك مظلومين من جهلاء
ان المحبة لا تضاع وتشترى ... انا نحبك يا ذكاء سخاء
انت الذي جمع المحاسن كلها ... انت الذي قد جاء للاحياء
انت الذي ترك الهدون لربه ... وتخير المولى على الحوباء
يا كنز نعم الله والالاء ... يسعى اليك الخلق للاثراء
يا بدر نور الله والعرفان ... تهوي اليك قلوب اهل صفاء
يا شمسنا يا مبدء الانوار ... نورت وجه المدن والبيداء
اني ارى في وجهك المتهلل ... شانا يفوق شيون وجه ذكاء
ما جئتنا في غير وقت ضرورة ... قد جئت مثل المزن في الرمضاء
اني رئيت الوجه وجه محمد ... وجه كبدر الليلة البلماء
شمس الهدى طلعت لنا من مكتا ... عين الندا نبعت لنا بحراء
ضاهت اياة الشمس بعض ضيائه ... فاذا رئيت فهاج منه بكائي
اعلى المهيمن همنا في دينه ... نبني منازلنا على الجوزاء
نسعى كفتيان بدين محمد ... لسنا كرجل فاقد الاعضاء
نلنا ثريا السماء وسمكه ... لنرد ايمانا الى الصيداء
انا جعلنا كالسيوف فندمغ ... رأس اللئام وهامة الاعداء
واها لاصحاب النبي وجنده ... حفدوا اليه بشدة ورخاء
غمسوا ببركات النبي وفيضه ... في النور بعد تمزق الاهواء
قاموا باقدام الرسول بغزوة ... حضروا جناب اما منا الفداء

ندم الرجال لصدقهم فی حبهم ... تحت السیوف ارتق کالاطلاء
بلغ القلوب الی الحناجر کربة ... فتخیروا لله کل عناء
دخلوا حدیقة ملة غراء ... عذب الموارد مثمر الشجراء
وفنوا بحب المصطفی فبحبه ... قطعوا من الاٰباء والابناء
قبلوا لدین الله کل مصیبة ... حتی رضوا بمصائب الاحلاء
قد اثروا وجه النبی ونوره ... وتباعدوا من صحبة الرفقاء
فی وقت ظلمات المفاسد نوروا ... وجدوا السنا فی اللیلة اللیلاء
نهب اللئام نشوبهم فملیکهم ... اعطی جواهر حکمة وضیاء
واهاً لهم قتلوا لعزة ربهم ... ما نواله بصداقت وصفاء
شهدوا المعارک کلها حتی قضوا ... لرضا المهیمن نحبهم بوفاء
ما فارقوا سبل الهدی وتخیروا ... جور العدا وبوائق الهیجاء
هذا رسول قد اتینا بابه ... بمحبة والطاعة ورضاء
یا لیت شق جنانی المتموج ... لاذی الخلائق بحرها کالماء
انا قصدنا ظله بهواجر ... کالطیر اذ یأوی الی الدفواء
یا من یکذب دیننا ونبینا ... وتسب وحب المصطفی بجفاء
والله لست بباسل یوم الوغی ... ان لم اشن علیک یا ابن بغاء
انا نشاهد حسنه وجماله ... وملاحة فی مقلة کحلاء
بدر من الله الکریم بفضله ... والبدر لا یغسو بلغی ضراء
لا یبصر الکفار نور جماله ... والموت خیر من حیات عشاء
انا براء فی مناهج دینه ... من کل زندیق عدو دهاء
نختار آثار النبی وامره ... نقفو کتاب الله لا الآراء
یا مکفری ان العواقب للتقی ... فانظر مآل الامر کالعقلاء
انی اراک تمیس بالخیلاء ... انسیت یوم الطعن والاسراء
تب ایها الغالی وتأتی ساعة ... تمسی تعض یمینک الشلاء
افتضربن علی الصفات زجاجة ... هون علیک ولا تمت بإباء
غرتک اقوال بغیر بصیرة ... سترت علیک حقیقة الانباء
ان السموم لشر ما فی العالم ... ومن السموم غوائل الآراء
جاوزت بالتکفیر عرصات التقی ... اشققت قلبی او رأیت خفائی
تأتیک آیاتی فتعرف وجهها ... فاصبر ولا تترک طریق حیاء
ان المقرب لا یضاع بفتنة ... والاجر یکتب عند کل بلاء
یا ربنا افتح بیننا بکرامة ... یا من یری قلبی ولب لحائی
یا من اری ابوابه مفتوحة ... للسائلین فلا ترد دعائی

المقدمۃ

فی ذکر اسباب تالیف الکتاب
و بیانِ ما علمنا من اللہ الوھاب

اعلم حفظك الله القيّوم - وايّدك فی خيرٍ تروم - انّ هٰذا

اے پڑھنے والے اِس کتاب کے خدائے قیوم تجھے غلطیوں سے نگاہ رکھے اور ہر ایک نیک مقصد میں تیرا مددگار ہو جاوے

الزّمان هو الزمان الظلوم كانه اليوم المسموم - او البلاد الجروم -

کہ یہ زمانہ نہایت ستمگار زمانہ ہے　گویا وہ ایک نہایت گرم دن ہے یا ایسا ملک ہے جسمیں سخت گرمی پڑتی ہو

ضاعت فيه المعارف و العلوم - وشاعت البدعات و الرسوم -

اس زمانہ میں علم اور معارف ضائع ہو گئے　اور رسوم اور بدعات پھیل گئے

وخلصت للدّنيا الهمم و الهموم - وحمئت بئار الطبائع ونزح

اور سارے غم اور ساری ہمتیں دنیا کیلئے خالص ہو گئیں　اور طبیعتوں کے کوئیں میں سیاہ مٹی

الجموم - وحسبوا الزّقوم كانه الزّقوم - وقلّ المؤمنون وكثر اللئام

پڑ گئی اور بہت پانی والا کنواں خشک ہو گیا اور اس زمانہ کے لوگوں نے درخت زقوم کو ایسا سمجھ لیا کہ گویا وہ کھجوریں اور

الخصوم - وجعلو المسيح الٰهاً وقد رأوا انه المسكين الجهوم

اور مسیح کو خدا بنا دیا حالانکہ جانتے تھے کہ وہ مسکین اور عاجز ہے -

وكذٰلك جاءت الايام الحسوم فنشكوا الى الله رب العٰلمين

اور اسی طرح ایسے ہی منحوس دن متواتر آگئے سو ہم یہ گلہ جناب الٰہی میں کرتے ہیں جو رب العالمین ہے

والذي نور الشهب وازجى للمطر السحب وخلق السمٰوٰت طباقاً

اور اس خدا کی قسم ہے جسنے ستارونکو روشن کیا اور بارش کیلئے بادلوں کو چلایا اور آسمانوں کو طبقہ بعد طبقہ بنایا

وطبقها اشراقاً - ان الظلمت كثرت في هذا الزمان - وحلت في

اور ان کو روشنی سے بھر دیا کہ یہ بات درحقیقت سچ ہے کہ اس زمانہ میں تاریکی بہت زیادہ ہو گئی ہے اور مردوں اور

جذر قلوب الرجال والنسوان - ومالت الطبائع الى الضيم والزور

عورتوں کے دلوں کے اندر بیٹھ گئی ہے اور طبیعتیں ظلم اور جھوٹھ کی طرف میل کر گئیں -

واختارت سبل الفسق والفجور - وترك الناس طرق الديانة

اور بدکاری اور دروغ اور بے اعتدالی کے طریقوں کو اختیار کر لیا ہے اور لوگوں نے دیانت اور امانت کی

والامانة - ورضوا بانواع الفرية والخيانة وقلبوا امور الدين -

طریق کو چھوڑ دیا ہے - اور جھوٹھ اور خیانت پر راضی ہو گئے ہیں - اور دین کے احکام کو بدل ڈالا ہے

يتخذون الجد عبثاً - ويحسبون التبرج خيشاً - ولا يمشون الا زائغين

حق اور حکمت کی باتوں کو عبث سمجھتے ہیں اور سونیکو ایک میل قرار دے رہے ہیں اور جب چلتے ہیں تو ٹیڑھے چلتے ہیں

سلب منهم الفهم الذى يصقل الخواطر ويدرى الجهام والماطر

انکا وہ فہم ہی جاتا رہا جو دلوں کو صاف کرتا اور برسنے والے اور نا برسنے والے بادل کے

فبرزوا كالانعام راتعين لا يعرفون الزمان والوقت الذي

نشان معلوم کر لیتا ہے سو وہ چارپایوں کیطرح صرف چرنیوالے ہی ثابت ہوئے زمانہ کو نہیں پہچانتے

قد حان - ولا يسلكون مسلك الحق والحقيقة - ولا يستقرون

اور نہ اُس وقت کو کہ آگیا - وہ حق اور حقیقت کی راہوں پر نہیں چلتے اور اس راہ کی کنجی کو نہیں

مفتاح الطريقة ولا يتدبرون القرآن منصفين - ولا يستوكفون

ڈھونڈتے اور قرآن مین منصفون کی طرح نہین سوچتے - اور الہی فیضان کے مینہ

صيّب الفيضان ويتيهون فی موماة الخسران كالعمين - يوذون

کا برسنا نہین چاہتے اور زیان کاری کے ایسے جنگلو نہین پہرتے ہین جنمین نہ دانہ نہ پانی ہی - تیز

بحدة الكلمات ولا كحد الظباة - ولا يبالون مكانة الصادقين -

کلمون کے ساتھ دکھہ دیتے ہین اور وہ کلمے ایسے تیز نہین جیسا کہ تلوارین بلکہ اُنسے بڑہکر ہین اور یہ لوگ سچون کی شانکی

واذا قيل لهم لا تفسدوا - واتقوا الله واهتدوا - قالوا انما نحن

کچھہ پرواہ نہین کہتے - اور جب کہا جائے کہ فساد مت کرو اور خدا سے ڈرو اور ہدایت پذیر ہو جاؤ - تو ان کا جواب یہ ہے کہ ہم تو

اول المصلحين - فبما كانوا يكذبون - ولا يتركون الفساد ويزوّرون -

اول درجہ کے مصلح ہین پس اِسلئے کہ وہ جہوٹھ بولتے ہین اور فساد کو نہین چھوڑتے اور جہوٹھ کی بندشون

ختم الله على قلوبهم - وسقاهم سمّ ذنوبهم فما وُفّقوا وصاروا

مین مشغول ہین خدا نے اُن کے دلون پر مہر لگا دی اور اُنہین کے گناہونکی زہر اُنہین پلا دی پس وہ توفیق یاب ہو کر

من الهالكين - وقد نُصحوا فما اكدى النصيحة - ووُعِظوا فما نفع الموعظة

اور ہلاک ہو گئے اور اُنکو نصیحت کیگئی پس نصیحت نے کچھہ فایدہ نہ بخشا اور اُنکو وعظ کیا گیا مگر وعظ نے کچھہ نفع ندیا

وما اروا الا عنادا وما زادوا الا فسادا وترٰهم يعثون فی

اور اُنہون نے بجز عناد کے کچھہ نہ دکھلایا اور بجز فساد کے کچھہ زیادہ نکیا - اور تو دیکھتا ہے کہ وہ زمین پر فساد

الارض مفسدين - نسلوا من كل حدبٍ وصاروا سبب كل

کرتے پہرتے ہین - ہر ایک بلندی سے وہ دوڑے اور ہر ایک ماتم کا وہ سبب

ندبٍ - وساروا على نجبٍ صلاب يدين - واشاعوا الفسق والفجور و

ہوئے اور شکار مارنیکے لئے جلدی جلدی اُنہون نے قدم اُٹھائے اور اُنہون نے بدکاری اور بیحیائی اور

الكذب والزور - بما كانوا فاسقين - فلذالك ترى ان الامانة قلّت

جہوٹھ کو پہیلایا کیونکہ وہ خود بدکار تہے - اور اسی لئے تو دیکھتا ہے کہ امانت کم ہو گئی

والخیانۃ کثرت - والوقاحۃ افظعت - والضلالۃ ضنأت -

اور خیانت بہت ہوگئی اور بیحیائی حد سے زیادہ پہیلگئی اور گمراہی کے بہت سے بچے ہوگئے

وکلبۃ الفسق اجلت - وبغی الشر نسأت - وحامل المواعظ اینت

اور بدکاری کی کتیا اُٹہا مین آئی اور شرارت کے زانیہ کے معمولی دن ٹل گئے اور نصیحتون کی حاملہ اُلٹا جنی

وھجان الھجر سمنت - وعسبرۃ الحق عبطت - فما بکت علیہا عین

اور بیہودہ گوئی کی اونٹ موٹے کئے گئے - اور تیز رو اور نجیب اونٹنی سچائی کی باوجود جوانی اور تازگی اور صحت کے ذبح کیگئی -

وما ذرفت - بل دابۃ الباطل سرحت - فرعت حمی الحق حتی تضلعت

پس اُسپر کوئی بہی نہ رویا اور نہ آنسو بہائے بلکہ باطل کا ٹٹو چراگاہ مین چہوٹ گیا سو وہ سچائی کے مرغزار کو چر گیا یہانتک کہ اسکی کوکھ

فما منعہا احد بل ایدی المسلمین فُثئت - وسیوف العدا انطلقت فأخذ

پہر کسی نے اُسکو سپینے منع نہ کیا بلکہ مسلمانون کے ہاتہہ توڑے گئے اور دشمنون کی تلوارین میان سے باہر نکل آئین سو شریف

الاحرار ولحومہم سُفدت ثم نُدئت ثم خضمت وقضمت والقیامۃ قامت

آدمی پکڑے گئے اور اُن کے گوشت سیخون پر چڑہائے گئے پہر بریان کرنیکے لئے آگ پر رکہی گئی پہر انہون سے چبائے گئے اور پیسکر کہائے گئے

وھوجاء الفتن اشتدت - وسیل الشرور غلبت - وانکسر السکر والمصیبۃ

اور قیامت قایم ہوگئی اور شرارتون کا سیلاب غالب ہوا اور بند ٹوٹ گیا اور مصیبت بہاری

جلت - ونزلت النوازل وجبأت - وارض التقوی بُردت - وسماء

ہوگئی اور حوادث اُترے اور یکبارگی اُنہون نے اپکڑا اور تقوی کی زمین پر اولے پڑے - اور نیکی کا آسمان

الصلاح تغیمت والمعصیۃ امتدت ولیلتہا جتمت والذنوب

بادل کے نیچے چہپ گیا اور بدکاری بہت لمبی ہوگئی اور اسکی رات آدہی چلی گئی اور گناہون نے دہارا

اغارت وصالت حتی جنبت الصلاح واسعطت والنفوس ندت

مارا اور حملہ کیا یہانتک کہ نیکی کی پسلی توڑ ڈالی اور اسکی سینہ پر نیزہ مارا اور لوگ آوارہ اور بیقید

وعین الانصاف رمدت - وقروح الخبث تذیأت - وکل سلیطۃ

اور سرخود ہوگئے اور انصاف کی آنکہین مد کی بیماری میں مبتلا ہوئین اور پلیدی کے زخم بہت خراب ہوگئے

هرّت - والفتنة تفاقمت - وسهامها من كلّ جهة مطرت والخباثة

اور ہر ایک زبان دراز نے بدزبانی کی اور فتنہ بہت بڑھ گیا اور ہر ایک طرف سے اسکے تیر برسے اور پلیدی نے

تزوّجت فحملت ومثلها أجزعت - فجاءت بنات المتربة وتواردت -

نکاح کر لیا پس اُس سے حمل ٹھہر گیا اور اُس نے اپنی شکل جیسی لڑکیاں جنی پس وہ فقر و فاقہ ساتھ لائیں اور

والبلاد خربت - ورهام المصائب تصوّبت فما نجت نفس أيمنت

ملک ویران ہو گیا - اور مصیبتوں کے مینہ برسے پس اُن مصیبتوں سے کوئی شخص نجات نہ پا سکا خواہ وہ یمن کیطرف

أو أشأمت أو عرضت - وما عصمت من الفقر وإن طفلت وما تركها

گیا یا شام کیطرف یا مکہ اور مدینہ اور اُنکے گرد کے دیہات کو دیکھ کر واپس آیا اور کوئی فاقہ سے نہ بچا اگرچہ وہ چینہ یا مکی کا غلہ کھاتا رہا

العدا وإن بابات وكم من نفس ارتدت بعد ما هلهلت - وكفرت بعد ما

اور اسی اناج پر ہمیشہ کیلئے قناعت کی اور عہد کے طور پر اسی کا کھانا معمول رکھا اور دشمنوں نے اُسے چھوڑا اگرچہ اُسنے کہا کہ میرا باپ تمپر

آمنت وحمدلت - فرأينا في هذه الليلة الليلاء - ما عرفنا جهد البلاء

قربان ہو اور بہت سے مرتد ہو گئے اور بعد اسکے کہ وہ کہتے تھے کہ لا اله الا الله محمد رسول الله دین سے پھر گئے اور ایمان لائے اور الحمد لله کہنے کے

وقصصنا قصص الأعداء مسترجعين - محوقلين - والذين يقولون

بعد کافر ہو گئے سو ہم نے اس اندھیری رات میں وہ مصیبتیں دیکھیں جنہوں نے ہمیں سمجھا دیا کہ نہایت سخت بلا اسے کہتے ہیں اور ہم نے یہ سب قصے دشمنوں

أنا نحن علماء الإسلام - وفحول ملّة خير الأنام - فتراهم الكسالى الأكلين

کے اُٹھالئے نہیں لکھے جبکہ ہم انا لله وانا اليه راجعون کہتے تھے اور لا حول ولا قوة الا بالله پڑھتے تھے اور وہ لوگ جو کہتے ہیں جو ہم علماء اسلام

كالأنعام - لا ينصرون الحق بالأقوال والأقلام - إلا قليل من عباد الله

ہیں اور نبی کے دین کے ایک نر عالم ہیں سو ہم انکو ایک سست الوجود اور چارپایوں کیطرح کھانے پینے والے دیکھتے ہیں وہ اپنی باتوں اور قلموں سے

ذي الإكرام - وترى أكثرهم في حقد أهل الحق كاللئام - ما جئتهم حق

کچھ بھی حق کی مدد نہیں کرتے بجز اللہ جلشانہ کے ان خاص بندوں کے جو تھوڑے ہیں - اور اکثر کو تو ایسا پائیگا کہ اہل حق کا کینہ رکھتے ہونگے کبھی

إلا يستعير بينهم الاصطخاب - ولا يدرون ما الحق والصواب إلا يتبعون

ایسا نہیں ہوا کہ کوئی حق کی بات سنکر اُنمیں شور و غوغا پیدا نہ ہو - وہ نہیں جانتے کہ حق اور صواب کیا چیز ہے وہ فتنہ سے

من الفتنة ويلبسون الحق بغوائل الزخرفة - ليفتنوا من ازرائهم

باز نہین آتے اور حق کے ساتھ باطل باتون کو ملاتے ہیں تا اپنی نکتہ چینی سے جاہلون

قوما جاہلين - والذى اقامه الله لاصلاح الناس يحسبونه

کو دہوکہ مین ڈالین اور وہ شخص جسکو خدا تعالی نے لوگون کی اصلاح کیلئے کہڑا کیا ہے اُسکو

كالخناس ويكفرون المؤمنين - لا تنتقل خطواتهم الا الى التزوير

ایک خناس سمجھتے ہیں اور مومنون کو کافر ٹہراتے ہیں اُنکے قدم بجز دروغگوی کے کسیطرف حرکت نہین

ولا تميل السنتهم الا الى التكفير - ولا يعلمون ما خدمة الدين

کرتے اور اُنکی زبانین بجز کافر بنانیکے کسیطرف جہکتی نہین اور نہین جانتے کہ دین کی خدمت کیا شے ہے

لبسوا الحق بالباطل وكذلك عبطوا علينا الكذب متعمدين

اُنہون نے حق کو باطل کے ساتھہ ملایا اور دیدہ و دانستہ ہمپر افترا کیا -

فهذا اعظم المصائب على دين خير البرية ان العلماء خرجوا

پس یہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے دین پر ایک بڑی مصیبت ہے کہ اس زمانہ کے اکثر علماء دیانت اور امانت

من التدين والامانة - وفعلوا افعال اعداء الملة - واجتراؤا

سے باہر نکل گئے ہین اور دینی دشمنون کی مانند کام کر رہے ہیں اور جہوٹھہ پر

على الكذب والفرية - ليحفظوها من صول الحق والحكمة -

گرے جاتے ہین تا اُسکو حق کے حملہ سے بچا لیں

ولا يبالون ديانا ذا العظمة - وينصرون الكفرة كالمعاندين -

اور خداوند ذو الجلال کی کچھہ بہی پرواہ نہین کرتے اور عناد رکہنے والون کیطرح کافرون کو مدد دے رہے ہین

واحتكؤا فى انفسهم انهم على الصواب وما يسلكون الا مسالك

اور اپنے دلون مین یہ بات بہٹھا لی ہے کہ وہی حق پر ہین حالانکہ سراسر ہلاکت کی راہ پر چلتے

التباب ولا يعلمون الا الامانى - ولا يبتغون المعانى وما كانوا

ہین وہ صرف اپنی نفسانی آرزون کو جانتے ہین اور معانی کو نہین ڈھونڈھتے اور نہ غور کرتے ہیں -

ممعنين - يسمعون الحق فيابون - كانهم الى الموت يدعون

سچی بات کو سنکر پھر سرکشی کرتے ہین گویا وہ موت کیطرف بلائے جاتے ہین اور دیکھتے

ويرون ان الدنيا غدور والدهر عثور - ثم يكبون عليها كالعاشقين

ہیں کہ دنیا سخت بیوفا ہے - اور زمانہ منہ کے بل گرنیوالا ہے پھر دنیا پر عاشقون کیطرح گرتے ہین -

ولهم عمل يعملون فى الدار - وعمل اخر للانظار فويل للمرائين +

اور بعض انکے کام وہ ہین جو گھر مین کرتے ہیں اور بعض وہ کام ہین جو دکھلانیکے لئے ہین سو ریاکارون پر واویلا ہے

وقد رءوا افساد الكفار وعلموا ان الدين صار غرض الاشرار - ودين

انہون نے خوب دیکھ لیا کہ کافرون کا فساد کیسا بڑھ گیا ہے اور وہ خوب جانتے ہین کہ دین شریرون کا نشانہ بنگیا اور حق

الحق تحت ارجل الفجار ثم ينومون نوم الغافلين - ولا يلتفتون الى

بدکارون کے پیرون کے نیچے کچلا گیا - پھر غافلون کیطرح پڑے سوتے ہین اور دین کی ہمدردی کے لئے کچھ

مواسات الدين - يسمعون كل صيحة موذية ثم لا يبالون قول كفرة

بھی توجہ نہین کرتے ہر ایک دکھ دینے والی آواز کو سنتے ہین - پھر کافرون ناپاکون کی باتون کی کچھ بھی

فجرة ولا يقومون كذى غيرة بل يثقلون كالحبالى وما هم بحبالى

پرواہ نہین رکھتے اور ایک ذی غیرت انسان کیطرح نہین اٹھتے بلکہ حملدار عورتونکی طرح اپنے تئین بوجھل بنالیتے

واذا قاموا الى خير قاموا كسالى - وما تجد فيهم صفت المجاهدين

ہین حالانکہ وہ حملدار نہین - اور جب کسی نیکی کیطرف اٹھتے ہین تو سست اور ڈھیلے اٹھتے ہین اور تو محنت کشون

واذا رءوا حظ انفسهم فتراهم يهرعون اليه واثبين

کے لچھن انمین نہین پائیگا اور جب کوئی نفسانی حظ دیکھین تو تو دیکھے گا کہ اسکی طرف دوڑتے بلکہ اچھلتے چلے جاتے ہین

هذا حال علماءنا الكرام - واما الكفار فيجاهدون لاطفاء الاسلام

یہ تو ہمارے بزرگ علماء کا حال ہے مگر کافر تو اسلام کے مٹانیکے لئے سخت کوشش کر رہے ہین اور ان کے تمام مشورے

وما كان نجواهم الا لهذا المرام وما كانوا منتهين - حرفوا كتبا

اسی مقصد کیلئے ہین اور باز نہیں آتے - کتابون اور

واخبارًا ومكروا مكرًا كُبّارًا - وزوّروا اطوارًا واهلكوا خلقًا كثيرًا

اخبار دین کو بدل ڈالا اور ایک بڑا مکر کیا اور کئی طور سے جہوٹہہ کو آراستہ کیا اور ایک دنیا کو جاہلون

من الجاهلين - فقتلوا زمرًا كثيرة وابدوا مكيدة كبيرة - فما تبع سيفهم

مین سے ہلاک کیا بہت سے لوگون کو قتل کیا اور ایک عجیب مکر ظاہر کیا سو انکی تلوار نے

نبوّة وورد والديار متبوّءين - وما تركوا دقيقة الفساد - وجهروا

کبھی خطا نہ کیا اور وہ اس نیت سے ملکون مین گئے کہ اگر انکو اپنی مرضی پر پاوین تو وہین ڈیرے جمالین اور فساد کا

بالذحل من العناد - وقلبوا امور الحق والسداد وصافوا الشيطان

کوئی دقیقہ نہ چھوڑا اور عناد کی وجہ سے اپنے کینہ کو کہلے کہلے طور پر ظاہر کر دیا اور حق اور صلاحیت کی باتون کو بدلا دیا اور

متا فنين وما نكبوا عنهم بغض الصادقين - بل نجد كل فرد

شیطان کے زانو بزانو بیٹھ کر اُس سے صلح کر لی - اور اپنے تئین سچون کے بغض سے علیحدہ نہ کر سکے بلکہ ہم ہر ایک کو اُنہین سے

ذ حنق ومُصرًّا على بخس وزهق وما نجدهم الا مفترين - لا يعلمون

جھگڑالو اور غضبناک پاتے ہین اور انکو نقصان رسانی اور حق پوشی پر مصر دیکھتے ہین اور ہمنے انہین بجز افترا کرنیکے اور کچھہ نہین پایا

الا الاكل والنيّاك ولا يوثرون الا الزينة والصيّاك ولا يمشون

وہ بجز کہانے اور جماع کے اور کچھہ نہین جانتے اور بجز زینت اور خوشبو کے اور کچھہ اختیار نہین کرتے اور بجز تکبر کی چال

الا مستكبرين - فحملنا بهم انواع الاحمال - لو حُمِّلت مثلها راسيات

کے اور کوئی چال نہین چلتے - پس ہمنے اُن سے انواع اقسام کے بوجھہ اُٹھائے اور ایسے بوجھہ اُٹھائے کہ اگر انکی مانند مضبوط

الجبال لخرّت وانهدّت فى الحال - وناء بها باس الاثقال -

پہاڑون پر بوجھ پڑتے تو فی الفور گر پڑتے اور بوجھہ انکو گرا دیتا اور ایسے گرتے

وسقطت كالساجدين - ولكنّا كُنّا محفوظين ❊

جیسا کہ کوئی سجدہ کرتا ہے مگر ہم حفاظت کئے گئے تھے ❊

وكان قلبى يقلق وكادت نفسى تزهق لو لم يكن

اور میرا دل بیقراری مین تھا اور قریب تھا کہ میری جان نکل جاتی اگر

معی قویٌّ متین - وانه مولانا ولا مولی للکافرین - وانه یجیب دعائنا

اگر خدائے قوی میری ساتھہ نہ ہوتا اور وہی ہمارا آقا ہے اور کافرون کا کوئی آقا نہین اور وہی ہے جو ہمارے دعا کو

ویسمع بکاءنا ویأتینا اذا اتیناه مضطرین - وکذٰلك اذا خوّفنی

قبول کرتا اور ہماری رونیکو سنتاہی اور جب ہم بیقرار ہو کر اسکی جناب مین آتی ہین تو ہماری طرف آتاہی اور اسیطرح جب آفات

هجوم الآفات وارعدنی ضعف المسلمین والمسلمات - فبکیت فی وقت

کے ہجوم نے مجھ کو ڈرایا اور مسلمانون کے ضعف نے میرے بدن پر لرزہ ڈالا پس مین ایک خاص وقت مین رویا

من الاوقات - ودعوت ربی قاضی الحاجات ونادیتُ مولای

اور اپنے رب کی جناب مین جو قاضی الحاجات ہے دعا کی اور اپنے مولا کو تضرع کرنیوالون کیطرح پکارا

کالمتضرّعین - وقلتُ یاربّ انت ملجاءنا فی کلّ حین - ونحن

اور مین نے کہا کہ یا الٰہی تو ہر وقت مین ہماری پناہ ہے اور ہم تیری طرف

الیك نشکو وانت احکم الحاکمین - فلا تواخذنا ان نسینا

شکایت کرتے ہین اور تو احکم الحاکمین ہے - پس ہمارے بھولنے اور خطا کرنے پر

او اخطانا ولا تحمل علینا اصراً کما حملته علی الذین من قبلنا - ولا

مت پکڑ اور ہمپر بوجھ مت ڈال جیسا کہ تو نے انپر بوجھ ڈالا جو ہم سے پہلے تھے اور ہمارے سر پر

تحملنا ما لا طاقة لنا به واعف عنا واغفر لنا وارحمنا انت مولانا

وہ بوجھ مت رکھہ جسکے اٹھانیکی ہمین طاقت نہین اور ہم سے درگذر کر اور ہمین ڈھانک لے اور ہمپر رحم کر تو ہمارا آقا ہے

فانصرنا علی القوم الکافرین - فاستجاب لی ربی واعطانی اربی

سو ہمین کافرون پر مدد دے سو میرے خدا نے میری دعا قبول کی اور میری حاجت مجھے

وبصرنی وهو خیر الناصرین - فکنت یوماً اتذکر قلة البعاع

عنایت کی اور مجھ کو مدد دی اور وہ بہتر مدد دینے والا ہے - سو مین ایکدن اپنے کمی سرمایہ کو یاد کر رہا تھا اور

وارتعد کاللُّعاع - واقلق فی هٰذه الاحزان - واقرء آیات القرآن

نرم اور نوخیز سبزہ کیطرح کانپتا تھا اور انہین غمون مین بیقرار ہو رہا تھا اور قرآن شریف کی آیتین پڑھتا تھا

وافكر فيها بجهد الجنان - وازجي نضو التدبر والامعان - وادعو الله

اور دلی کوشش سے فکر کر رہا تھا اور تدبر اور سوچ کی دبلی اونٹنی کو چلا رہا تھا اور خدا تعالی سے مانگ

ان يهديني طرق العرفان - ويتم حجّتي على اهل العدوان - ويتلافى

رہا تھا کہ مجھے معرفت کی راہ دکھا دے اور اہل ظلم پر میری حجت کو پوری کرے اور اس ظلم کا

ما سلف من جور المعتدين - فبينما انا افتش كالكميش وقد حمي

تدارک کرے جو زیادتی کرنیوالوں سے صادر ہو چکا ہے - پس اس عرصہ میں جو میں ایک سریع الحرکت انسان کیطرح

وطيس التفتيش وانظر بعض الآيات - واتوسّم فحواء البيّنات - اذا

فکر کر رہا تھا اور تفتیش کا تنور گرم تھا اور میں بعض آیتوں کو دیکھتا اور انکے بینات میں غور کرتا تھا کہ ناگاہ

تلالئت امام عيني آية من آيات الفرقان - ولا كتلالؤ دُرر العمان -

میری آنکھوں کے سامنے ایک آیت قرآن شریف کی چمکی اور وہ ایسی چمک نہ تھی جیسا کہ عمان کے موتیونکی

فاذا فكرت في فحوائها - واتبعت انواع ضياءها - واجزت حمى ارجائها -

بلکہ اس سے بڑھکر تھی پس جبکہ مینے ان آیتوں کے مضمون میں غور کیا اور روشنی کی پیروی کی

وافضيت الى فضائها وجدتها خزينة من خزائن العلوم - ودفينة

اور انکے میدان تک پہنچا تو مینے ان آیتوں کو مخزن علوم پایا اور چھپے ہوئے

من السرّ المكتوم - فهزت عطفي رؤيتها - وتجلت لي كجمرة قوتها - وا

بھیدوں کا دفینہ دیکھا سو اسکے دیکھنے نے میرے بازو کو ہلا دیا اور اسکی قوت میرے پر انگارہ کیطرح

صبى قلبي نضارها ونضرتها - واغتالت العدا كريهتها - وسرّت مهجتي صرّتها

ظاہر ہوئی اور اسکی سبزی اور تازگی نے میرے دل کو کھینچ لیا اور اسکی لڑائی نے یکدفعہ دشمنوں کو ہلاک کر دیا اور اسکی

فحمدلت وشكرت لله ربّ العالمين - ورأيت بها ما يملأ العين

جماعت نے میرے دل کو خوش کیا سو مینے الحمد للہ کہا اور اللہ تعالی کا شکر کیا اور مینے ان آیات میں وہ عجائبات دیکھے جو آنکھوں کو

قرّة - ويعطي من المعارف دولة ويسرّ قلوب المسلمين - وعُلّمت من سرّ

خنکی سے بھر دیتے ہیں اور معارف کی دولت بخشتے ہیں اور مسلمانوں کے دلونکو خوش کر دیتے ہیں اور مجھ کو لغتوں کا

اللغات ومثواها - وزودت من فصّ الكلمات ونجواها وكذالك

سرّ اور انکی اصل جگہ بتلائی گئی اور کلمات کے پیوند اور ان کے راز سے مین توشہ دیا گیا اور اسی طرح

اعطیتُ من اسرارٍ علیا ونکاتٍ عظمٰی لیزید یقینی ربّی الاعلٰی -

بلند بھید مجھکو عطا کئے گئے اور بڑے بڑے نکتے مجھ کو دئیے گئے تا خدا تعالیٰ میرا یقین زیادہ کرکے

ولیقطع دابر المعتدین - وان کنت تحب ان تعرف الآیة وصولها -

اور تا تجاوز کرنیوالوں کا پیچھا کاٹ ڈالے اور اگر تو چاہتا ہے کہ آیۃ موصوفہ اور اُس کے حملہ سے نجات

فاقرءْ - لِتُنذِرَ اُمَّ القُرٰی ومَنْ حولَها - وانّ فیها مدح القراٰن وعربیّ

ہو تو قرآن کے اس مقام کو پڑھ جہاں یہ لکھا ہی لتنذر ام القری ومن حولہا جسکو یہ معنی ہین کہ ہمنے قرآن کو عربی زبان مین بھیجا

مبین - فتدبر کالعاقلین - ولا تمرّ بها مرور الغافلین - واعلم

تا تو اس شہر کو ڈرا دے جو تمام آبادیوں کی ماں ہی اور ان آبادیوں کو جو اُسکے گرد ہین یعنی تمام دُنیا کو اور اسمین قرآن کی مدح

انّ هذه الآیة تعظّم القراٰن والعربیة ومکّة - وفیها نور مزّق الاعداء

اور عربی کی مدح ہی پس عقلمندوں کیطرح تدبر کر - اور غافلوں کیطرح اُن پر سے مت گذر اور جان کہ یہ آیت قرآن اور عربی اور مکہ کی

وبکّت - فاقرءها بتمامها وانظر الی نظامها وفتش کالمستبصرین - وانی

عظمت ظاہر کرتی ہے اور اسمین ایک نور ہی جس نے دشمنوں کو ٹکڑے ٹکڑے کیا اور لاجواب کر دیا پس تمام آیۃ کو پڑھ اور اسکی نظام

تدبّرتها فوجدت فیها اسرارا - ثم امعنت فرئیت انوارا - ثم عمّقت فیها فنظرات

کیطرف دیکھ اور دانشمندوں کیطرح تحقیق کر اور مین نے ان آیتوں مین تدبر کیا پس کئی بھید انہین پائے - پھر ایک گہری غور

مُنزِلًا قهّارًا ربّ العالمین - وکشف علیّ ان الآیة الموصوفة والاشارات

کی تو کئی نور اُن مین پائے پھر ایک بہت ہی عمیق نظر سے دیکھا اتارنیوالے قہار کا مجھے مشاہدہ ہوا جو رب العالمین ہی اور میری پر کھولا گیا

الملفوفة تهدی الی فضائل العربیة وتشیر الی انها اُمّ الالسنة -

کہ آیۃ موصوفہ اور اشارات ملفوفہ عربی کے فضائل کیطرف ہدایت کرتی ہین اور اس بات کیطرف اشارہ کرتی ہین کہ وہ ام الالسنہ

وانّ القراٰن اُمّ الکتب السابقة وانّ مکّة اُمّ الارضین

ہے اور قرآن پہلی کتابوں کا ام یعنے اصل ہے اور مکہ تمام زمین کا اُم ہے

فاقتادني بروق هذه الآية الى انواع التنطس والدراية وفهمت

سو مجھے اس آیت کی روشنی نے طرح طرح کے فہم اور درایت کی طرف کھینچا اور مجھے یہ بھید سمجھ

سرّ نزول القرآن فی هذا اللسان وسرّ ختم النبوة علی خیر البریّة

آگیا کہ قرآن کیون عربی زبان مین نازل ہوا اور یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جو نبوت ختم ہوئی اسمین

وختم المرسلین۔ ثم ظهرت علیّ آیات اخریٰ وایّد بعضها بعضاً

بھید کیا ہے پھر میرے پر اور آیتین ظاہر ہوئین اور بعض نے بعض کی متواتر مدد کی

تترا۔ حتیّ جرّنی ربیّ الی حق الیقین وادخلنی فی المستیقنین +

یہانتک کہ میری خدا نے حق الیقین تک مجھی کھینچ لیا اور یقین کرنیوالون مین مجھے داخل کیا۔

وظهر علیّ انّ القرآن هو امّ الکتب الاولیٰ۔ والعربیة

اور میرے پر ظاہر ہو گیا کہ قرآن ہی پہلی تمام کتابون کی مان ہے اور ایسا ہی عربی تمام

امّ الالسنة من الله الاعلیٰ واما الباقیة من اللغات۔

زبانون کی مان اور خدا تعالی کی طرف سے ہے اور باقی زبانین اسکی بیٹے

فهی لها کالبنین او البنات۔ ولا شك انّها کمثل ولدها او ولایدها

بیٹیون کی طرح ہین اور کچھ شک نہین کہ وہ تمام زبانین اُسکے فرزندون

وکلّ یاکل من اعشارها وموایدها۔ وکل یجتنون فاکهة هذه اللهجة

یا خانہ زاد کنیزکون کی طرح ہیں اور ہر یک اُسکی دیگون اور اسی کے خوان مین سے کہا رہی ہے اور ہر یک اُسکے پہل چکہہ رہی ہے

ویملاؤن البطون بتلك المائدة ویشربون من تلك اللجة ویتخذون

اور اسی خوان سے اپنے پیٹ بھر رہے ہیں اور اسی دریا سے پانی پی رہے ہین اور اسی حلّہ سے اُنہون

لباساً من هذه الحُلّة۔ فهی مربیة اعارها الدّست۔ واختار لنفسها

نے اپنا لباس بنایا ہے اور وہ اُنکی مربی ہے جس نے بعاریت اُنکو لباس دیا اور اپنے ذات کیلئے

الدست۔ واما اختلاف الالسنة فی صور الترکیب فلیس من العجب

مسند اختیار کیا اور یہ بات کہ اگر عربی ام الالسنہ ہی ہے تو زبانون کی ترکیبون مین کیون اختلاف ہے تو یہ کچھ عجیب بات نہین

وكذلك الاختلاف في التصريف واطراد المواد ليس من دلائل عدم

اور اسیطرح جو اختلاف تصریف اور اطراد مواد مین ہے وہ بہی عدم اتحاد کی دلیل نہین ٹہر سکتا

الاتحاد ولولا اختلاف بهذا القدر في التركيبات - لامتنع تغاير نوع

اور اگر یہ تہوڑا سا اختلاف بہی جو ترکیبات کا اختلاف ہے لغات مین باقی نہ رہے تو وہ تغایر درمیان سے اٹھ جاویگا

كثرة اللغات - فان وجود التراكيب المختلفة هو الذي غيّر صور

جو کثرت لغات کا موجب ہے کیونکہ مختلف ترکیبون کا زبانون مین پایا جانا ہی تو وہ امر ہے جس نے زبانون کی صورت

الالسنة - وهو السبب الاول للتفرقة - فلا يسوغ لمعترض ان يتكلم

کو متغایر کر رکہا ہے اور وہی نوع زبانون کے تفرقہ کا پہلا سبب ہے پس کسی معترض کیلئے جایز نہین جو ایسے کلمے

بمثل هذه الكلمات - واين مندحة هذه الاعتراضات فانها

منہہ پر لاوے اور ایسے اعتراضات کے گنجائش کہان ہے کیونکہ یہ مصادرہ علی المطلوب ہے جو مناظرات مین ممنوع ہے

مصادرة ومن الممنوعات - وكفاك ان الالسنة كلها مشتركة

اور تجہے یہ بات کفایت کرتی ہے کہ تمام زبانین بہت سی مفردات مین شریک ہین

في كثير من المفردات - وما اوغلت بل سأريك كاجلى البديهيات -

اور مینے یہ مبالغہ سے نہین کہا بلکہ مین عنقریب تجہے بدیہیات کیطرح دکہلاؤن گا

فاستقم كما سمعت ولا تكن من المخطئين - واني لما وجدت الدلائل

پس تو قایم اور ثابت قدم ہو جا جیسا کہ تونے سن لیا اور خطا کارون مین سے مت ہو اور مینے جب قران کریم سے

من الفرقان واطمئن قلبي بكتاب الله الرحمان اردت ان اطلب

دلایل پائے اور کتاب اللہ کی گواہی سے میرا دل مطمئن ہو گیا تو مینے ارادہ کیا کہ احادیث سے بہی کچہہ

الشهادة من الاثار - فاذا فيها كثير من الاسرار - ففرحت بها فرحة

دلائل لون پس جبکہ مینے حدیث کو دیکہا تو اُس مین بہت بہید پائے پس مین ایسا خوش

النشوان بالطلاء ووجدت وجد الثمل بالصهباء وشكرت الله نصير

ہوا جیسا کہ نشہ پینے والا شراب سے خوش ہوتا ہے اور جیسا کہ مست کو شراب سے خوشی پہنچتی ہے اور خدا تعالی کا میں شکر

الصادقين - ثم بدا لي ان اثبت هذا الامر بالدلايل العقلية - لاتم الحجة على

کیا جو سچون کا حامی ہو - پہر مجہے یہ خیال آیا کہ اس امر کو دلایل سے ثابت کرون تا سخت ہواپرست اور جہگڑالو پر حجت پوری کر دون

كل جموح شديد الخصومة وابكت قومًا مرتابين - فلم تزل الاشواق تهيج فكري

اور شک کرنیوالون کو لاجواب کر دون - پس میرے شوق ہمیشہ میرے فکر کو جنبش دیتے تے

وتجيل في عرصاتها جري - حتى فتحت عليّ ابواب الاستدلال ووفّقت

اور اسکے میدانون مین میری عقل کو جولان دیتے تہے یہانتک کہ میرے پر دلایل کے دروازے کہولے گئے - اور مین اہل

لامضاض زعم اهل الضلال وقوم ضالين - ووالله ما عانا بالي في

ضلال کے گمان باطل کو جلانیکے لئے واقف کیا گیا - اور بخدا کہ اس راہ مین میرے دل نے کچہ بہی

هذا السبيل وما اخرجت شيا من الزنبيل وما فارقت كاس الكرى

تکلیف نہین اٹہائی اور مینے اپنی زنبیل مین سے کچہ بہی نہیں نکالا اور مین خواب کے پیالون سے الگ نہین ہوا -

وما نصصت ركاب السرى - بل رزقت كلها من حضرة الكبرياء وقصّر

اور مینے رات کیوقت اونٹون کو نہین چلایا بلکہ یہ سب نعمتین خدا تعالی کی طرف سے مجہہ کو ملین اور اس نے

منه طول ليلتي الليلاء - وانقضت من حسن قضائه منيتي وما ارقت

میری اندہیری رات کی لمبائی کو کوتاہ کیا - اور میری آرزو اسکی حاجت روائی سے پوری ہوی اور کسی رات میں

في ليل مقلتي وما تخبشت غير متعني - حتى ازلفت لي روضتي واثمرت

میری آنکہہ بیدار نہین رہی اور مینے اپنے سرمایہ کو ادہر اودہر سے کچہہ اکٹہا نہین کیا - یہانتک کہ میرا روضہ میرے لئے

شجرتي - وذللت على قطوفها من رب العالمين - ووالله ان فوزي

قریب کیا گیا اور میرا درخت پہلدار ہو گیا اور اسکے خوشے میرے پر خدا تعالی کیطرف سے جہکائے گئے - اور بخدا یہ میری کامیابی میرے

هذا من يد ربي - فاحمده واصلي على النبي العربي

رب کیطرف سے ہے پس مین اسکی تعریف کرتا ہون اور نبی عربی پر درود بہیجتا ہون

منه نزلت البركات ومنه اللحمة والسداة وهو هيّا لي اصلي وفرعي

اسی سے تمام برکتین نازل ہوئین اور اسی سے سب تانا بانا ہے اسی نے میرے لئے اصل اور فرع کو میسر کیا

وانبت كلّ بذري وزرعي وهو خير المنبتين - وما كان لي حول

اور اس نے میرے بیج اور کھیت کو اگایا - اور وہ بہتر ہے سب اگانیوالوں سے - اور میری کہاں طاقت تھی کہ مین

أنْ اعفّر العدا - وما هرولتُ إذْ هرولتُ ولكنّ الله هرولَ - وما رئيت

دشمنوں کو خاک مین ملاؤں اور مینے یہ سوٹا نہین چلایا جبکہ چلایا بلکہ خدا نے چلایا اور مینے مشقت نفس

رائحة شق النفس وما اشتدّت لي حاجة إلى انضاء العنس -

کی بو نہیں دیکھی اور مجھ کچھ ضرورت پیش نہ آئی کہ مین اپنی اونٹنی کو لاغر کروں -

وما اعديت هيا كل الانظار وما جريت طلقا مع الافكار - وما رئيت

اور مینے قوی گھوڑے نظروں کے نہین دوڑائے اور مین ایک تگ بھی فکروں کے ساتھ نہیں چلا - اور مینے اونچی

ذات كسور بل طرتُ كطيورٍ اوكراكب عيد هورٍ - ووجدت ما تشتهي

نیچی زمین کو نہین دیکھا بلکہ مین پرندوں کی طرح اُڑ آیا یا ایسے سوار کیطرح جو قوی اونٹ پر سوار ہو اور مینے ہر ایک امر جو جی

الانفس وتلذ الاعين وأُرضعت من غير بكاء وانين - فتاليفي هذا

چاہتا ہے اور آنکھین اس سے لذت اُٹھاتی ہین پالیا اور بغیر رونے کے مجھ کو دودھ پلایا گیا - پس یہ میری تالیف

امر من لدنه - وكل امر يعود اليه وهو احسن المحمودين - واذا ازمعت

اسی کیطرف سے ہے اور ہر ایک امر اسیکی طرف رجوع کرتا ہے اور وہ ان سب لوگوں سے جو تعریف کئے جاتے ہین بہتر ہے

لهذه الخطة وفكرت في تلك الآية وكذلك في آيات علّمت من حضرة

اور جب مینے اس بزرگ کام کیلئے قصد کیا اور اس آیت مین فکر کیا اور اسی طرح ان تمام آیتوں مین جو مجھے حضرت احدیت

الاحديّة - فاحسستُ ان قارعا يقرع باب بالي - ويعلمني من علم

سے سکھلائی گئیں سو مجھے احساس ہوا کہ گویا ایک کھٹکھٹانیوالا میرے دل کے دروازہ کو کھٹکھٹاتا ہے اور نہایت اونچا علم

عالي وينفخ روح التفهيم والتلقين - فسميت الكتاب منن الرحمان

مجھے سکھلاتا ہے اور تفہیم اور تلقین کی روح پھونکتا ہے پس مینے کتاب کا نام منن الرحمان

بما انعم علي ربّي بانواع الفضل والاحسان وهو خير المحسنين

رکھا کیونکہ کئی قسم کے فضل اور احسان سے خدا تعالی نے میرے پر انعام کیا اور وہ سب سے بہتر احسان کرنیوالا ہے

وماكان هذا اول آلائه بل اني نشأت في نعمائه - وانه والاني وربّاني

اور یہ اسکی کچھ پہلی ہی نعمت نہین　　بلکہ مینے تو اسکی نعمتون مین ہی پرورش پائی ہے - اور اسنے مجھے دوست رکھا

واتاني وتولاني وكفلني وصافاني - ونجاني وعافاني وجعلني

اور میری پرورش کی اور مجھے دوست رکھا اور میرا متولی اور متکفل ہوا اور مجھے نجات دی　اور مجھے محدثین ماموریں

من المحدثين المامورين -

مین سے کیا -

واما تفصيل ايات تؤيد اية ام القرى وتبين

اور ان آیتون کی تفصیل جو آیت ام القری کی موید ہین اور جو ظاہر کرتی ہین جو عربی

ان العربية ام الالسنة والهام الله الاعلى فمنها اية من الله

ام الالسنہ اور الہام الٰہی ہے　　سو یہ تفصیل ذیل ہے چنانچہ انہین سے ایک وہ آیت ہے جو سورہ

المنان في سورة الرحمن - اعني قوله خلق الانسان علمه

رحمان مین ہے یعنی خلق الانسان علمہ البیان جس کے معنے یہ ہین کہ خدا تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا اور

البيان - فالمراد من البيان اللغة العربية - كما تشير اليه الاية

اسکو بولنا سکھایا سو بیان سے مراد جسکے معنے بولنا ہے زبان عربی ہے　جیسا کہ دوسری آیت

الثانية اعني قوله تعالى عربي مبين - فجعل لفظ المبين وصفا

اسی کیطرف اشارہ کرتی ہے یعنے عربی مبین سو خدا نے مبین کے لفظ کو عربی کے لیئے ایک

خاصاً للعربية واشار الى انه من صفاته الذاتية - ولا يشترك فيه احد

خاص صفت ٹھہرایا اور اس بات کیطرف اشارہ کیا کہ یہ لفظ بیان کا عربی کے صفات خاصہ مین سے

من الالسنة كما لا يخفى على المتفكرين - واشار بلفظ البيان الى

ہے اور کوئی دوسری زبان اس صفت مین اسکی شریک نہین جیسا کہ فکر کرنیوالون پر پوشیدہ نہین - اور بیان کے لفظ کے

بلاغة هذا اللسان - والى انها هي اللسان الكاملة وانها احاطت

ساتھ اس زبان کی بلاغت کیطرف اشارہ کیا - اور نیز اس بات کیطرف اشارہ کہ یہ زبان کامل اور ہر یک امر ما یحتاج پر محیط ہے

كلما اشتدت اليه الحاجة - وتصوبت مطرها بقدر ما اقتضت البلدة

اور اسکا مینہ اس قدر برساہی جسقدر زمین کو ضرورت تہی اور دلون کے خیال ظاہر کرنے کے لئے ہر ایک

ووافقت كل لغت فى ابرازما فى الضمائر - وساوى الفطرة البشرية كتساوى

زبان پر فایق ہے - اور فطرت بشری سے ایسی برابر ہے جیساکہ ایک دائرہ دوسرے

الدوائر - وكل ما اقتضته القوى الانسانية وابتغته التصورات الانسية

دائرے سے برابر ہو اور وہ تمام امور جن کو انسانی قوائے چاہتے ہین اور انسانی تصورات اُن کے

وكل ما طلبه حوائج فطرة الانسان - فيحاذيها مفردات هذه اللسان -

خواہشمند ہین اور وہ تمام امور جنکو انسانی فطرت کی حاجتین طلب کرتی ہین سو اس زبان کے مفردات اُنکے

مع تيسير النطق والقاء الاثر على الجنان - فاتبع ما جاءك من اليقين

مقابل پر واقع ہین اور ساتہہ اسکے یہ خوبی ہے کہ بولنے کے طریق کو آسان کیا گیا ہے ایسا کہ دل پر اثر پڑے

ثم سياق هذه الاية يزيدك فى الدراية - فانه يدل بالدلالة القطعية

پہر اس آیت کا سیاق درایت کو زیادہ کرتا ہے - کیونکہ وہ سیاق اُن پوشیدہ بہیدون پر دلالت

على ما قلنا من الاسرار الخفية - لتكون من الموقنين - فتفكر فى اية الرحمان

کرتا ہے جو ہم بیان کر چکے ہین تاکہ تو یقین والون مین سے ہو جائے - پس اس آیت مین غور کر

علم القران - فان الغرض فيها ذكر الفرقان - والحث على التلاوة

یعنے الرحمن علم القرآن کیونکہ اس آیت مین مقصود دو باتین ہین - قران کی فضیلت کا ذکر اور اسکی تلاوت

والامعان - ولا يحصل هذا الغرض الا بعد تعلم العربية والمهارة التامة

اور سوچنے پر ترغیب اور یہ غرض بجز اسکے حاصل نہین ہو سکتی کہ عربی کو سیکہین اور اسمین مہارت تامہ حاصل

فى هذه اللهجة - فلاجل هذه الاشارة - قدم الله اية علم القران

کرین پس اسی اشارت کی غرض سے خداتعالی نے آیت علم القران کو مقدم کیا

ثم قفاه اية علمه البيان - كانه قال المنة منتان تنزيل القران

پہر بعد اس کے آیت علمه البیان کو لایا پس گویا کہ اُس نے یہ کہا کہ احسان دو احسان ہین (۱) قران کا اتارنا

وتخصیص العربیۃ باحسن البیان۔ وتعلیمہا لآدم لینتفع بہ نوع الانسان۔

اور عربی کو بلاغت فصاحت کے ساتھ مخصوص کرنا اور آدم کو عربی کی تعلیم دینا تا نوع انسان اُس سے منتفع ہو

فانّہا مخزن علومٍ عالیۃ وھدایاتٍ ابدیّۃ من المنّان کما لا یخفٰی

کیونکہ عربی علوم عالیہ کی مخزن ہے اور اسمیں خداتعالیٰ کیطرف سے ابدی ہدایتیں ہیں جیسا کہ تدبر کرنیوالوں

علی المتدبّرین +

پر پوشیدہ نہیں +

فالحاصل انہ ذکر اوّلاً نعمۃ الفرقان۔ ثم ذکر نعمۃ اُخرٰی

پس حاصل کلام یہ ہے کہ اول خداتعالیٰ نے فرقان کی نعمت کو ذکر کیا ہے پھر اس دوسری نعمت کو ذکر کیا

التی ھی لہا کالبنیان۔ واشار الیہا بلفظ البیان لیعلم انّہا ھو العربی

جو اسکے لئے بنیاد کی طرح ہے اور اس بات کیطرف بیان کے لفظ کے ساتھ اشارہ کیا تا معلوم ہو کہ اِس

المبین۔ فان القرآن ما جعل البیان صفۃ احدٍ من الالسنۃ من

صفت سے موصوف عربی زبان ہے کیونکہ قرآن نے بیان کے لفظ کو بجز عربی کے کسی زبان کی صفت نہیں ٹھرایا

دون ھذہ اللہجۃ۔ فایّ قرینۃ اقوٰی وادلّ من ھذہ القرینۃ

پس کونسا قرینہ اِس قرینہ سے زیادہ قوی اور زیادہ دلالت کرنے والا ہے اگر تم

لو کنتم متفکّرین۔ الا ترٰی ان القرآن سمّٰی غیر العربیۃ اعجمیا

فکر کرنے والے ہو۔ کیا تو نہیں جانتا کہ قرآن نے غیر زبانوں کا نام اعجمی رکھا ہے

فمن الغباوۃ ان تجعلہا للعربیۃ سمیّا۔ فافہم ان کنت زکیا ولا تکن

پس نادانی ہوگی کہ ان زبانوں کو عربی کا ہمنام اور ہمرتبہ ٹھرایا جائے پس اگر تو زکی ہے تو سمجھ لے

من المعرضین۔ والنص صریح وما ینکرہ الا وقیحٌ من المعاندین

اور کنارہ کرنیوالوں سے مت ہو۔ اور یہ نص صریح ہے اور کوئی اِس سے انکار نہیں کریگا مگر بیحیا جو معاندوں میں سے ہوگا

ومنہا ما قال ذو المجد والعزّۃ فی اٰیۃ بعد ھٰذہ

اور ان آیتوں میں سے ایک وہ آیت ہے جو خدائے ذو المجد والعزت نے بعد اس

الایة اعنی قول اللہ الحنّان - الشّمس والقمر بحسبان - فانظر

آیت کے ذکر فرمائی ہے یعنے خداے بزرگ اور مہربان کا یہ قول کہ الشمس والقمر بحسبان - پس اس مضمون کو

الیٰ ماقال الرحمان - وفکر کذی العقل والامعان - وتذکّر

سوچ جو خداتعالے نے فرمایا اور عقلمندون اور سوچنے والون کیطرح غور کر اور رشد کے

کالمسترشدین - فانّ ھٰذہ الایة تویّد اٰیتًا اولیٰ - ویفسر معناھا

طالبونکی طرح یاد کر - کیونکہ یہ آیت پہلی آیت کی تائید کرتی ہے اور ایک کھلی کھلی تفسیر کے

بتفسیر اجلیٰ - کما لا یخفی علی المفکّرین - وبیانہ ان الشمس والقمر

ساتھ اسکے معنی بیان کرتی ہے جیسا کہ سوچنے والون پر پوشیدہ نہین اور بیان اسکا یہ ہے کہ آفتاب اور چاند

یجریان متعاقبین - ویجملان نورًا واحدًا فی اللونین - وکذٰلک

ایک دوسرے کے پیچھے متعاقب چلتے ہین اور ایک ہی نور کو دو رنگون مین اُٹھائے پھرتے ہین اور یہی مثال

العربیة والقراٰن فانّھما تعاقبا واتّحد البروق واللمعان - اما القراٰن

عربی اور قران کی ہے کیونکہ وہ ایکدوسرے کے بعد چل رہے ہیں اور روشنی اور چمک مین اتحاد رکھتے ہین - سو

فھو کالشارق المنیر - والعربیة کالبدر المستنیر - ومع ذٰلک تری

قرآن تو مہر تابان کیطرح ہے اور عربی ماہتاب کی طرح - اور باوصف اس کے

العربیة اسرع فی المسیر - واجریٰ علیٰ لسان الصالح والشریر -

عربی سیر مین تیز رو ہے اور نیک اور بد کی زبان پر زیادہ جاری ہو گئی ہے

وما کانت شمس القراٰن ان تدرک ھذا القمر - وکذٰلک قدّر اللہ

اور قرآن کا آفتاب اسکی حرکت کو نہین پہنچا اور خداتعالی نے اس امر کو

ھذا الامر - وانھما بحسبان - ویجریان کما اُجریا ولا یبغیان - بحساب

اسی طرح مقدر کیا اور وہ دونون ایک حساب پر چل رہے ہین اور جیسا کہ چلایا گیا ویسا ہی چل رہے ہین اور اپنے

مقدر من الرحمٰن - فتری ان القراٰن یجری برعایة انواع الاستعداد -

اپنے اندازہ سے کم و بیش نہین ہوتے - سو قران تو استعدادون کے لحاظ پر چلتا ہے -

ویکشف علی الطالب اسرار المعاد - ویربی الحکماء کما یربی السفهاء -

اور طالب پر معاد کے بھید کھولتا ہے اور حکیموں کی پرورش ایسا کرتا ہے جیسا کہ بیوقوفوں کی پرورش کرتا ہے

ویعلم العقلاء کما یعلم الجھلاء - وفیه بلاغ لکل مرتبة الفھم - وتسلیة

اور عقلمندوں کو اسی طرح سکھلاتا ہے جیسا کہ جاہلوں کو اور اسمیں ہر ایک سمجھ کے مرتبہ کیلئے طریق تبلیغ موجود ہے

لکل ارباب الدّھاء والوھم - وساوی جمیع انواع الادراك - من اھل

اور ہر ایک دانش اور وہم کیلئے تسلی کا راہ ہے اور ادراک کی تمام قسموں سے وہ برابر ہے گو کتنے قسم

الارض الی اھل الافلاك - وانه احاط دوائر فھم الانسان -

زمین سے آسمان تک ہوں اور وہ انسانی فہم کے تمام دائرہ پر محیط ہے

مع التزام الحق واقامة البرھان - وانه نور تام مبین

اور وہ حق اور برہان کا التزام اپنے ساتھ رکھتا ہے اور وہ پورا پورا نور اور کھلی کھلی روشنی ہے

واما اللغة العربیة فحسبانھا انھا تجری تحت مقاصد القرآن -

رہی عربی زبان سو اسکے چلنے کا طریق یہ ہے کہ قرآن کے مقاصد کے نیچے چلتی ہے -

وتتم بمفرداتھا جمیع دوائر دین الرحمان - وتخدم سائر انواع التعلیم والتلقین

اور اپنے مفردات کے ساتھ دین کے تمام دایروں کو پورا کرتی ہے اور تعلیم اور تلقین کے تمام قسموں

وانھا من اعظم مجالی القدرة الربانیة - وخصھا الله بنظامٍ فطری من

کی خدمت کرتی ہے اور یہ بولی قدرت ربانی کی عظیم الشان جلوہ گاہوں میں سے ہے اور خدا تعالیٰ نے اسکو تمام زبانوں میں

جمیع الالسنة - واودعھا محاسن الصنعة الالٰھیه - فاحاطت جمیع

سے نظام فطری کے ساتھ خاص کیا ہے اور اسمیں طرح طرح کے صنعت الٰہیہ کے محاسن رکھے ہیں پس یہ بولی بیان کے تمام

لطائف البیان - وابدی الجمال کاحسن اشیاء صدرت من الرحمان -

لطائف پر محیط ہے اور اپنے جمال کو ایسے طور سے ظاہر کیا ہے جو ان تمام چیزوں سے بہتر ہے جو خدا تعالیٰ سے صادر

وھذا ھو الدلیل علی انھا لیست من الانسان - وفیھا صبغة حکمیة من الله

ہوئی ہیں اور یہی دلیل اس بات پر ہے کہ یہ بولی انسان کیطرف سے نہیں اور اسمیں خدا تعالیٰ کیطرف سے ایک پُر حکمت

المنان - وفيها حسن وبهاء وانواع اللمعان - وفيها عجائب صانع عظيم

رنگ ہے اور حسن اور خوب صورتی اور قسما قسم کی چمک ہے - اور صنعت الہی کے عظیم الشان

الشان - تلمع وجهها بين صفوف السنة شتّٰی - كانها كوكب دری

عجائبات ہین اسکا منہ کئی زبانون کی صفون کے اندر چمک رہا ہے گویا یہ ایک چمکتا ہوا موتی اندہیری

فی الدجیٰ - وانها كروضةٍ طيبةٍ علی نهر جار - متمرة بانواع ثمار -

ہین ہے اور یہ اس پاکیزہ باغ کی طرح ہے جو نہر جاری پر ہو جو پہلون سے لدا ہوا ہو -

واما الالسن الاُخریٰ - فقد غبّر وجهها قتر تصرّف النوکیٰ - وما بقيت

مگر دوسری زبانون کا یہ حال ہے کہ احمقون کے تصرف کے غبار نے بہت سا حصہ انکا

علیٰ صورتها الاولیٰ - فهی كاشجار اجتُثّت من مغارسها - وبعدت

متغیر کر دیا ہے اور اپنی پہلی صورت پر باقی نہین رہین پس وہ ان درختون کیطرح ہین جو اپنی جگہ سے اکہیڑے گئے

من نواظر حارسها - ونبذت فی موماةٍ وقفرٍ وفلاة - فاصفرت اوراقها

اور اپنے نگہبان کی انکھون سے دور کئے گئے اور ایسے بیابان مین ڈالیگئے جہان پانی نہین اور ایسے جنگل مین جہان کوئی درخت

ويبست ساقها - وسقطت اثمارها - وذهبت نضرتها واخضرارها

سبز نہین پس اُن کے پتے زرد ہوگئے اور اُن کے پہل گر گئے اور انکی تازگی اور سبزی جاتی رہی

وتریٰ وجهها كالمجذومين ٭

اور تو دیکہتا ہی کہ اُنکا چہرہ جذامیونکی طرح ہو گیا ٭

فواهاً للعربية ما احسن وجهها فی الحلل المنيرة الكاملة

پس عربی زبان کیا ہی عمدہ ہے اور کیا اچہا اسکا چہرہ ہے جو چمکیلے اور کامل پیرایہ مین نظر آتا ہے

اشرقت الارض بانوارها التامة - وتحقق بها كمال الهوية

زمین اُسکے پورے نورون سے چمک اُٹہی ہے اور بشری ماہیت کا کمال اُس سے ثابت

البشرية - توجد فيها عجائب الصانع الحكيم القدير - كما توجد فی كل

ہوگیا ہے اسمین عجائب کام خدا سے صانع حکیم قادر کے ظاہر ہین جیسا کہ ان تمام چیزون مین

شیٔ صدر من البدیع الکبیر- واکمل الله جمیع اعضائها- وما غادر شیئا
پائی جاتی ہین جو اس بزرگ بیمثل پیدا کنندہ سے صادر ہوی ہین اور خدا تعالی نے اُسکے تمام اعضا کو کامل کیا ہی اور اسکے حسن

من حُسنها وبهائها- فلا جرم تجدها کاملة فی البیان- محیطة علی
اور خوبی سے کوئی چیز اُٹھا نہین رکھی - پس اسیوجہ سے تو اسکو بیان مین کامل پائیگا اور دیکھے گا کہ وہ انسان

اغراض نوع الانسان- فما من عمل یبدو الی انقراض الزمان- ولا من صفة
کی تمام غرضون پر محیط ہے پس ایسا کوئی بھی عمل ان عملون مین سے نہین کہ جو زمانہ کے اخیر تک ظاہر ہون اور نہ ایسی کوئی

من صفات الله الدیان- وما من عقیدة من عقاید البریة الّا ولها
صفت خدا تعالی مین پائی جاتی ہے اور نہ کوئی ایسا عقیدہ لوگون کے عقائد مین سے ہی جس کے لیے

لفظ مفرد فی العربیة- فاختبر ان کنت من المرتابین- وان کنت تقوم
عربی مین لفظ مفرد موضوع نہ ہو پس تو آزمالے اگر تجھے شک ہی اور اگر تو آزمائش کیلیے

للخبرة- کطالب الحق والحقیقة- فوالله ما تجد امرا من امور صحیفة
اُٹھے جیسا کہ حق اور حقیقت کے طالب اُٹھتے ہین - تو بخدا صحیفہ فطرت مین سے کوئی ایسا امر تو نہین دیکھیگا

الفطرة- ولا سرّا من مکتوبات قانون القدرة- الّا وتجد بحذائه لفظا مفردا
اور نہ کوئی ایسا بھید قانون قدرت کے پوشیدہ بھیدون مین سے دیکھیگا جس کے مقابل پر کوئی لفظ

فی هٰذه اللهجة فدقق النظر هل تجد قولی کالمتصلفین- کلا بل انّ
مفرد اس زبان مین نہ ہو پس ایک باریک نظر سے دیکھ کیا تو لاف زن لوگونکیطرح میری بات کو پاتا ہی - ایسا ہرگز

العربیّة احاطت جمیع اغراضنا کالدائرة- ونجدها وصحیفة الفطرة
نہین بلکہ حق بات یہ ہی کہ زبان عربی ایک دائرہ کیطرح ہماری تمام اغراض پر محیط ہے اور تو زبان عربی اور صحیفہ فطرت کو اُن

کالمرایا المتقابلة- وما تجد من اخلاق- وافعال وعقائد واعمال- ودعوات
دو آئینون کیطرح پائیگا جو ایکدوسرے کے مقابل ہون اور تو اسکو کوئی خلق نہیں پائیگا اور نہ کوئی ایسا عقیدہ اور نہ کوئی ایسی دعائین

وعبادات- وجذبات وشهوات الا وتجد فیها بحذائها مفردات ولا تجد
اور نہ ایسی عبادتین اور نہ ایسے جذبات اور نہ ایسی شہوات جن کے مقابل پر زبان عربی مین مفردات نہ پائی جاتی ہین اور

هذا الكمال فی غیر العربیة - فاختبر ان کنت لا تؤمن بهذه الحقیقة

یہ کمال کسی غیر زبان مین تو ہرگز نہ پائیگا سو تو اس بات کو آزما لے اگر تو اس حقیقت کو باور نہین کرتا اور

ولا تستعجل کالمعاندین ❊

معاندون کی طرح جلدی مت کر ❊

واعلم ان للعربیّة - وصحیفة القدرة تعلقات طبعیة

اور یہ بات جان رکہہ کہ عربی اور صحیفہ قدرت مین طبعی تعلقات واقع ہین اور

وانعکاسات ابدیة - کانهما مرایا متقابلة من الرحمان او توامان متماثلان

ابدی انعکاس ہیں گویا وہ دونون خداتعالی کی طرف سے مرایا متقابلہ ہیں یا توام ہین جو ایکدوسرے سے مماثلت رکہتا ہے

او عینان من منبع تخرجان و تصدغان فانظر ولا تکن کالعمین - فهذه نصوص قطعیة

یا ایک ہی منبع مین سے دو چشمے نکل رہی ہین اور ایکدوسرے کے برابر چلی جاتی ہیں پس سوچ اور اندہو نکی طرح مت ہو پس یہ قطعی نصوص اور

وحجج یقینیة علی ان العربیة هی اللسان - والفرقان هو النور التام

یقینی حجتین ہین جو اس بات پر دلالت کرتی ہین جو حقیقی زبان عربی ہی اور حقیقی کتاب اللہ قران ہے جو نور تام

الفرقان ففکر ولا تکن من الغافلین - ومن فکر فی القران و تدبر کلمات

اور حق و باطل مین فرق کرتا ہی پس سوچ اور غافلون میں سے مت ہو اور جو شخص قران میں غور کرے اور فرقان مین

الفرقان - ففهم ان هٰذا قد ثبت من البرهان - وما کتبناه کالظانین

تدبر کرے وہ سمجھ لیگا کہ یہ ساری باتین دلیل سے ثابت ہو گئی ہیں اور ہمنے ظن کرنیوالون کیطرح نہین لکہا

بل اوتینا علمًا کنور مبین ❊

بلکہ ہمکو ایک کہلے کہلے نور کیطرح علم ملا ہے ❊

ثم اعلم یا طالب الرشد والسداد ان التوحید لا یتم الّا

پہر اے رشد اور صلاح کے طالب اس بات کو جان کہ توحید بجز اس اعتقاد کے پوری

بهذا الاعتقاد ولا بد من ان نؤمن بکمال الوثوق والاعتماد - بان کل خیر

نہین ہوتی اور ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم کمال وثوق اور اعتماد سے اس بات پر ایمان لادین کہ ہر ایک

صدر من رب العباد وهو مبدء كل فيض للعالمين۔ ومن المعلوم

خیر خداتعالےٰ سے ہی صادر ہوتی ہے اور تمام مخلوقات کیلئے وہی ہریک فیض کا مبدء ہے اور جو لوگ صاحب

عند ذوى العرفان۔ ان طاقة النطق والبيان۔ من اعظم كمالات

معرفت ہیں وہ اس بات کو جانتے ہیں کہ نطق اور بیان کی طاقت نوع انسان کے بزرگتر کمالات میں

نوع الانسان۔ بل هي كالارواح للابدان۔ فكيف يتصور انها

سے ہے بلکہ وہ انسان کے لئے ایسی ہی جیسی بدنوں کیلئے روح۔ پس کیونکر گمان کریں کہ وہ

ما اعطيت من يد المنان۔ كلا بل هي تتمة الخلقة البشرية۔ وحقيقة

انسان کو خداتعالیٰ کے ہاتھ سے نہیں ملی یہ بات ہرگز نہیں بلکہ زبان انسان کی پیدائش کا تتمہ ہے اور انسانی

الارواح الانسية۔ وانها من اعظم نعم حضرة الاحدية۔ ولا يتم التوحيد

روح کی حقیقت ہے اور خداتعالیٰ کیطرف سے ایک بہت بڑی نعمت ہے، اور توحید بجز اس عقیدے

الا بعد هذه العقيدة۔ ايرضى موحد بامر فيه نقص حضرة العزة۔ او فيه

کے پوری نہیں ہوسکتی۔ کیا کوئی موحد کسی ایسے امر پر راضی ہوسکتا ہے جسمیں حضرت عزت کی نسبت نقص

شرك كعقائد المشركين۔ وان الذين يعرفون الله حق العرفان يعلمون

لازم آوے یا اُسمیں مشرکوں کے عقیدہ کیطرح شرک ہو اور جو لوگ خداتعالیٰ کو حق پہچاننے کا پہچانتے ہیں جانتے ہیں

انه في كل خير مبدء الفيضان۔ وانه موجد الموجودين۔ ولا يتكلمون

کہ وہ ہریک خیر کا مبدا ہے اور ہریک موجود کا موجد ہے اور دہریوں اور

كالدهريين والطبعيين۔ اولئك الذين اوتوا حظا من المعرفة۔ وسقوا

اور طبعیوں کی طرح کلام نہیں کرتے یہ لوگ وہی ہیں جنکو معرفت کا حصہ دیا گیا ہے۔ اور توحید

من كاس توحيد الحضرة وجعلوا من الفائزين۔ وان ربنا كامل من جميع

کے پیالے پلائے گئے ہیں اور کامیابوں میں سے گنے گئے ہیں اور ہمارا خدا ہریک جہت سے کامل

الجهات۔ ولا يعزى اليه نقص في الذات والصفات وانه حميد لا يفرط اليه

ہے اور کوئی نقص اسکی ذات اور صفات کیطرف عاید نہیں ہوسکتا اور وہ تعریف کیا گیا ہے کوئی

ذمّ وقدوس لا يلحقه وصم - وهذا هو محجّة الاهتداء ومشرب

بدی اُسکی طرف پیشدستی نہیں کرسکتی اور وہ نہایت پاک ہے کوئی عیب اسکے شامل حال نہیں ہوسکتا یہی ہدایت یابی

الاولياء والاصفياء - وصراط الذين انعم الله عليهم وسبيل الذين

کی راہ ہے اور اولیا اور اصفیا کا مشرب ہے - اور ان لوگوں کی راہ ہے جن کو آنکھیں دی گئیں

نوّر عينهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين - فوالله الذي هو

مگر جن پر خدا کا غضب اور گمراہ ہیں انکی یہ راہ نہیں پس اس خدا کی قسم ہے جو

ذو الجلال والاكرام - ان البشر ما وجد كمالا الّا من فيضه التام

ذو الجلال والاکرام ہے کہ انسان نے ہر یک کمال اُسی کی فیض سے پایا ہے

وهو خير المنعمين - ام يقولون انّ نعمة النطق ما جاءت من الرحمان

اور وہ بہتر انعام کرنیوالا ہے کیا لوگ یہ کہتے ہیں کہ بولنے کی نعمت خدا تعالی سے انسان کو نہیں ملی

وما كان معطيها خالق الانسان - فهذا ظلم وزور وغلو في العدوان -

اور انسان کا پیدا کرنیوالا اُس نعمت کا دینے والا نہیں پس یہ ظلم اور جھوٹھ ہے اور ظلم میں شیطان

كالشياطين - وتلك قوم ما قدروا الله حق قدره - وما نظروا الى

کی طرح غلو ہے - اور یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے خدا تعالی کی وہ قدر نہیں کی جو قدر کرنیکا حق تھا اور اُسکے

شمسه وبدره - وما فكروا انه هو رافع كل الدجى - وانه خالق

سورج اور چاند کیطرف نظر اُٹھا کر نہیں دیکھا اور یہ نہیں سوچا کہ وہ وہ خدا ہے جو ہر یک تاریکی کو

الارض والسموات العلى - خلق الانسان ثم انطقه ثم هدى - وما من

دور کرتا اور بلند آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنیوالا ہے اُس نے انسان کو پیدا کیا پھر اسکو بولی سکھائی اور پھر ہدایت دی

نعمة الا اعطى - فهذا هو ربنا الاعلى - وخالقنا الاغنى -

اور کوئی ایسی نعمت نہیں جو اُس نے عطا نہیں کی پس یہی ہمارا برتر خدا ہے اور ہمارا پیدا کنندہ جو نہایت غنی ہے

وسعت نعمه ظاهرنا وباطننا - واحاطت آلائه ابداننا وانفسنا -

اسکی نعمتیں ہمارے ظاہر اور باطن پر محیط ہو رہی ہیں اور اسکی بخشش ہمارے بدنوں اور جانوں پر احاطہ کر رہی ہیں

هو الذی خلق الانسان - واتم الخلق وزان - واکمل الاحسان

وہی ہے جس نے انسان کو پیدا کیا اور اسکی پیدایش کو پورا کیا اور زینت بخشی اور اپنے احسان کو کمال تک

فکیف یظن انه ما علم البیان - اتظن انه قدر علی خلق البشر

پہنچایا - پس ایسے محسن کی نسبت کیونکر گمان کیا جائے کہ اُس نے انسان کو بولنا نہ سکھایا کیا تیرا یہ ظن ہے کہ وہ انسان

وما قدر علی الانطاق وازالة الحصر او کان من الغافلین - افانت

کے پیدا کرنے پر تو قادر ہوا لیکن اُسکے بولانے اور اُسکی زبان کھولنے پر قادر نہ ہوسکا یا وہ غافلوں میں سے تھا کیا تو

تعجب ههنا من قدرة رب العالمین - وتری انه قوی متین -

اِس جگہ رب العالمین کی قدرت سے تعجب کریگا - اور نہیں دیکھتا ہے کہ وہ زبردست قوت والا ہے -

وانه خالق الجوهر والعرض - ومنور السماوات والارض - ومجیب

اور وہ جوہر اور عرض کو پیدا کرنیوالا ہے اور زمین اور آسمان کو روشن کرنیوالا ہے اور دعاوٴن

دعوة الداعین - فهل لك ان تتوب الیه وتمیل - وتتحامی القال

کو قبول کرنیوالا ہے پس کیا تو اس بات کیطرف رغبت رکھتا ہے کہ اسکی طرف رجوع کرے اور قیل

والقیل - والله یحب الصالحین

وقال کو چھوڑ دے اور خدا نیک بندوں سے محبت رکھتا ہے

فلما ثبت ان ربنا هو نور کل شیء من الاشیاء - ومنیر ما فی

اور جبکہ ثابت ہوا کہ ہمارا خدا ہر یک چیز کا نور اور زمین اور آسمان کا

الارض والسماء - ثبت انه المفیض من جمیع الانحاء - وخالق الرقیع

روشن کرنیوالا ہے تو ثابت ہوگیا کہ وہی ہر یک طرح سے مبدء جمیع فیوض ہے اور وہی زمین و آسمان

والغبراء - وهو احسن الخالقین - وانه اعطی العینین وخلق اللسان

کا خالق اور احسن الخالقین ہے اُس نے دو آنکھیں دیں اور زبان اور

والشفتین - وهدی الرضیع الی النجدین - وما غادر من کمال مطلوب

ہونٹھ دئے اور بچہ کو پستانوں کیطرف ہدایت دی اور کوئی ایسا کمال انسانی اٹھا نہ رکھا

الا اعطاها باحسن اسلوب۔ فمن الغباوة ان تظن ان النطق الذي

جسکی طرف انسان کو حاجت ہے اور ہر یک مطلوب احسن طور سے ادا کیا پس یہ نادانی ہوگی کہ ایسا گمان کیا جائے کہ وہ نطق

هو نور حقيقة الانسان۔ ومناط العبادة والذكر والايمان۔ ما أعطي

جو انسانی حقیقت کا نور ہے اور ذکر اور ایمان اور عبادت کا مدار ہے وہی خدا تعالی

مع الخلقة من الرحمان۔ بل وجده البشر بشق النفس وجهد الجنان

کیطرف سے انسانی پیدایش کو نہیں ملا بلکہ انسان نے اسکو اپنی محنت اور مشقت سے بعد مدت

بعد تطاول امد وامتداد الزمان۔ وهل هذا الا افتراء الكاذبين۔

مدید اور زمانہ دراز کے پایا اور یہ خیال صریح دروغگو لوگوں کا افترا ہے۔

ومن آمن بالذي له كمال تام في الذات والصفات۔ وفيوض متنوعة

اور جو شخص اس ذات پر ایمان لایا ہو جو اپنی ذات اور صفات میں کمال تام رکھتا ہے جو نگارنگ کے فیوض

لاهل الارض والسموات۔ وعرف انه مبدء الفيوض من جميع الجهات۔

زمین اور آسمان کے باشندوں کیلئے رکھتا ہے اور اس نے جان لیا ہو کہ خدا تعالی ہر یک جہت سے مبدء فیض

يؤمن بالضرورة بانه اعطى كل شيء خلقه وما غادر شيئا من الكمالات وهو مفيض

ہے وہ بالضرورت اس بات پر ایمان لائیگا کہ اس نے ہر یک چیز کو اسکی مناسب حال پیدائش بخشی ہے اور کوئی مطلوب باقی نہیں چھوڑا اور

كل فيض احتاجت اليه طبائع المخلوقات بحسب الاستعدادات۔ وما

ہر یک فیض کا مبدء ہے اور مخلوقات کی طبیعتیں بحسب استعداد اسکی طرف محتاج ہیں۔ اور کوئی

نعب غراب الا بتعليمه۔ وما زئر اسد الا بتفهيمه۔ هو منبع كل خير وفيضان

کوا کان کان نہیں کرتا اور نہ شیر گرجتا ہے مگر اسی کی تعلیم اور تفہیم سے اور وہ ہر یک خیر اور فیض کا مبدء

ومعلم كل نطق وبيان وكذلك كان شان رب العالمين۔ اتزعم ان ربي

اور ہر یک نطق اور بیان کا معلم ہے اور ایسی ہی رب العالمین کی شان ہونی چاہیئے تھی کیا تیرا یہ زعم ہے

الانسان كرجل عاجز من اكمال التربية لا بل رباه بايدي القدرة التامة

کہ اس نے انسان کی اس شخص کیطرح پرورش کی جو کامل پرورش کرنے سے عاجز ہو یہ ہرگز درست نہیں بلکہ اس نے قدرت تامہ

حتے وهب له لقب الخليفة - وكمّله بكمال الفضل والرحمة واعطى له

کے دونوں ہاتھوں سے پرورش کی یہانتک کہ اسکو خلیفہ کا لقب عطا کیا اور کمال فضل اور رحمت سے اسکو کامل کیا اور اسکو

ما لم يعط احدًا من المخلوقين - وانه هو الله الذي يربّي الاشجار بتربية

وہ نعمتیں دیں جو کسی مخلوق کو نہیں دیں اور وہ وہی خدا ہے جو کامل تربیت کے ساتھ درختوں کی پرورش

كاملة - حتے يجعلها دوحات عظمة - ويزيّنها بزهر وانواع ثمرة و

کرتا ہے یہاں تک کہ بڑے بڑے درخت انکو کر دیتا ہے اور انکو پھولوں اور قسما قسم کے پھلوں اور

اظلال باردة ممدودة تسرّ الناظرين - فما زعمك انه خلق الانسان

ٹھنڈی اور پھیلے ہوئے سایوں سے آرائش دیتا ہے اور ایسی آرائش دیتا ہے کہ دیکھنے والے خوش ہوتے ہیں پس تیرا کیا زعم ہے کہ اُس

خلقا غير تامّ وما بلّغه الى مقام فيه كمال نظام - وتركه ناقصًا

خدا نے انسان کو ناقص پیدا کیا ہے اور ایسے کمال تک نہیں پہنچایا جس میں نظام کا کمال ہے اور تھکنے والوں کیطرح

كاللاغبين - ثم العلوم التي توجد في مفردات اللسان العربية -

اسکو ناقص چھوڑ دیا - پھر وہ علوم جو عربی زبان کے مفردات میں پائے جاتے ہیں وہ کھلے کھلے طور پر

تشهد بالشهادة الجلية انها ليست فعل احد من البريّة وانها من

گواہی دیتے ہیں کہ وہ مخلوق کا فعل نہیں ہیں اور اُسکا فعل ہے جس نے آسمان

خالق السماء والارضين - ولا يختلج في قلبك ان الانسان لا يتولد

اور زمین کو پیدا کیا ہے اور تیرے دل میں یہ بات خلجان پیدا نہ کرے کہ انسان بولتا ہوا

ناطقا متكلّما بل يجد هذا الكمال متعلّما كما نشاهد بالحق واليقين -

اور باتیں کرتا ہوا پیدا نہیں ہوتا بلکہ اس کمال کو بذریعہ تعلیم کے پاتا ہے جیساکہ ہم یقینی طور پر مشاہدہ کر رہے ہیں

فان هذا الايراد عليك لا لك فاصلح حالك ولا تغفل بالك كالنائمين

کیونکہ یہ اعتراض درحقیقت تیرے پر ہے نہ تیرے لئے پس اپنی حال کو درست کر اور اپنے دل کو سوئے ہوؤں کی طرح غافل مت کر

فانك اذا قبلت ان النطق لا يحصل الا بالتعليم - فلزمك ان تقبل

کیونکہ جب تو نے قبول کر لیا کہ بولنا صرف تعلیم کے ذریعہ سے حاصل ہوتا ہو سو تجھے اس بات کا قبول کرنا بھی لازم

ان البشر الاول ما فهم الا بالتفهيم - فاقررت بما انكرت ان كنت

آگیا کہ پہلا انسان بہی بجز سمجہانیکے خود بخود نہین سمجہہ سکا پس اس صورت مین تو تو نے اسبات کا اقرار کردیا جسکا انکار

من المتفکرين - وقد جرب الناس وتظاهر الخبرة والقياس ان الاطفال

کردیا تہا - یہی درست ہے اگر تو سوچ اور فکر کرے اور یہ بات تحقیق شدہ امر ہے کہ لوگ آزما چکے اور آزمائش اور قیاس نے بالاتفاق

المتولدين لو يتركون غير متعلمين - ولا يعلمهم لسانهم احد من المعلمين

یہ گواہی دی کہ بچے جو پیدا ہوتے ہین اگر وہ بیتعلیم چہوڑے جائین اور کوئی سکہانیوالا انکی زبان ان کو نہ سکہادے

فلا يقدرون على نطق ولا يجيبون المنطقين - بل يبقون كبكم صامتين

پس وہ خود بخود بولنے پر قادر نہین ہو سکتے اور نہ بولانیوالون کو جواب دیسکتے ہین بلکہ گونگون کیطرح چپ رہتے ہین -

فاي دليل اوضح من هذا لمن طلب الحق وهو امين - وما اتبع سبل

پس اس سے بڑہکر اُس شخص کے لیئے کونسی واضح دلیل ہوگی جو طالب حق اور امین ہے جو گمراہون کی راہ پر نہین

الضالين - فجاهد حق الجهاد وفكر كاهل الرشاد ولا تستعجل كالمعرضين

چلتا - پس کوشش کر جیسا کہ حق کوشش کا ہے اور فکر کر جیسا کہ اہل رشد فکر کیا کرتے ہین اور کنارہ کش لوگون

ومن اجلى البديهيات ان آدم خلق من يد رب الكائنات - وما كان

کیطرح جلدی مت کر - اور یہ بات تو اجلی بدیہیات مین سے ہے کہ آدم خدا تعالی کے ہاتہہ سے پیدا کیا گیا تہا اور اُسوقت

احد معه من المعلمين والمعلمات فثبت ان معلمه كان خالق المخلوقات -

کوئی سکہانیوالا یا سکہلانے والی آدم کے ساتہہ موجود نہ تہا پس ثابت ہوا کہ آدم کا معلم اور بولی سکہانیوالا خدا تعالی ہی تہا

افلا تؤمن بقدرة قوى متين - افلا تعلم ان وجود البرية - ظل الصفة

کیا تو خدائے قادر زبردست کی قدرت پر ایمان نہین لاتا کیا تجہے خبر نہین کہ مخلوقات ربوبیت کی صفت کا ظل ہے

الربوبية وبها كان ظهورهم فى هذه النشاءة وكان النطق من تتمة

اور اسی صفت ربوبیت کے ساتہہ تمام مخلوقات کا اس عالم مین ظہور ہوا اور بولنا انسان کی پیدایش کا ایک

خلق الانسان - فكيف يجوز الخداج للذى ظهر من يدى الرحمان - اتزعم

تتمہ ہے پس کیونکر اُن چیزون کو ناقص الخلقت خیال کیا جائے جو خدا تعالی کے دو نون ہاتہون سے ظہور مین آئی ہین

ان الله الذي نفخ روحه فيه ـ ما كان قادرًا ان ينطق فيه ـ مالك

کیا تو یہ خیال کرتا ہے کہ وہ خدا جس نے انسان میں زندگی کی روح پھونکی وہ اس بات پر قادر نہیں تھا کہ اسکے منہ کو کلام کرنے پر

لا تفكر كالمسترشدين ـ أتظن ان الله غادر ربوبيته ناقصة ـ او ثنيت

قادر کردیتا تجھے کیا ہو گیا کہ رشید لوگوں کی طرح نہیں سوچتا ـ کیا تو یہ گمان کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنی ربوبیت کو ناقص چھوڑ دیا یا قدرت

يده بعد ما ارى قدرة ـ او كفاه رجل من الحاجزين ـ وان كنت تقر بالتعليم

دکھلانے کے بعد پھر ہاتھ اسکے نکمے ہو گئے یا کسی روکنے والے نے اسکو روک دیا اور اگر یہ بات ہے کہ بولی سکھانے کا تو اقرار کرتا ہے لیکن

ولكن لا تقر بتعليم الرب الكريم ـ بل تسلك مسلك فلاسفة هذا

یہ اقرار نہیں کرتا کہ خدا نے سکھائی بلکہ اس زمانہ کے فلاسفروں کے نقش قدم پر چلتا ہے

الزمان ـ وتذهب الى قدم نوع الانسان ـ فاعلم ان هذا باطل بالبداهة

اور نوع انسان کے قدم کا قایل ہے پس جان کہ یہ خیال بالبداہت باطل ہے

والعيان ـ وان هو الا الدعوى كدعاوى الصبيان ـ او هذي كهذيان

اور یہ صرف بچوں کے دعووں کے مانند دعوے ہے اور یا مستوں کے بکواس کی طرح

النشوان ـ ما اتوا عليه بالبرهان ـ وما كانوا مثبتين ـ وكيف وان تفرد

ایک بکواس ہے وہ لوگ اس بات پر کچھ دلیل نہیں لا سکے اور اپنے مدعا کو ثابت نہیں کیا اور کیونکر یہ صحیح ہو جبکہ خدا تعالے

حضرة الاحدية ـ في كمال الذات والهوية ـ يقتضي اراءة نقصان البرية ـ

کا اپنے ذاتی کمالات میں منفرد ہونا اسبات کو چاہتا ہے کہ اس کے مقابل پر تمام مخلوقات ناقص حالت میں ہو

ليعلموا ان البقاء الذي هو نوع من الكمال ـ لا يوجد الا في حي ذي العزة

تا کہ سب لوگ جان لیں کہ وہ بقا جو کمال کے نوع میں سے ہے وہ بجز اس زندہ ذوالجلال کے کسی میں نہیں پائی جاتی

والجلال ـ وليعلموا انه صمد غني كفاه وجوده ـ ولا حاجة ان يكون احد

اور تا جان لیں کہ وہ بے نیاز ہے اسکا وجود اسکے لئے بس ہے کچھ حاجت نہیں کہ کوئی اسکا مددگار ہو یا

وليه او ودوده ـ وليس عليه ابقاء احد على وجه الوجوب ـ وليس امر لذاته

دوست ہو اور اسپر فرض نہیں کہ کسی کو ہمیشہ کے لئے باقی رکھے اور اسکی ذات

الغنی کالمطلوب - ولیس له حاجة الی المخلوقین - بل قد یقتضی ذاته

غنی کے لئے کوئی امر واجب الطلب نہیں اور اسکو مخلوقات کیطرف کچھہ بہی حاجت نہیں بلکہ اُسکی ذات تجلیات

تجلیات الربوبیة - لیعرف انها من صفاته الذاتیه - فیخلق مایشاء

ربوبیت کا تقاضا کرتی ہے تاکہ جانا جائے کہ ربوبیت اسکی صفات ذاتیہ مین سے ہے پس اپنے امر اور ارادہ سے

بالامر والارادة - وقد یقتضی تجلیات الاحدیة - لیعرف ان غیره

جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور کبہی اسکی ذات تجلیات احدیت کا تقاضا کرتی ہے تاکہ جانا جائے کہ اسکے بغیر سب

هالکة الذات باطلة الحقیقة - ولیس له الیه مثقال ذرة من الحاجة -

مرنیوالی چیزین ہین اور ان کی طرف ایک ذرہ اسکو حاجت نہین تب وہ

فیهلك کل من علی الارض من نوع الخلقة - ولا یغادر فردًا من افراد

ہریک کو جو زمین پر ہے ہلاک کرتا ہے اور ایک فرد کو بہی نہین چہوڑتا

البریة - الا ویمحو اثره بالاهلاك او الاماتة - وکذلك یدیر صفاته لا لی

بلکہ اس کا نشان مٹا دیتا ہے اور اسی طرح اپنی صفات کو گردش

ابد الآبدین - وکل صفة یقتضی ظهوره بعد حین - فیخلق قرونا

مین رکہتا ہے اور کبہی انتہا نہین اور ہریک صفت اپنے وقت پر ظہور چاہتی ہے پس بعض زمانون کے

بعد ما اهلك قرونا اولی - لیعرف بصفات علیها مدار نجات الوری -

ہلاک کرنیکے بعد دوسری زبانین پیدا کر دیتا ہے تاکہ وہ اپنی ان صفات سے پہچانا جائے جو مدار نجات ہین

ولا یحتاج الی قدم نوع کما هو زعم النوکی - وهو غنی عن العالمین - ولا تنفك

اور وہ کسی نوع کے قدامت کا محتاج نہین جیساکہ نادانون کا خیال ہے اور وہ تمام عالم سے بے نیاز ہے - اور خدا تعالی کی

صفات الرحمن من ذات الرحمان وتری دور صفات الله القهار کدور

صفات اسکی ذات سے منفک نہین ہو سکتی اور خدا تعالی کے صفات کا دور تو ایسا پائیگا جیساکہ دن اور

اللیل والنهار - ولا تتعطل صفاته کما هو زعم الغافلین - بل یقتضی ذاته وقت الافناء

رات کا دور ہے اور اُس کے صفات بیکار نہین ہوتی جیساکہ غافلون کا خیال ہے بلکہ اسکی ذات فنا کرنیکے وقت کو ایسا

كما يقتضي وقت الانشاء - ليتحقق كل صفة من صفاته الغرّاء - وليعرف

ہی چاہتی ہے جیسا کہ پیدا کرنیکے وقت کو چاہتی ہے تا کہ اسکی تمام صفتین ثابت ہو جائین اور تا کہ لوگ اسکی یکتائی

الناس تفرد ذاته ولا يعتقدوا بنقص كمالاته كالمشركين - وليبرق

کو سمجھ لین اور یہ عقیدہ نہ رکھین کہ اُسکے کمالات مین کچھ نقص ہے اور تا کہ اسکی

توحيده ويتجلى تمجيده - ويعرف دين الله بالدائرة الابدية - والسنن القديمة

توحید چمکے اور اسکی بزرگی جلوہ گر ہو اور دین الٰہی ابدی دائرہ کے ساتھ پہچانا جائے اور سنن قدیمہ کے

المستمرة - ويبطل كفارة الكفرة الفجرة - ويمحو طرق الشرك والبدعة -

ساتھ اسکا علم ہو اور عیسائیون کے کفارہ کا بطلان ثابت ہو - اور شرک اور بدعت کے طریقے مٹ جائین

وليستبين سبيل المجرمين - فهذا امر اقتضته ذاته لتعرف به صفاته -

اور کھل جائے کہ مجرمون کی یہ راہ ہے پس یہ وہ امر ہے جسکو خدا تعالی کی ذات نے چاہا تا اُسکے ساتھ اسکی صفات پہچانی جائین

ولينقطع دابر المفترين - فقد ياتي وقت على هذه النشاة لا يبقى وجود

اور تا مفترون کا پیچھا کاٹا جائے پس اس عالم پر کبھی وہ وقت آجاتا ہے کہ بجز خدا تعالی کے ایک فرد

الا وجود الحضرة - ويجفش السيل على كل تلعة الخلقة - وتدرس اطلال

بھی باقی نہین رہتا اور فنا کا سیلاب ہر ایک پیدایش کے اونچی اور نیچی زمین پر چڑھ جاتا ہے اور ہستی کے نشان

الكينونة ولا ينفع خبط احد من الخابطين - ثم ياتي وقت نبذ وسلسلة

معدوم ہو جاتے ہین اور کسیکو ہاتھ پیر مارنا نفع نہین دیتا - پھر ایک دوسرا وقت آتا ہے کہ مخلوقات کا

المخلوقات فهذان اثران متعاقبان من رب الكائنات - لئلا يلزم تعطل الصفات -

سلسلہ شروع ہو جاتا ہے پس یہ دونون نشان خدا تعالی کیطرف سے ایکدوسرے کے پیچھے چلتے ہین تا کہ تعطل صفات لازم نہ آوے

فاذا اثبت هذا الدور في صفات الرحمن - وثبت الافناء والانشاء من سنن

پس جبکہ یہ دور خدا تعالی کی صفات مین ثابت ہوا اور پیدا کرنا اور مارنا خدا تعالی کی قدیم عادتین

المنان من قديم الزمان - فقد بطل منه راى قدم نوع الانسان - وكيف

ثابت ہوئین پس اس سے نوع انسان کی قدامت کا مسئلہ باطل ہو گیا - اور باوجود

القدم مع ازمنة العدم والفقدان واوان الفناء والبطلان۔ فانظر

اور باوجود عدم اور فقدان کے اور فنا کے کیونکر قدم باقی رہ سکتا ہے پس کوشش کرنیوالون

کالمجدین ولا تتکلم کالمستعجلین +

کی طرح سوچ اور جلدی کرنیوالون کیطرح مت بول۔

واعلم ان القدم الحقیقی لا یوجد الا فی ذی الجلال والاکرام۔

اور یہ بات جان کہ قدم حقیقی بجز ذات خدا سے ذی الجلال کے کسی چیز مین ہی نہین

ویدور رحی الفناء علی الارواح والاجسام۔ واحدیته تقتضی فناء الغیر فی

پایا جاتا اور روحون اور جسمون پر فنا کی چکی چل رہی ہے اور خدا تعالی کی احدیت ذاتی بعض ایام مین

بعض الایام الا الذین دخلوا فی دار الله۔ وغسلوا ببحار الله وحفت بهم انوار الله۔

غیر کی نیستی چاہتی ہے بجز اُن لوگون کے جو با ایمان فوت ہو کر خدا تعالی کے گھر مین داخل ہو گئے اور خدا تعالی کے

وازیل اثر الغیر باثار الله وماتوا وهم کانوا فانین۔ فی حب رب العالمین فاولئك

دریاؤن سے غسل دئیے گئے اور الٰہی نور اُنپر محیط ہو گیا اور خدا تعالی کے نشانون سے غیر کے نشان مٹائے گئے اور فنا فی اللہ ہو کر

الذین لا یذوقون الموت بعد موتتهم الاولی۔ رحمة من ربهم الاعلی

خدا تعالی کی محبت مین فوت ہو گئے پس یہ وہی لوگ ہین جو اپنی پہلی موت کے بعد پھر موت کا مزہ نہین چکھینگے۔ یہ تمام رحمت

فلا یرون الما ولا بلوی۔ ویبقون فی جنة الله خالدین۔ ویعطیهم الله

اُنکے بزرگ رب کیطرف سے ہے پس وہ کوئی درد اور نہ سختی دیکھتے ہین اور خدا تعالی کی بہشت مین ہمیشہ رہنگے اور خدا تعالی انکو

حیوٰتا من حیاته۔ وکمالات من کمالاته ولا تفنیهم غیرته بما احاطت علیهم

اپنی زندگی مین سے زندگی بخشتا ہے اور اپنے کمالات مین سے کمال عطا کرتا ہے اور اسکی غیرت انکو فنا نہین کرتی کیونکہ

احدیته فطوبیٰ للذین ضلوا فی حب مولی قوی متین +

اسکی وحدانیت اُنپر محیط ہو جاتی ہے پس مبارک وہ لوگ جو اسکی محبت میں کھوئے گئے جو زبردست آقا ہے

ثم نعود الی کلمتنا الاولی۔ ونقول ان الله الاقنی جعل

پھر ہم اپنے پہلی کلمہ کیطرف عود کر کے کہتے ہین کہ خدا سے بے نیاز نے ہر یک چیز کو پانی سے

كل شئ من الماء حيًّا - والماء نزل من السّماء بانواع البركات والعطاء فالنتيجة

زندہ کیا ہے اور پانی کئی قسم کی برکتون اور بخششون کے ساتھ آسمان سے اُترا ہے پس نتیجہ

ان كل فيض جاء من حضرة الكبرياء - وهو مبدء كل خير لجميع الاشياء

یہ نکلتا ہے کہ ہر یک فیض خدا تعالی کیطرف سے ہی آیا ہے اور وہ تمام چیزون کے لئے مبدء خیر ہے اور یہہ

وهذا ردّ آخر على المنكرين - الذين يقولون ان الله خلق الانسان

منکرون پر ایک اور ردّ ہے - یعنے اُن پر جنکا قول ہے جو انسان گونگے کیطرح پیدا کیا گیا ہے اور

كالبكم وما فهّم وما علّم وخلقه كالناقصين - هذا ما كتبنا للملحدين

خدا نے اُن کو نہ کچھہ سکھلایا اور نہ سمجھایا اور ناقصون کیطرح انکو پیدا کیا - یہ تو ہمنے ملحدون اور طبعیون

والطّبعيين - الذين لا يؤمنون بدين الله ويقولون ما يقولون مجترئين -

کیلئے لکھا ہے جو دین اللہ پر ایمان نہین لاتے اور دلیری کی راہ سے جو چاہتے ہین بول اُٹھتے ہین -

واما الذين يؤمنون بما جاء به رسول الله خاتم النبيين - فيكفي لهم ما اثبتنا

مگر وے لوگ جو حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے پس اُن کے لئے تو اسی قدر کافی ہے جو قرآن شریف

من كتاب مبين - ايأمرهم توحيدهم ان ينسبوا فعل الله الى غير الربّ

سے ہمنے ثابت کیا ہے کیا اُنکی توحید ان کو اجازت دے سکتی ہے جو خدا تعالی کے فعل کو اسکے غیر کیطرف منسوب

القدير - او يقسموا خلق الله بين الربّ والعبد الحقير - او يحسبوا خلقه

کرین یا خدا اور بندہ مین پیدایش کو تقسیم کرین یا اس کی اشرف مخلوقات کو ناقص اور

الاشرف ناقصًا محتاجًا الى الناقصين - كلا بل هي كلمة لا تخرج من افواه

ناقصون کیطرف محتاج خیال کرین ہرگز نہین بلکہ یہ ایک ایسا کلمہ ہے جو مومنون موحّدون

المومنين الموحّدين - وللنطق شان خاص كشان الحيوٰة وقد خصه الله

کے مُنہ سے نکل نہین سکتا اور نطق کے لئے ایک شان خاص ہے جیسا کہ حیات کیلئے ایک شان خاص ہے

بالبشر من جميع الحيوانات - فكما ان البشر ما وجد الحيات الا من الرحمٰن -

اور خدا تعالی نے تمام جانداروں مین سے نطق کو بشر کے ساتھ خاص کیا ہے پس جیسا کہ انسان زندگی کو صرف خدا تعالی سے پایا ہے

فكذلك ما وجد النطق الا من ذلك المنان - وهذا هو الحق افانت من

اسیطرح اُس نے بولنے کو بھی صرف اس محسن حقیقی سے پایا ہے اور یہی سچی بات ہے کیا تو ان

الممترين - وان كنت تظن ان امك علمك اللسان - فمن علّم امك

لوگوں میں سے ہے جو شک کرتے ہیں اور اگر تجھے یہ گمان ہے کہ تیری ماں نے تجھے بولنا سکھایا سو تیری پہلی ماں کو کس نے

الاولى وعلمها البيان - فلا تكونن من الجاهلين - وان الله اوحى في مقامات

بولنا سکھایا تھا اور کس نے اسکو فصاحت کا سبق دیا تھا پس تو جاہلوں میں سے مت ہو - اور خدا تعالی نے قرآن شریف کے

من الفرقان - الى ان العربية هي امّ الالسنة ووحي الرحمان - ولاجل

کئی مقامات میں اس بات کیطرف اشارہ کیا ہے کہ زبانوں کی ماں اور خدا کی وحی صرف عربی ہے اور اسی واسطے

ذلك سمى مكة مكة وامّ القرى - فان الناس ارضعوا منها لبان اللسان

اُس نے مکہ کا نام مکہ اور ام القرٰی رکھا کیونکہ لوگوں نے اس سے ہدایت اور زبان کا دودھ پیا

والهدى - فهذه اشارة الى انها هي منبع النطق والنهى - ففكر

پس یہ اس بات کیطرف اشارہ ہے کہ صرف عربی زبان ہی نطق اور عقل کا منبع ہے پس خدا تعالی کے

في قول ربّ الورى - قرانا عربيا لتنذر امّ القرى - وفي ذلك اية

اس قول میں فکر کر کہ یہ قران عربی ہے تا تو مکہ کو کہ جو تمام آبادیوں کی ماں ہے ڈراوے اور اسمیں اس شخص کے

للذي يتقي الله ويخشى - ويطلب الحق ولا يابى - ولا يتبع سبل المعرضين

لئے نشان ہے جو خدا سے ڈرے اور حق کو ڈھونڈے اور انکار نہ کرے اور کنارہ کش لوگوں کا پیرو نہ ہو

ثم انت تعلم ان رسولنا خاتم النبيين كان نذيرا للعلمين - وكذلك

پھر تو جانتا ہے کہ ہمارا رسول خاتم الانبیا صلے اللہ علیہ وسلم تمام دنیا کے لئے نذیر ہے - اور یہی خدا تعالے

سماه ربه وهو اصدق الصادقين - فثبت انّ مكة امّ الدنيا كلها ومولد

نے اُسکا نام رکھا ہے اور وہ اصدق الصادقین ہے - پس اس سے ثابت ہوا کہ مکہ تمام دنیا کی ماں ہے اور تمام قلیل و کثیر کا

كثرها وقلها ومبدء اصل اللغات ومركز الكائنات اجمعين - وثبت معه

مولد ہے اور اسی کے ساتھ یہ بھی ثابت ہو گیا

ان العربیة ام الالسنة بما کانت مکة ام الامکنة من بدء الفطرة وثبت

کہ عربی تمام زبانوں کی ماں ہے کیونکہ مکہ تمام مکانوں کی ماں ہے اور یہ بھی ثابت

انّ القرآن امّ الصحف المطهرة۔ ولذالك نزل فی اللغة الکاملة المحیطة۔

ہو گیا کہ قرآن تمام الٰہی کتابوں کی ماں ہے اور اسی لئے کامل زبان مین اترا ہے جو محیط کل ہے

واقتضت حکم ارادات الالٰهیة۔ ان ینزل کتابه الکامل الخاتم فی اللهجة التی

اور الٰہی ارادوں کے حکمتوں نے تقاضا کیا کہ اسکی کامل کتاب جو خاتم الکتب ہے۔ اس زبان مین نازل ہو جو

هی اصل الالسنة وامّ کلّ لغة من لغات البریة۔ وهی عربی مبین

جڑ زبانوں کی ہے اور تمام مخلوقات کی زبانوں کی ماں ہے اور وہ عربی ہے۔

وقد سمعت ان الله جعل لفظ البیان۔ صفة للعربیة فی القرآن۔ ووصف

اور تو سن چکا ہے کہ قرآن میں اللہ تعالی نے بلاغت فصاحت کو عربی کی صفت ٹھہرایا ہے اور عربی کو

العربیة بعربیّ مبین۔ فهذه اشارة الی فصاحة هذا اللسان۔

عربی مبین کے لفظ سے موسوم کیا ہے۔ پس یہ بیان اس زبان کی فصاحت کیطرف اشارہ ہے اور نیز

وعلو مقامها عند الرحمٰن۔ واما الالسنة الاخری فما وصفها بهذا الشان

اسکے مرتبہ عالیہ کیطرف ایما ہے مگر خدا تعالی نے دوسری زبانوں کو اس وصف سے موصوف نہین فرمایا

بل ما عزاها الی نفسه لتعلیم الانسان۔ وسمّی غیر العربیة اعجمیا ففکر

بلکہ انکو اپنی ذات کیطرف منسوب بھی نہین فرمایا اور اُن کا نام اعجمی رکھا پس اگر تو

ان کنت زکیا۔ وطوبی للمتفکرین۔ وما نطق التوراة بهذا الدعوی۔

زکی ہے تو اس بات کو سوچ لے اور مبارک ہین وہ جو اس بات کو سوچتے ہین اور توریت نے ہرگز یہ دعوی نہین کیا

ولا وید الهنود ولا کتب اخری۔ وما اشار احد وما اومی۔ فلا تعز

اور نہ ہندوؤں کے وید نے یہ دعوے کیا اور کسی نے اس طرف اشارہ بھی نہین کیا پس تو انکی طرف

الی احد منها مالاعزا۔ او اخرج لنا هذا الدعوی۔ ان کنت تزعم انّ احدا ادعی

اس دعوی کو منسوب نہ کر جو انہوں نے نہین کیا یا ہمین دعوی نکال کر دکھلا اگر تیرا یہ گمان ہے کہ انہوں نے دعوی کیا ہے

ولن تستطيع ان تخرجها فلا تتبع سبيل المفترين - ثم اعلم ان العرب مشتق

اور تو ہرگز نہین نکال سکیگا پس تو افترا پردازون کا پیرو مت ہو پھر تجھے معلوم ہو کہ عرب کا لفظ

من الاعراب - وهو الافصاح فی التکلم والسوال والجواب - یقال اعرب

اعراب سے مشتق ہے اور وہ بلیغ و فصیح کلام کو کہتے ہین جیسا کہ یہ مقولہ ہے کہ اَعْرَب

الرجل اذا کانت فی کلامه الابانة - والایضاح والرزانة وماکان کرجل

الرجل یہ اسوقت بولتے ہین جب کسیکی زبان فصیح ہو اور بستہ زبان نہ ہو

لایکاد یبین - واما الاعجم فهو الذی لا یفصح کلامه - ولا یحفظ

مگر اعجم کا لفظ اُسپر بولا جاتا ہے جو فصاحت بلاغت سے عاری ہو جسکا نظام تقریر

نظامه - ولا یری حلاوة اللسان - ولا یرتب اعضاء البیان - بل یاکل

عمدہ نہ ہو زبان میں شیرینی نہ ہو بیان کی اعضا مین ترتیب نہ ہو بلکہ کچھہ کہا جاے

اکثرها ویری بعضها کعضین - فهذان لفظان متقابلان - ومفهومان

اور کچھہ بیان کرے اور بات کو بوٹی بوٹی کردے - پس یہ دو لفظ باہم متقابل ہین اور دو متضاد

متضادان - وما اخترعهما احد من الشیوخ والشبان - بل هما من خالق

مفہوم ہیں اور کسی نے جوانون اور بڈھون مین سے انکو اپنی طرف سے نہین بنایا - بلکہ یہ دونون خدا تعالی

الانسان - لقوم متدبّرین - وقد جاء لفظ العرب فی کتب اُولی الصحف

کی طرف سے ہین اُن کے لئے جو سوچتے ہین اور عرب کا لفظ پہلی کتابون مین بہی آیا ہے یعنے یسعیاہ نبی

یسعیاه وموسے - وفی الانجیل تقرء وترا ہ - فثبت انّه من

کی کتاب اور موسی کی کتاب اور انجیل مین - پس ثابت ہوا کہ یہ لفظ خدا تعالے

الله الاعلی - ولیس کهذا الاسم اسم لسان من الالسنة الاعجمیة ولن تجد نظیره فی

کی طرف سے ہی اور کسی دوسری زبان میں ایسا نام نہین اور کسی ولایت مین تو اسکی نظیر نہین پایگا پس

العبرانیة وغیرها من اللهجة ففکّر هل تعلم لها سمیا فی تلك الالسنة -

تو عبرانی اور دوسری زبانون مین فکر کر کیا عربی کے ہمنام کسی اور زبان کو تو پاتا ہے

فثبت انّ العربية هي اللسان - ولا يوجد في غيرها هذا الشان - ففكر ان كنت

پس ثابت ہوا کہ حقیقی زبان عربی زبان ہی ہے - اور اُسکے غیر مین یہ شان پائی نہین جاتی - پس اگر تجھے کچھہ

من المشككين - ومن اجلى العلامات ان اللسان الذي كان من

شک ہی تو شرم کرو - اور یہ بات بہت روشن باتوں مین سے ہے کہ وہ زبان جو خدا تعالیٰ کیطرف سے

ربّ الكائنات - وكان من احسن اللغات - وابهى في الصفات - هو اللسان

ہے اور درحقیقت عمدہ زبان ہے وہ وہی زبان ہے

الذي مدحه الله وسماه باسم حسن - كما هي سنة ربّ ذي مِنن -

جسکی خدا تعالیٰ نے آپ تعریف کی ساتھ نام رکھا جیسا کہ یہی سنت اللہ ہے - پس ایسی

فانبئو بذلك اللسان - ان كنتم في شكٍّ من هذا البيان - ولن تجدوا

زبان کا مجھے نشان دو اگر تم اس زبان کے بارے مین شک مین ہو اور ایسا اسم

كالعربية اسمًا في الحسن واللمعان - ففي ذلك آيات للمتوسّمين -

جیسا کہ عربی ہے ہرگز نہین پاؤ گے اور اسمین غور کرنیوالون کیلئے نشان ہین

واما العجم فهم عند الله كبكم لا لسان لهم او كبهائم لا بيان لهم -

اور عجم خدا تعالیٰ کے نزدیک ان گونگون کی طرح ہین جنکی زبان نہ ہو یا ان چارپایون کی طرح جو بول

فان تكلمهم ما حصل لهم الا بالعربية - وليس لفظ عندهم الا من هذه

نہ سکین کیونکہ اُن کو صرف عربی کے ذریعہ سے بولنا حاصل ہوا ہے اور ان کے پاس بجز اس زبان کے ایک لفظ بھی

اللهجة - ولا يقدرون من دون العربية على المكالمات - فيتحقق حينئذ

نہین اور بجز عربی لفظون کے بات کرنے پر قادر نہین ہوسکتے پس اسوقت ثابت ہوتا ہے

انهم كالعجماوات - فقابل بوجه طليق - او خاصم بلسان ذليق - انك من

کہ وہ چارپایون کی طرح ہین - پس کشادہ زبانی کے ساتھ سامنے آ یا تیز زبان کے ساتھ جھگڑ بیشک تو

المغلوبين - فاوصيك ان تفكر في هذا الدعوى - وتذكر قومًا نوكى ان كنت

مغلوب ہے - پس تو اس دعوی مین غور کر اور بے وقوفون کو یاد دلا اگر تو عقلمند ہے

من العاقلين۔ واشكر الله على ما جاءك من البراهين۔ ولا تنسر ان لفظ العجم

عقل مند ہے اور ان دلایل کیوجہ سے جو تجھہ کو ملی خدا تعالی کا شکر کر اور اس بات کو فراموش مت کر

قد اشتق من العجماء وهو البهيمة في هذه اللغة الغراء۔ فتدبر وجه التسمية

کہ عرب کا لفظ عجما سے مشتق ہے اور عجماء لغت عربی مین چارپای کو کہتے ہین پس اس وجہ تسمیہ کو سمجھہ لے

ليستكشف عليك لب الحقيقة ولتكون من الموقنين۔ وكم من اية تدل

تاکہ تیرے پر حقیقت کا مغز کہلے اور تاکہ تو یقین کرنیوالون سے ہو اور بہت سے نشان اسپر دلالت

عليها لو كنتم طالبين۔ ومنها ان الله سمى الانسان سميعا في الفرقان۔

کرتے ہین اگر تو طالب ہو۔ ان نشانون مین سے ایک یہ ہے کہ خدا تعالی نے انسان کا نام سمیع رکہا ہے

فيفهم منه انه اسمعه في اول الزمان۔ وما تركه كالمخذولين۔

پس اس سمیع کے لفظ سے سمجھا جاتا ہے کہ پہلی زمانہ مین خدا تعالی نے ہی اسکو سنایا اور اسکو خذلان کی حالت مین نہ چھوڑا۔

ومنها انه اوضح في البقرة هذا الايماء وقال علّم آدم

اور ان نشانون مین سے ایک یہ ہے کہ اس نے سورہ بقر مین اس اشارہ کو زیادہ واضح کر کے

الاسماء۔ فهذا التعليم يدل على اشياء۔ منها انه كان معلم الكلمات بتوسط

لکہا ہے اور کہا ہے کہ خدا نے آدم کو نام سکہای پس یہ سکہلانا کئی باتون پر دلالت کرتا ہے انمین سے ایک یہ کہ خدا تعالی

المسميات۔ ونعني بالمسميات كلما يمكن بيانه بالاشارات فعلا كان او من

نے کلمات کو مسمیات کے ذریعہ سے سکہلایا اور مسمیات سے مراد ہماری ایسے امور ہین جنکا بیان کرنا اشارات کے ذریعہ سے

اسماء المخلوقات۔ ومنها انه كان معلم حقايق الاشياء وخواصها المكتومة

ممکن ہے خواہ وہ فعل ہون یا اسماء مخلوقات مین سے ہون اور پہر دوسرا امر یہ ہے کہ حقایق اشیاء اور انکے جو

المخزونة في حيز الاختفاء۔ بلغة عربي مبين۔ وان قلت ان النحويين

چھپے ہوی خواص ہین وہ زبان عربی مین سکہلای گئے اور اگر تو یہ بات کہے کہ نحویون نے لفظ اسم کو

خصصوا لفظ الاسم بالاسماء المخصوصة التي لها معاني ولا تقترن باحد

اسماء مخصوصہ سے خاص کیا ہے یعنی وہ اسماء جن کے واسطے معانی ہین اور تین زمانون میں سے کسی سے اقتران

من الازمنة الثلاثة فجوابه ان ذلك اصطلاح لهذه الفرقة - ولا اعتبار

رکھتے ہین پس جواب اسکا یہ ہے کہ یہ اس فرقہ کی اصطلاح ہے اور جب ہم حقیقی طور پر نظر

به عند نظر الحقیقة فانظر کالمبصرین - وان قیل ان المشهور بین

کرین تو یہ اصطلاح ساقط الاعتبار ہو گی پس دیکھنے والون کیطرح سوچ - اور اگر کوئی کہے کہ عوام مسلمانون مین تو

العامة من اهل الملة - ان الله علم ادم جمیع اللغات المختلفة - فکان

یہ مشہور ہے کہ خدا تعالی نے آدم کو تمام بولیان سکھا دی تہین اور وہ ہر یک بولی

ینطق بکل لغت من العربیة والفارسیة وغیرها من الالسنة فجوابه

عربی فارسی وغیرہ بولتا تہا پس اس کا جواب یہ ہے کہ

ان هذا خطاء نشاء من الغفلة - لا یلتفت الیه احد من اهل الخبرة

یہ خطا ہے اور اس کی طرف کوئی عقلمند توجہ نہین کریگا

بما خالف امرا ثبت بالبداهة - وما هو الا زعم الغافلین - بل العربیة

کیونکہ یہ بدیہی الثبوت امر کے مخالف ہے اور بیخبرون کا گمان باطل ہے بلکہ پہلی زبان

هی اللسان من مستانف الایام ومستطرفها ولیس غیرها الا کمرجان من دیر صدفها

اور پہلے زمانہ کی بولی صرف عربی ہے اور اسکا غیر اسکا مال مورو ثی ہر یا کوی چہوٹا سا موتی ہے اسکے موتیون سے ہے

وانت تعلم ان القران والتورات - قد اثبتا ما قلنا واکملا الاثبات

اور تو جانتا ہے کہ قران اور تورات نے جو کچہہ ہمنے کہا وہ ثابت کر دیا ہے

الا تعلم ما جاء فی الاصحاح الحادی العشر من التکوین - فانه شهد ان

کیا تجہے معلوم نہین کہ توریت کتاب پیدائش گیارھوین باب مین لکہا ہے کہ ابتدا مین تمام زمین

اللسان کانت واحدة فی الارضین - ثم اختلفوا ببابل معرقین - واما

کی بولی ایک تہی پہر جب وہ عراق عرب مین داخل ہوئی تو بابل شہر مین بولیون میں

القران فقد سبق فیه البیان - ففکر کالمحققین - ثم ههنا طرق اخر لطلاب الحق

اختلاف پڑا اور قران کا بیان تو تو سن چکا - پس تحقیق کرنیوالون کیطرح سوچ - پہر اس جگہ ایک اور طریق ثبوت حق

والمعرفة وهو انا اذا نظرنا فی سنن الله ذی الجلال والحکمة۔ فوجدنا

اور معرفت کے طالبون کے لئے ہے اور وہ یہ ہے کہ جب ہم الله ذو الجلال کی سنتون پر نظر ڈالتے ہیں تو ہم

نظام خلقه علی طریق الوحدة۔ وذلك امر اختاره الله لهدایة البریة۔ لیکون

اسکی پیدایش کا نظام وحدت کے طور پر پاتے ہیں اور یہ وہ امر ہے جسکو خدا تعالیٰ نے لوگون کی ہدایت کیلئے اختیار کیا ہے

علی احدیته احد من الادلة۔ ولیدل علی انه الخالق الواحد لا شریك له

تا کہ اسکی وحدانیت پر دلیل ہو اور اس دلیل پر دلالت کرے کہ وہ اکیلا پیدا کرنیوالا واحد لاشریک ہے

فی السماء والارضین۔ فالذی خلق الانسان من نفس واحدة کیف تعزی

کوئی اسکا شریک زمین و آسمان مین نہین پس جس نے انسان کو نفس واحدہ سے پیدا کیا کیونکہ اسکی طرف ایک ایسی کثرت منسوب کیجائے

الیه کثرة غیر مرتبة ولغات متفرقة غیر منتظمة۔ الا تعلم انه راعی الوحدة

جو غیر مرتب ہے اور کیونکر ایسی بانین اسکی طرف سے سمجھی جائین جو غیر منتظم ہین۔ کیا تجھے معلوم نہین کہ اس نے ہر ایک

فی کل کثرة۔ واشار الیه فی صحف مطهرة وکتاب امام العارفین۔ وابان

کثرت مین وحدت کی رعایت رکھی ہے اور اپنی پاک کلام میں اسکی طرف اشارہ کیا ہے جو عارفون کی امام ہے اور اس نے

فی صحفه الغراء۔ انه خلق کل شیء من الماء۔ فانظر الی سنة حضرة

اپنی کتاب روشن مین بیان فرمایا ہے کہ اس نے ہر یک چیز کو پانی سے ہی پیدا کیا ہے پس خدا تعالیٰ کی سنت کیطرف دیکھ

الکبریاء۔ کیف رد الکثرة الی وحدة الاشیاء وجعل الماء ام الارض والسماء

کیونکر اس نے کثرت کو وحدت کیطرف رد کیا ہے اور پانی کو زمین اور آسمان کی مان ٹھہرایا ہے

ففکر کالعقلاء فانه عنوان الاهتداء ولا تستعجل کالجاهلین وان هذه الایة دلیل واضح

پس عقلمند کی طرح سوچ کہ یہ ہدایت پانیکی علامت ہے اور جاہل نہ بن اور یہ آیت خدا تعالیٰ کی سنت پر دلیل واضح ہے

علی سنة خالق الرقیع والغبراء۔ وفیها تبصرة لاهل الانظار والاراء۔ والله

اور اسمین اہل نظر کے لئے بصیرت کی راہ ہے اور خدا تعالیٰ

وتر یحب الوتر یا معشر الطلباء۔ هو الذی نوّر من نورٍ واحد نجوم السماء

وتر ہے وتر کو دوست رکھتا ہے وہی ہے جس نے ایک نور سے تمام ستارون کو بنایا

وخلق نفوسا متشابهة على الغبراء - وجعل الانسان عالما جامع جميع

اور زمین پر تمام نفوس متشابہ پیدا کیے اور انسان کو ایک عالم جمیع حقایق اشیاء کا

حقائق الاشياء - فلو لم يكن نظام الخلق مبنيا على الوحدة لما وجدت في

جامع بنایا پس اگر مخلوقات کا نظام وحدت پر مبنی نہ ہوتا تو خدا تعالی کی پیدایش مین یہ

خالق الله وجوه هذه المشابهة ولكان خلق الله كالمتفرقين - بل لو لم يكن

مشابہت نہ پائی جاتی اور مخلوق متفرق چیزون کیطرح ہوتی - بلکہ اگر نظام

النظام الوحداني - لبطلت الحكم وضاع السر الروحاني - وسد الصراط الرباني

وحدانی نہ ہوتا تو حکمت باطل ہو جاتی اور سر روحانی ضایع ہو جاتا اور ربانی راہ بند ہو جاتی

وعسر امر السالكين - فما لك لا تفهم وحدة دالة على التوحيد - وهي في

اور سالکون کا امر مشکل ہو جاتا پس تجھ کو کیا ہو گیا کہ تو اس وحدت کو نہین سمجھتا جو اس یگانہ پر دلالت کرتی ہے اور وہی

الاسلام مدار التوحيد - واصل كبير للتعظيم والتمجيد - وسراج منير لمعرفة

اسلام مین توحید کا مدار ہے اور اسکی تعظیم اور تمجید کے لئے اصل کبیر ہے اور خدا تعالی کی وحدانیت اور

الوحدانية الالهية والاحدية الربانية - وانها من علوم اختصت بالمسلمين

اسکی یگانگی کے پہچاننے کے لئے ایک چراغ روشن ہے اور ان علوم مین سے ہے جو اہل اسلام سے خاص ہے

ثم اعلم ان الاثار النبوية - والنصوص الحديثية - قد بلغت في هذا الى

پھر جان کہ آثار نبویہ اور نصوص حدیثیہ اس بارے میں اس کثرت تک پہنچ گئے

كمال الكثرة حتى اعطت ثلج القلب ونور السكينة - كما لا يخفى على المحدثين -

ہیں کہ جن سے دل کو تسلی اور اطمینان کا نور حاصل ہوتا ہے جیسا کہ محدثون پر پوشیدہ نہین

واخرج ابن عساكر في التاريخ وهو المقبول الثقة - قال قال ابن عباس

اور ابن عساکر جو مقبول اور ثقہ ہے ابن عباس سے اپنی تاریخ مین بیان کرتا ہے

ان ادم كان لغته في الجنة العربية - وكذلك اخرج عبد الملك

کہ بتحقیق آدم کی بولی جنت مین عربی ہی تھی - اور اسی طرح عبد الملک آنحضرت

حدثنا من خير الورى ورجال آخرون اولو العلم والنهى - وحدثوا بروايةٍ اخرى

صلے اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث لایا ہے اور دوسرے اہل علم بھی دوسری روایتون سے بیان کرتے ہین

فقالوا ان العربية هي اللسان الاولى من الله المولى - نزلت مع آدم من الجنة

سو انہون نے کہا ہے کہ عربی ہی پہلی زبان ہے جو خدا تعالی کیطرف سے ہے اور آدم کے ساتھ بہشت سے اتری

العليا - ثم بعد طول العهد حرفت وحدثت لغات شتے - واول ما ظهر

ہے پہر ایک زمانہ کے بعد محرف ہوگئی اور اُس سے اور زبانین پیدا ہوگئین اور تحریف کے بعد

بعد التحريف كان سريانيا باذن الله اللطيف - وصرف الله اليه لهجة المبدلين -

جو پہلی زبان ظاہر ہوئی . وہ سُریانی تہی اور خدا تعالی نے زبان کے بدلانیوالون کا لہجہ

ولاجل ذلك سمى العربي الاول عند المتقدمين - وكان عربيا بادنى تصريف

ویسا ہی کر دیا اور اسی واسطے متقدمین اسکو پہلی عربی کہا کرتے تہے اور وہ ادنی تغیر کے ساتھ عربی ہی تہی

المتصرفين - ثم حدثت السنة اُخرى كما حدثت الملل والنحل فى الدُّنيا -

پہر اور اور زبانین پیدا ہوگئین جیسا کہ اور اور مذاہب پیدا ہوگئے اور یہی

وهذا هو الحق فتدبر كالعاقلين - ثم من سبل العرفان انك تجد فى القرآن

بات عقلمندون کے نزدیک حق ہے پہر پہچاننے کے طریقون مین سے ایک یہ ہے کہ تو قرآن مین

ذكرا واحدا فى اختلاف اللسان والالوان - فالله يشير الى ان اللسان كانت

زبان اور رنگ کے اختلاف کے بارہ مین ایک ہی جگہ ذکر پائیگا - پس خدا تعالی ان دونوں کو ایک جگہ

واحدة فى زمان كما كان اللون لونا واحدا قبل الوان ثم اختلفا بعد زمان وحين

ذکر کرنیسے یہی اشارہ کرتا ہے کہ زبان ایک زمانہ مین ایک تہی چنانچہ رنگ بھی ایک زمانہ مین ایک تہا

ثم من لطايف الايماء ان خاتم الانبياء - جعل نفسه شريك آدم فى تعلم الاسماء

پہر طول زمانہ کے بعد دونون مین اختلاف ہوگیا - پہر ایک لطیف اشارہ یہ ہے کہ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آپ کو اسماء کے

كما اخرج الديلمى فى حديث الطين والماء - ففكر فيما قال خاتم النبيين

سکہانے جانے مین آدم کا شریک ٹہرایا ہے جیسا کہ دیلمی نے حدیث طین اور ماء مین روایت کی ہے پس تو اس قول مین فکر کر جو آنحضرت صلعم نے فرمایا

مُثِلَتْ لی اُمّتی فی الماء والطین - وعُلّمتُ الاسماء کما علّم آدم الاسماء - فانظر

کہ میری امت میرے لئے پانی اور مٹی میں متمثل کیگئی اور مجھے نام سکھلائے گئے جیسا کہ آدم کو نام سکھلائے گئے پس اس امر

الی ما اشار فخر المرسلین - وانت تعلم انہ صلی اللہ علیہ وسلم کان امیا لا یعلم

میں فکر کر جسکی طرف آنحضرت صلعم نے اشارہ فرمایا - اور تو جانتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُمّی تھے بجز عربی کے کسی

غیر العربیۃ - نعم اُوتی جوامع الکلم فی ھذہ اللھجۃ - فظھر ان المراد من

اور زبان کو نہیں جانتے تھے ہاں آپکو جوامع الکلم زبان عربی میں ملی تھی پس ظاہر ہوا کہ اسماء سے مراد

الاسماء - فی قصۃ آدم وحدیث خیر الانبیاء ھی العربیۃ المبارکۃ -

حضرت آدم کے قصہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں زبان عربی ہے

کما تدل علیہ النصوص القطعیۃ من کتاب مبین - الا تنظر الی اشتراک

جیسا کہ نصوص قطعیہ کلام الٰہی کی اُسپر دلالت کرتی ہیں کیا تو زبانوں کی اشتراک کیطرف

الالسنۃ - فانہ یوجد فی کثیر من الالفاظ المتفرقۃ - ولا یمکن ھذا الا

نہیں دیکھتا کیونکہ وہ بہت سے الفاظ متفرقہ میں پایا جاتا ہے اور ایسا اور اس قدر

بعد کونہا شعب اصل واحد فی الحقیقۃ وانکارھا کانکار العلوم الحسّیۃ والامور

اشتراک بجز اس صورت کے ممکن نہیں کہ تمام زبانیں ایک ہی زبان کی شاخیں ہوں اور اسکا انکار علوم

الثابتۃ المرئیۃ - فان کان تغایر الالسنۃ من اول الفطرۃ - فکیف وجد الاشتراک

حسیہ کی انکار کی مانند ہے اور ان امور کے انکار کی طرح جو ثابت اور مرئی ہوں - پس اگر زبانوں کا اختلاف ابتدا سے چلا آتا ہے

مع عدم الاتحاد فی الاصل والجرثومۃ - فلا بد من ان نقر بلسان ہی ام کلھا کمال

پس کیونکر باوجود اس اختلاف قدیم کے زبانوں میں اشتراک ہو گیا - پس یہ بات ضروری ہے کہ ہم ایک ایسی زبان کا اقرار کریں

بیان - وانکارہ جہل وسفاہۃ - واللدد تحکم ومکابرۃ وقد تبین الحق

کہ وہ تمام زبانوں کی ماں ہو اور انکار اس بات کا جہالت اور کم عقلی ہے اور جھگڑنا ناحق کی حکومت اور ناحق کا کبر ہے

لو کنتم طالبین - وفی العربیۃ کمالات وخواص وآیات تجعلہا ام غیرھا

اور تم طالب ہو تو حق تو کھل چکا - اور زبان عربی میں وہ کمالات اور نشان ہیں جو محققوں کے نظر میں اسکو ماں

عند المحققين وانها وقعت لها كالظل او كالعصفور عند البازي المطل فاسمع بعض اياتها وكن

غیر کی ان بہر ا یا ہے اور وہ زبانیں عربی کیلئے سایہ کیطرح واقع ہوئی ہیں یا باز صید گیر کے آگے چڑیا کی طرح پس تو انصاف سے عربی کے

من المنصفين - فمنها ان التحقيق العميق والنظر الدقيق يلجئنا بعد المشاهدات

بعض نشان سن - پس ان کمالات میں سے ایک یہ ہے کہ تحقیق عمیق اور نظر دقیق کے بعد مشاہدہ اور رویت

ورؤية البينات - الى ان نقر بان لغة العرب اوسع اللغات وارفعها في الدرجات

بینات کے ہمیں اس اقرار کے لئے مجبور کرتی ہے کہ لغت عرب تمام لغتوں سے وسیع تر ہے اور وہ مدارج

واعظمها في البركات وابرقها بالمعارف والنكات - واتمها في نظام المفردات

میں سب سے بلند اور برکات میں سب سے بزرگ تر اور معارف اور نکات میں سب سے زیادہ چمکنے والے اور مفردات کے نظام میں

وابلغها في ترصيف المركبات وادلها على اللطائف والاشارات - واكملها

سب سے زیادہ کامل اور مرکبات کے درجہ بدرجہ رکھنے میں سب سے زیادہ محل مناسب تک پہنچے ہوئے اور لطایف اور اشارات پر سب سے زیادہ

في جميع الصفات من الله رب العالمين - وتوجد علوم كثيرة في لف اسماءها -

دلالت کرنیوالے اور سب صفتوں میں خدا تعالیٰ کیطرف سے سب سے زیادہ کامل - اور اسکی اسماء کی بناوٹ میں بہت سے علوم پائے جاتے ہیں

وتلمع لطائف في تراكيبها - وطرق ادائها - وسنذكرها في مقاماتها

اور اسکی ترکیبوں اور ادا کے طریقوں میں لطائف چمکتے ہیں اور ہم عنقریب ان کا ذکر حقیقت نمائی کیلئے اپنے مقام پر کرینگے

لنكشف غطاءها - ونبيّن علوم مفرداتها وفنون مركباتها لقوم مسترشدين

اور اسکے مفردات کے علوم اور مرکبات کے فنون طالب ہدایت لوگوں کیلئے بیان کرینگے

والآن نثبت كمال نظام المفردات - فانها اول علامة لغة هي امّ اللغات

اور اب ہم مفردات کے نظام کا کمال ثابت کرتے ہیں - کیونکہ وہ پہلی علامت اُس زبان کی ہے جسکو ام الالسنہ کہنا چاہیئے -

ووحي من حكيم قويّ متين - فانا نرى ان فطرة الانسان - قد اقتضت من اول

اور جسکو خدا تعالیٰ کی وحی ماننا چاہئے - کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ انسانی پیدائش نے پہلے ہی سے یہ تقاضا کیا ہے

الاوان - ان يعطى لها مفردات فيها كمال البيان كما هي كاملة من احسن الخالقين

کہ اُس کو وہ مفردات دئیے جائیں جنمیں کمال درجہ کا بیان ہو جیسا کہ وہ فطرت خدا تعالیٰ کیطرف سے کامل ہے

ونری ان الفطرة الانسانية - والجبلة البشرية قد کملت بقوی مختلفة

اور ہم یہ بہی دیکہتے ہین کہ فطرت انسانی اور جبلت بشری مختلف قوتون کے ساتھ کامل کیگئی ہو اور ایسا

وتصورات متنوعة - وارادات متفننة - وحالات متفرقة وخیالات

ہی قسما قسم کے تصورات کے ساتھ اور قسما قسم کے ارادات کے ساتھ اور حالات متفرقہ اور خیالات

متغائرة - واخلاق متلونة - وجذبات متضادة - ومحاورات موضوعة

متغائرہ اور اخلاق متلونہ اور جذبات متضادہ کی ساتھ اسکا کمال ہوا ہی اور ایسا ہی وہ محاورات

للآباء والبنين - والاعداء والمحبين - والاکابر - والصاغرين - ثم

جو باپون اور بیٹون اور دشمنون اور دوستون اور چہوٹے اور بڑون مین ہوتے ہین تتمۂ کمالات انسانی

انضمت بها افعال تصدر من جوارح الانسان کالايدي والارجل والاعين

ہین پہر اُن کے ساتھ وہ افعال بہی ہین جو انسان کے ہاتھ پیر سے صادر ہوتے ہین جیسا کہ ہاتھ پیر اور آنکھہ اور

والآذان - وکذلك کلما يطلب بوسيلة هذه الاعضاء من علوم الارض والسماء

کان سے اور اسی طرح وہ تمام چیزین جو ان اعضاء کے ذریعہ سے طلب کیجاتی ہین جیسا کہ علوم ارضی اور علوم سماوی

وما يتعلق بها کالخادمين - فلما خلق الله الانسان بهذه القوی والاستعدادات

اور جو اُن کے متعلق ہین پس جبکہ خدا تعالی نے انسان کو ان قوتوں اور استعدادوں اور صناعتون

والافعال والصناعات - والمقاصد والنيات اقتضت رحمته ان يکمل فطرته

کے ساتھ پیدا کیا اور ان مقاصد اور نیتون کے ساتھ اسکو بنایا تو اسکی رحمت نے تقاضا کیا

بعطاء نطق يساوی الحاجات - ويمده فی جميع الضرورات والمهمات -

کہ انسانی فطرت کو نطق کے ساتھ مشرف کرکے حاجات پیش آمدہ کے ساتھ برابر اور ہموزن کردی اور تمام مہمون

ولا يترکه کالناقصين - وکان تمشية هذه الارادات موقوفا علی لغة هی

اور ضرورتون مین اسکی مدد کری اور اسکو ناقصوں کی طرح نہ چہوڑے اور ان ارادون کا پورا ہونا ایسی بان پر موقوف تہا جو

کامل النظام فی المفردات - ليساوی ضمائر الانسان وجميع الخيالات ويعطی

مفردات کے نظام مین کامل ہو تاکہ وہ انسان کے ضمیرون اور اس کے تمام خیالات کے ساتھ برابر اتری

حلل الالفاظ للطالبين - فهذه هي العربية - وخصت بها هذه الفضيلة

اور طلبگارون کے لئے الفاظ کے عطا کرے پس یہ زبان عربی ہے اور یہ فضیلت اسکی ساتھ خاص کیگئی ہے

هي التي اعطى الله له نظاماً كاملاً في المفردات - وجعل دائرتها مساوية

یہ وہی زبان ہے جسکو خدا تعالی نے مفردات مین کامل نظام بخشا ہے اور اسکے دائرون کو ضرورتون کے

بالضرورات - ولاجل ذلك احاطت دقائق الافعال - وارت بتصوير الضمائر

ساتھ برابر کردیا ہے اور اسیواسطے یہ عربی باریک معانی کے الفاظ پر مشتمل ہے اور ضمیرون کی تمام وکمال تصویرون

بالتمام والكمال كالمصورين ÷ وان اردنا ان نكتب فيه قصة - او نملي حكاية

کو دکھلا رہی ہے جیساکہ مصور دکھلاتے ہین + اور اگر ہم عربی زبان مین کوی قصہ لکھنا چاہین یا کوی حکایت یا

او واقعة او نؤلف كتاباً في الالهيات - فلا نحتاج الى المركبات - ولا نضطر

واقعہ لکھین یا کوئی کتاب الہیات مین تحریر کرین تو ہم مرکبات کیطرف محتاج نہین ہوتے اور ہم اس بات

ان نورد التركيبات مورد المفردات كالهائمين المتخبطين - بل يمدنا

کی طرف بیقرار نہین ہوتے کہ ترکیبات کو مفردات کی جگہ میں لادین بلکہ ہمین عربی کا

نظامه الكامل في كل ميدان ومضمار - ونجد مفرداتها كحلل كاملة لانواع

نظام کامل ہر یک میدان مین مدد دیتا ہے اور ہم اسکے مفردات کو معانی اور اسرار کیلئے کامل لباسون

معاني واسرار - ولا نجدها في مقام كابكم غير مبين - وذلك لكمال نظامها

کیطرح پاتے ہین اور ہم اسکو کسی مقام مین گونگے کیطرح نہین پاتے اور یہ اسلئے کہ اسکا نظام کامل ہے

وعلو مقامها وغزارة موادها وكثرة افرادها - وتناسبها ورشادها -

اسکا مقام عالی ہے اسکے مواد بہت ہین اس کے مفردات زیادہ ہین اسمین تناسب اور سامان بہت ہے

واطراد اشتقاقها واتحاد انتساقها ولكونها متساوية بامال الآملين -

اسکا اشتقاق لمبا ہے اس کے انتساق مین اتحاد ہے اور وہ امیدون کے سلسلہ سے برابر ہے

وان صحيفة القدرة ومواد هذه اللهجة - قد صدعتا كثوري فلاحة

اور قانون قدرت اور اس زبان کے مواد دوش بدوش چلے جاتے ہین جیسے کلبہ رانی کے دو بیل یا ایک

وتقابلتا كجداري باحة فانظر كالمبصرين - ومن العجائب انها كانت لسان

یا ایک صحن کے مقابل کے دو دیوارین ہین پس تو سوچ آنکھونکیطرح دیکھہ - اور عجائب مین سے یہ بات ہے کہ وہ اُمیون کی

الأُمّيين - وما كانوا ان يصقلوها كالعلماء المتبحرين - ولم يكن لهم فلسفة

زبان ہے اور وہ اُسکو علما متبحر کیطرح صیقل نہین کرتے تہے اور ان کو یونانیون کے فلسفہ مین سے کچھہ حصہ

اليونانيين - ولا فنون الهنود والصينيين - ومع ذلك نجدها افصح الالسنة

نہین تہا اور نہ ہندؤن اور چینیون کے اُن کے پاس علوم تہے اور باوصف اسکے ہم اس زبان کو حکماء کے

لتعبير خواطر الحكماء - واراءة صور اراء اهل الاراء كانها تصورها

نازک خیالون کے ادا کرنے اور ہر ایک رائے کی صورت دکھلانیکے لئے تمام زبانون سے زیادہ فصیح پاتے ہین گویا

كما يصوّر في البطن الجنين - ومن فضائلها انها ما مدت قط يد المسئلة

یہ زبان اُن خیالات کی ایسی تصویر کھینچتی ہے جیساکہ جنین کی تصویر پیٹ مین کھینچی جاتی ہے اور اسکی فضیلتون مین سے ایک یہ ہے کہ

الى الاغيار - وما زيّنها احد من الحكماء والاحبار - وليست عليها منت احد

کہ اس نے کبھی غیر کیطرف سوال کا ہاتھہ لمبا نہین کیا اور کسی حکیم اور دانشمند نے اسکو زینت نہین دی اور اسپر سوائے خدا تعالی کے

من دون القادر الجبار - هو الذي اكملها بأيد الاقتدار - وصانها من كل

کسیکا احسان نہین اُنہی نے اُسکو اپنے ہاتہہ سے کامل کیا ہے اور ہر ایک ایسی حالت سے بچایا ہے جن سے

مكروه في الانظار - وعصمها من موجبات الملال والاستحسار - فهي ربيبة

نظرین کراہت کرتی ہین اور تہکنے اور ملال کے موجبات سے اسکو محفوظ رکہا ہے پس یہ بولی

خدر الازل كالبنات - وكقاصرات الطرف القانتات - وهي حاملة باجنّة

پردہ ازل کی خانہ پروردہ ہے جیساکہ لڑکیان اور پرہیزگار بیویان ہوتی ہین اور یہ بولی طرح طرح کی حکمتون

الحكم والنكات - لا تسمع صوتها في مجمع الهاذين - والحكمة تبرق من اسرّة

اور معارف دقیقہ کے ساتھہ حاملہ ہے بیہودہ گوئیون کا مجمع اسکی آواز نہین سنتا اور خدا تعالی نے اسکی سرشت کو ایساہی

وجهها بنور يزين - والله احسن خلقها كخلق الانسان - واعطاها كل ما هو من كمال اللسان

نیک پیدا کیا ہے جیساکہ انسان کی سرشت کو اور جو زبان کا کمال ہونا چاہئے سب کچھہ اسکو عطا کیا

واعطاها حُسناً یصبی قلوب المبصرین۔ فلاجل ہذہ الکمالات ووجازۃ الکلمات

اور اسکو ایسا حسن عطا کیا ہی جو دیکھنے والون کے دلونکو کھینچتا ہے پس انہین کمالات کیوجہ سے اور کلمات کے اختصار

تعصمنا عن اضاعۃ الاوقات۔ وتسعدنا الی ابلغ البیانات۔ وتحفظنا عن

سے اوقات کے ضائع ہونے سے بچاتی ہی اور نہایت بلیغ بیانات کیطرف ہمین رہبر ہوتی ہی اور زبان کی

فضوح الحصر۔ وتعضدنا فی قید ظباء المعانی والشصر۔ فلا نقف موقف مندمۃ

بستگی سے ہمین نگہ رکھتی ہے اور معانی کے ہرنون اور آہو بچون کے قید کرنے مین ہمین مدد دیتی ہی پس ہم کسی میدان مین

فی میدان۔ ولا نزھق بمعتبۃ عند بیان ونکشف علینا کلام رب العالمین۔

شرمندہ نہین ہوتے اور نہ کسی بیان کیوقت مورد عتاب ہوتے ہین اور ہمارے پر رب العالمین کا کلام کھولا جاتا ہے۔

وان القرآن والعربیۃ کضرتی الرحی۔ والامر من غیرھما لا یتاتی۔ ومثلھما کمثال

اور قرآن اور عربی ایک چکی کے دو پاٹ ہین اور ان دونون کے ملنے کے سوا امر مقصود حاصل نہین ہوتا یا اُن دونو کی

العروسین۔ فالعربیۃ کزوجۃ تکملت فی الحسن والزین۔ ومن خواص العربیۃ

مثال میان بیوی کیطرح ہی اور عربی اُس بیوی کی طرح ہے جو حُسن اور زینت مین کامل ہو۔ اور عربی کے خواص اور اسکی

وعجائبھا المختصۃ انھا لسان زینت بلطائف الصنع ووضع فیھا بازاء معانی

خاص عجائبات ان مین سے ایک یہ ہی کہ وہ ایک ایسی زبان ہی جو لطائف صنعت سے زینت دی گئی ہی اور جو طبعاً معانی

متعددۃ بالطبع لفظ مفرد فی الوضع لیخفّ النطق بہ حتی الوسع ولا یحدث

متعددہ ہین۔ اُنکے مقابل پر ایک ہی لفظ وضع مین رکھا گیا ہے تا حتی الوسع بولنا اُس کا آسان ہو اور

ملالۃ الطبع۔ وھذا امر ذو شان ممد عند بیان۔ لا یوجد نظیرہ فی لسان

ملالت طبع پیدا نہ ہو اور یہ ایک امر ذو شان ہے جو بیان مین مدد کرتا ہے اور کسی زبان مین اسکی نظیر نہین پائی جاتی۔

من السن الاعجمین۔ فلذلک تجد تلک الالسنۃ غیر بریۃ من معرۃ اللکن۔

اسی لئے تو دیکھے گا کہ تمام زبانین لکنت کے عیب سے خالی نہین ہین اور

وخالیۃ من فضیلۃ اللسن۔ ومع ذلک لا تعصم عن الفضول فی الکلام۔

فصاحت کے ہنر سے محروم ہین اور پھر وہ زبانین فضول گوئی سے بچا نہین سکتین

ولا تکفی مفرداتها فی استیفاء انواع المرام - ولا توجد فیها ذخیرة المفردات سیما

اور اُن کے مفردات مقصودون کے حاصل کرنیکے لئے کفایت نہیں کرسکتے اور انہیں مفردات کا ذخیرہ نہین پایا جاتا

مفردات مشتملة علی المعارف والالهیات - ودقائق الدینیات - بل لا تستطیع

بالخصوص وہ مفردات جو معارف اور الہیات اور دینی دقایق پر مشتمل ہین بلکہ تجھے یہ طاقت نہ ہوگی

ان تؤلف بمفرداتها قصة او تکتب حکایة مبسوطة من امور الدنیا او الدین - فانها

کہ اُسکے مفردات کے ساتھ کوئی قصہ تالیف کرے یا کوئی لمبی چوڑی حکایت لکھے خواہ دنیا کے متعلق خواہ دین کے متعلق

ممسوخة مبدلة - وناقصة متغیرة فلا طاقة فیها ولا قوة - ولا نظام ولا عظمة -

کیونکہ وہ بولیان ناقص بولیان ہین جو بدلائی گئی ہیں اور اُنکی صورت مسخ ہوگئی ہے پس ان بولیون مین کچھ طاقت اور قوت نہین

ولا کمال کعربی مبین - ولاجل ذالک لا یفوز اهلها غلبة عند مقابلة - ویفر کزمّل

اور نہ کچھ نظام اور نہ عظمت اور نہ عربی کیطرح کچھ کمال اسی لئے ان بولیون کے بولنے والا مقابلہ کیوقت غالب نہین آسکتا اور جنگ مین

عند مناضلة ویرهق بمعتبة ومذلة ویری یوم تبعة کالمخذولین - وانها قد

ایک بزدل نامرد کیطرح بھاگتا ہے اور ذلت اور ملامت اٹھاتا ہے اور انجام بد کا دن دیکھتا ہے جیساکہ ذلیل اور

بلغت مخارم الجبال - فی علو الشان وانواع الکمال - وخرجت کفاتک ماضی العزیمة -

نامراد لوگ دیکھتے ہین اور کچھ شک نہین کہ زبان عربی اپنی شان مین پہاڑون کی چوٹیون تک پہنچ گئی ہے اور ایک بہادر پورے

وتنادی رجل الکریهة فهل من مبارز فی المخالفین - وهل فی ندوة حیهم احد من

ارادے والے کیطرح میدان مین نکلی ہے اور مقابل کے آدمی کو بلا رہی ہے - پس کیا کوئی مخالفون مین بہادر ہے اور کیا

الباسلین - وما هذا من الدعاوی التی لا دلیل علیها - بل تری عساکر

کوئی اُنکی مجلس مین دلیر موجود ہے اور یہ دعویٰ نہین ہے جنپر کوئی دلیل نہ ہو بلکہ تو دلائل کے لشکر اسکے پاس پائیگا

البراهین لدیها کالطوافین - وتری انها قائمة کجیش شیجان وتجول

جیساکہ طواف کرنے والے ہوتے ہین - اور اس بولی کو تو ایسا قایم پائیگا جیساکہ ایک بہادر مستقل ارادہ

بمفصل وسنان - فمن ارته شعاعا طارت نفسه شعاعا وسقط کمیتین

اور تلوار اور نیزہ کے ساتھ جولان کر رہی ہے پس جسکو اُس نے اپنا شعاع دکھلایا سو اسکی ہوائیاں اڑ گئیں اور مردون

وما كان للاعداء ان ياتوا ببرهان على دعواهم او يخرجوا من مثواهم وان هم

اور دشمنون کو یہ توفیق نہین کہ اپنے دعوی پر کوئی دلیل لاوین یا اپنی خواب گاہ سے باہر نکلین اور وہ تو دفن شدہ

الا كالمدفونين - وما ترى وجه السنتهم ببشر يشف ونضرة ترف بل تراها

مردون کیطرح ہین اُنکی زبانون کا ایسا مونہہ نہین جو پورا اور باآب اور بہرا ہوا ہو اور نہ ایسی تازگی جو چمکیلی ہو

كموماة ليس فيها من غير رمل وحصاة ولا تجد فيها عين ماء معين - والذين

بلکہ اُن زبانون کو تو ایسا پائیگا جیسا کہ جنگل بے آب و دانہ جسمین بجز ریت اور سنگریزہ کے اور کچہہ نہین اور اُن مین تو پانی

مارسوا اللغات وفتشوها - واطلعوا على عجائب العربية ونظروها - ورؤا

صاف کا چشمہ نہین پائیگا اور جو لوگ زبانون کے مشاق اور تفتیش کرنیوالے ہین جو عربی کے عجائبات پر اطلاع رکہتے ہین

لطائف مفرداتها ووزنوها - وشاهدوا ملح مركباتها وذاقوها فاولئك

جنہون نے اسکے مفردات دیکہے اور انکو وزن کیا اور اُسکے مرکبات کے ملیح جلوون کا مشاہدہ کیا اور انکو چکہا سو وہ لوگ

يعلمون بعلم اليقين - ويقرون بالعزم المتين - بان العربية متفردة في صفاتها -

علم یقینی سے اِس بات کو جانتے اور پختہ عزم سے اس بات کا اقرار کرتے ہین کہ عربی اپنے صفات مین یگانہ اور

وكاملة في مفرداتها - ومعجبة بحسن مركباتها - ومصبية بجمال فقراتها -

اپنے مفردات مین کامل اور اپنے مرکبات کے حسن مین عجب انگیز اور اپنے فقرون کے جمال کے ساتہہ دلکش زبان ہے

ولا يبلغها لسان من السن الارضين - ويعلمون انها فائزة كل الفوز في نظام المفردات

اور دنیا کی زبانون مین سے کوئی زبان اسکے کمال تک نہین پہنچتی اور وہ لوگ جانتے ہین کہ عربی مفردات کے نظام مین

وما نول لسان ان يساويها في هذه الكمالات - وانها كلمة جربت مرارا وسكتت

کمال کے مرتبہ تک پہنچی ہوئی ہے اور کسی زبان کی مجال نہین جو اُس کے کمالات مین اسکی برابری کرسکے اور یہ ایک ایسا کلمہ ہے

اعداءا - واشرارا - وناديت كل من صال انكارا - فان كنت تنكر باصرار - فات

جو بارہا آزمایا گیا اور دشمنون اور شریرون کا اس نے مونہہ بند کردیا اور ہر ایک ایسے شخص کو دعوت کیا جو انکار کی راہ سے حملہ آور

بمثلها من اغيار - ولن تقدر ولو تموت كجراد الفلا - او تنحر كالنوكى - فلا تكن

ہوا - پس اگر تو اصرار سے انکار کرتا ہے تو اسکی مثل دکہلا اور ہرگز تو مثل دکہلا نہین سکیگا اگرچہ جنگل کی ٹڈیون کیطرح مرجاوے یا نادانون کیطرح

من الجاهلين - والاسف كل الاسف على بعض المستعجلين من المسيحيين

پس جاہلون مین سے مت ہو - اور بعض اُن جلد بازون پر نہایت افسوس ہے جو عیسایون مین سے حد سے زیادہ تجاوز

والغالين المعتدين - انهم حسبوا اللسان الهندية اعظم الالسنة - ومدحوها

کر گئے ہین اونہون نے سنسکرت زبان کو سب زبانون مین سے بہتر سمجھ لیا ہے اور واہی

بالخيالات الواهية - وفرحوا بالآراء الكاذبة - وليسوا الا كحاطب ليل او آخذ غثاء

خیالات کے ساتھ اسکی تعریف کی ہے اور انکی مثال ایسی ہے جیسا کہ کوئی رات کو لکڑیان اکٹھی کرے یا پانی کا

من سيل او مغترف من كدر الماء معين - الا ترى الى اللسان الويدية

خس و خاشاک لیلے اور پانی کو چھوڑ دے یا مکدر پانی مین سے ایک گھونٹ لے اور صاف پانیکو چھوڑ دے کیا تو ہندی زبان

الهندية وغيرها من الالسنة الاعجمية كيف توجد اكثر الفاظها من قبيل البري

یعنی سنسکرت وغیرہ عجمی زبانون کو نہین دیکھتا کہ کیونکر اکثر الفاظ اُن کے تراش خراش کے قبیل سے ہین

والنحت وشتان ما بينها وبين المفرد البحت فخداج مفرداتها وقلة ذات يدها

یعنے مرکب ہین پس انکو خالص مفردات سے کیا نسبت ہے پس انکی مفردات کا ناقص ہونا اور انکی پونجی کم ہونی اس بات

وعسر حالاتها يدل على ان تلك الالسنة ليست من حضرة العزة ولا من زمان بدو

پر صاف دلیل ہے کہ وہ زبانین خداتعالی کیطرف سے نہین اور نہ ابتدائی زمانہ سے ہین

البرية بل تشهد الفراسة الصحيحة ونفتي القلب والقريحة انها نحتت عند هجوم الضرورات

بلکہ فراست صحیح اور دل اور طبیعت فتوی دیتی ہے کہ وہ تمام زبانین ضرورتون کے وقت اور

وصيغت عند فقدان المفردات - ليتخلص اهلها من مخالب الفقر وانياب الحاجات -

مفردات کے نہ ہونیکی وجہ سے گھڑی گئی ہین تا اُن زبانون والے محتاجگی کے داہون سے

وما خطرت ببال الا عند ما مست لحاجة اليها - وما ركبت الا اذا حث الوقت

نجات پاوین اور وہ ترکیبین حاجت پیدا ہونیسے پہلے کسی

عليها وقد اقربها زمر المعادين - بل يحكم الراى المستقيم - ويشهد العقل السليم

کے دل مین نہین گذرین اور نہیں یاد آئین جب وقت نے انکیطرف رغبت دی بلکہ رای مستقیم اور عقل سلیم حکم کرتی ہے

ان اهل تلك الالسنة - واللغات المتفرقة - قوم تطاول عليهم زمان الغى

کہ اِن زبانوں اور لغت والی وہ قوم ہے جن پر گمراہی اور خذلان کا لمبا زمانہ گذر گیا اور ان

والخذلان وما اعانتهم يد الرحمان - وما وجدوا ما يجد اهل الحق والعرفان

کی خداتعالےٰ کی ہاتھ نے مدد نہ کی اور اُنہوں نے اُس حقیقت کو نہ پایا جو حق اور معرفت کی اہل پاتے ہیں

فحلوا السنتهم بايديهم لا بايدى الفيض المنان - فكان غاية سعيهم ان ينحتوا

سو اُنہوں نے اپنے ہاتھوں سے اپنی زبان کو آراستہ کیا اور خداتعالیٰ کے ہاتھوں سے آرایش نہیں پائی

بازاء مفردات انواع تركيبات - ففرحوا بحيلة فاسدة مصنوعة - وبعدوا من ثمار

پس انکی سعی زیادہ سے زیادہ یہ تھی کہ مفردات کے مقابل پر ترکیبات کو گھڑیں پس وہ ایک حیلہ فاسد بناوٹی کے ساتھ خوش ہو گئے

لطيفة لا مقطوعة ولا ممنوعة نافعة للآكلين - فبدت سوءتهم لاجل منقصة

اور ایسے لطیف پہلوں سے دور جا پڑے جو نہ کاٹے جائیں اور نہ منع کئے جائیں جو عقلمندوں کو نفع دیتے تھے پس بباعث ناقص ہونے

اللغات - وانتقاص المفردات - وظهر انهم كانوا كاذبين - وكانوا يحمدون

زبان کے ان کا عیب کھلگیا اور مفردات کی کمی نے انکی پردہ دری کی اور یہ بات ظاہر ہو گئی کہ وہ جھوٹے تھے اور وہ لوگ

السنتهم بصفات لا تستحق بها وكانوا فيها مفرطين - فهتك الله اسرارهم واذاقهم

اپنی زبانوں کے ایسے غلو سے تعریف کرتے تھے جنکی وہ حقدار نہیں تھی اور ان بیجا تعریفوں میں حد سے زیادہ گذر گئے تھے

استكبارهم بما كانوا معتدين - وتراهم يعادون الحق والفرقان ولا يقبلون

سو خداتعالیٰ نے اُن کے پردے پھاڑ دئیے اور انکو اُن کے تکبر کا مزہ چکھایا کیونکہ وہ حد سے زیادہ گذر گئے تھے اور تو انہیں

المحمود والمشهود والعيان ولا يتركون الحقد والعدوان ويمشون كالعمين -

دیکھتا ہے کہ وہ حق اور فرقان کے دشمن ہیں اور کینہ اور ظلم کو نہیں چھوڑتے اور اندھوں کی طرح چلتے ہیں -

سيما الهنود فان سيرتهم الصد وزادهم العنود وهم المزهوون - لا يخشون

خاص کر کے ہندو لوگ کہ انکی سیرت حق سے روکنا ہے اور اُن کا عناد حد سے بڑھ گیا ہے اور عجب اور خود پسندی اُن میں

ولا يتواضعون ولا يتدبرون كالخاشعين - وظنوا ان لغتهم اكمل اللغات -

بہت ہے خداتعالیٰ سے نہیں ڈرتے اور نہ تواضع اختیار کرتے ہیں اور نہ ڈرنیوالوں کی طرح تدبر کرتے ہیں اور ان کا گمان ہے جو انکی

بل قالوا انها هي وحي رب السموات وكذلك يصنعوا بالخزعبلات - وخدعوا قلوبهم

زبان سنسکرت) ان سے زیادہ کامل ہے بلکہ وہ تو کہتے ہین کہ یہی الہامی زبان ہے اور اسیطرح وہ باطل باتون پر خوش ہو گئے اور اپنے دلون کو

بالمفتريات وما كانوا مستبصرين - وتجد السنتهم مجموعة التركيبات خالية

افترا کی باتون سے فریب دیا اور صاحب بصیرت نہین تھے - اور تو انکی زبانکو محض ترکیبون کا ایک مجموعہ پائیگا اور مفردات کے

عن نظام المفردات كان ربهم ما قدر الا على تاليف المركبات كما ما قدر الا على تاليف

نظام سے خالی دیکھیگا گویا اُن کا خدا صرف مرکبات کی تالیف پر قادر تھا جیسا کہ وہ صرف اس بات پر قادر تھا

الابدان من الذرات وكان من العاجزين - واما العربية فقد عصمها الله من هذه

کہ ذرون کے جوڑنے سے بدنون کو بنادے اور عاجزون مین سے تھا - مگر عربی زبان کو خدا تعالیٰ نے ان تمام بیقراریون سے

الاضطرارات واعطاها نظاما كاملا من المفردات - وان في ذلك لاية للمتوسمين

بچایا اور مفردات کا نظام کامل اسکو بخشا اور اسمین فراست والون کیلئے نشان ہے

ولا يخفى على لبيب ولا على منشئ اديب ان الالسنة الاخرى قد احتاجت الى

اور کسی دانا پر پوشیدہ نہین اور نہ کسی انشاپرداز ادیب پر کہ دوسری زبانین انواع اقسام کی ترکیبون کی محتاج ہین

تركيبات شتى وما استخدمت المفردات كعربي مبين - وانت تعلم ان

اور وہ مفردات سے عربی کی طرح خدمت نہین لیتین اور تو جانتا ہے کہ

للمفردات تقدم زماني على المركبات - فانها مناط افترار ثغر التركيب وعليها

مفردات کو مرکبات پر تقدم زمانی ہے کیونکہ ترکیب کی بازترتیب دانت اُنہی سے ظاہر ہوتی ہین اور انہین

تتوقف سلسلة التاليف والترتيب فالذي كان مقدما في الطبع والزمان فهو الذي

پر سلسلہ تالیف اور ترکیب کا موقوف ہے پس وہ جو از روز زمانہ اور طبع کے مقدم ہے وہ وہی ہے جو خدا تعالےٰ

صدر من الرحمن واليها يخل كل مركب عند ذوي العرفان - فهل ترى كما نرى او كنت

سے صادر ہوا ہے اور ہر یک ترکیب اسی کی طرف منحل ہوتی ہے پس کیا تو اس بات کو دیکھتا ہے جیسکو ہم دیکھتے ہین

من المحجوبين - ثم لا شك ان الالفاظ التي جمعت عند فقدان المفردات -

یا پردہ مین ہے - پھر اسمین کچھ شک نہین کہ جو الفاظ مفردات کے نہونیکی وجہ سے جمع کیئے گئے اور ضرورت پیش آنے سے

واقيمت مقامها عند هجوم الضرورات فهي قد نطقت بلسان الحال - انها ما ابرزت في

اُن کے قائم مقام کی گئی وہ بزبان حال بول رہی ہیں کہ ضرورت کیوقت لئے گئے

بزتها الا عند قحط المفردات والاهمال - فاذا ثبت انها تلفيقات انسانية -

پس جبکہ ثابت ہو گیا کہ وہ انسانی جوڑون سے

وتركيبات اضطرارية فكيف تنسب الى البديع الكامل الذى يسلك سبيل الوجازة

جمع کئے گئے اور ترکیبات اضطراریہ ہی اکٹھے کئے گئے تو وہ اس ذی نمونہ بنانیوالے کامل کیطرف منسوب نہیں ہو سکتے

والحكمة - ويحب طريق البساطة والوحدة - ولا يلجاء الى تركيبات مستحدثة

کہ جو اختصار اور حکمت کے طریق کو اختیار کرتا ہے اور بساطت اور وحدت کے طریق کو دوست رکھتا ہے اور غافلون

كالغافلين - بل هو الله الذي فطن من اول الامر الى معان مقصودة فوضع

کیطرح نئی نئی ترکیبوں کیطرف محتاج نہیں ہوتا بلکہ وہ خدا وہی ہے جس کے علم میں پہلے ہی سے معانی مقصودہ ہیں تو اُسنے

بازائها كل لفظ مفرد باوضاع محمودة - وكذلك سلك سبيل حكمة معهودة وما

اُن کے مقابل پر ہر یک لفظ مفرد رکھدیا سو اسی طرح وہ اپنی حکمت معہودہ کو عمل میں لایا اور وہ

كان كالذي استيقظ بعد النوم - او تنبه بعد اللوم - بل وضع بازاء كل طيف

ایسا تو نہیں تھا جیسا کہ سونیکے بعد جاگے یا ملامت کے بعد متنبہ ہو بلکہ ہر یک معنوی خیال کے

معنوي - لفظا مفردا كالكوكب الدري ببيان جلي الا تعرفه وهو احسن الخالقين

مقابل پر ہر یک لفظ مفرد رکھدیا ہے جو چمکدار موتی کیطرح ہے کیا تو اسکو نہیں پہچانتا اور وہ احسن الخالقین ہے

اتظن ان الله نسي سبيل الحكمة - او بطاء به مانع من هذه الارادة او ما كان

کیا تو گمان کرتا ہے کہ خدا تعالی حکمت کی راہ کو بھول گیا یا کسی مخالف نے اسکو اس ارادہ سے روک دیا

قادرا على وضع الالفاظ المفردة لاظهار المعاني المقصودة - فالجاءه عجزه الى الكلمات

یا وہ معانی مقصودہ کے ظاہر کرنیکے لئے الفاظ مفردہ کے بنانے پر قادر نہیں اسلئے اسکے عجز نے

المركبة والتركيبات المستحدثة - واضطر الى ان يلفق لها الفاظا باستعانة التراكيب

ترکیب اور نئے نئے جوڑون کیطرف اسکو بے قرار کیا اور وہ اس بات کیلئے مضطر ہوا کہ معانی مقصودہ کے ادا کرنیکے لئے

ويعتمد عليها الا على الطبائع العجيبة ويسلك مسلك المتكلفين - وانت ترى ان بنّاءً
ترکیبونکی جوڑ توڑ سے مدد لیوی اور ان ترکیبون پر بھروسہ رکھی نہ مفردات کی طبعی اور عجیب نظام پر اور تکلف کرنیوالون کی راہ پر چلے اور

عاقلا ذا معرفة - اذا اراد ان يبني صرحًا في بلدة - او قصرًا في جردة - فيفطن
تو دیکھتا ہی کہ ایک معمار عقلمند تجربہ کار جبکہ ایک حویلی کے بنانیکا ارادہ کرتا ہے یا کسی زمین پر ایک محل بنانا چاہتا ہی

في اول امره الى كل ضرورة - وينظر كلّما سيحتاج اليه عند سكونة - وان كان
سو وہ اپنے کام کی ابتدا مین اپنی ہر یک ضرورت کو سمجھ جاتا ہے اور ہر یک امر کو جسکے بسنے کیوقت کیوقت حاجت پڑیگی

يبني لغيره فينبّهه ان كان في غفلة ولا يعمل عمل العمين - بل يتصور في قلبه
پہلے سی دکھ لیتا ہے اور اگر کسی غیر کیواسطے وہ مکان بناتا ہے تو اگر وہ غیر غفلت مین ہو تو اسکو خبردار کر دیتا ہے اور اندھون کیطرح

قبل البناء كل ما سيضطر اليه احد من السكّناء كالحجرات والغرف والفناء - والمداخل
کوئی کام نہین کرتا بلکہ وہ عمارت بنانیسے پہلے ہی تمام اُن باتون کا اپنے دل مین تصور کر لیتا ہی جنکی طرف اس مکان مین رہنے والونکو

والمخارج للسكّناء - ومنافذ النور والهواء - ومجالس الرجال والنساء - وبيت
حاجت ہوگی جیسا کہ حجرے اور مچان اور صحن اور آنے جانیکا مکان اور ہوا اور روشنی کیلئے کھڑکیان اور روشندان اور مردون کے بیٹھنے

الخبز وبيت الخلاء وبيت الاضياف والواردين من الاحبّاء ومقام السائلين
کی جگہ اور عورتون کے رہنے کا مکان اور باورچی خانہ اور پاخانہ اور مہمانون اور مسافرون اور دوستون کے رہنے کی جگہ اور سوال کرنیوالونکو ٹھہرنیکی جگہ

والفقراء - وما يحتاج اليه في الصيف والشتاء - وكذلك لا يغادر حاجة الّا ويبني لها
اور ایسے مکان جو گرمی کے موسم کے مناسب حال ہون اور ایسے مکان جو جاڑے کیلئے ضروری ہون اسی طرح کوئی ایسی

ما يسدّ ضرورة حجرة كان او عُلّية سلّما كان او مصطبة او ما يسرّ القلب
حاجت نہین ہوتی جسکے رفع کیلئے بقدر سد ضرورت کوئی مکان نہین بناتا خواہ وہ حجرہ ہو یا بالاخانہ ہو یا زینہ ہو یا چبوترہ ہو یا کوئی

كالبساتين - فالحاصل انه يبصر في اول نظره كل ما ستؤول اليه لوازم امره
باغ ہو - پس حاصل کلام یہ کہ وہ پہلی نظر مین ہی اُن تمام امور کو دیکھ لیتا ہے جنکی طرف اس کے امر کے لوازم

ولا ينسى شيئا سيطلبه احد من زمره وينتم الصرح كالمتدبّرين -
منجر ہون گے اور ایسی کسی چیز کو نہین بھولتا جو کوئی اُسکے گروہ مین سے کسی وقت اُسکا طالب ہو اور اپنے مکان کو ایک مدبر انسان کی طرح پورا کرتا ہی

واما الجاهل الغبي والقلب المخطي فلا یری خیره وشره الا بعد المبناء ویسلك

مگر جاہل غبی اور خطاکرنیوالا دل اپنے مکان کی برائی بھلائی پر اسوقت اطلاع پاتا ہے جبکہ مکان بنکر تیار ہو جاتا ہے

مسلك العشواء ولا یری المآل في اول الحال - ولا ینظر الی ما سیحتاج الیه

اور اندھی اونٹنی کی طرح چلتا ہے اور انجام کار کو اول حال مین دیکھ نہین سکتا اور جو کچھ آخر کسیوقت حاجتین پڑینگی

في بعض الاحوال - فیبني من غیر تقدیر وتنسیق وترتیب - ولا یتدبر کذي معرفة

اُنپر اسکی نظر نہین ہوتی پس وہ مکان کو بغیر کسی اندازہ اور ترتیب کے یون بنا ڈالتا ہے اور ایک دانشمند عارف کیطرح

لبیب ولا یفطن الی ما یلزم لمبناه - الا بعد ما سکنه وجرب مثواه ووجده ناقصا

نظر نہین کرتا اور نہین سوچ سکتا کہ اسکی اِس بنا کا انجام کیا ہوگا مگر اُسوقت اسکو پتہ لگتا ہے جبکہ اسمین آباد ہوا اور

وراه - فیشعر حینئذ انه لا یکفي لمباءته فیتالم بروٴیته بعد خبرته - ویبکی مرة

آزمالیوے اور ٹھکانا پاوے سو اُسوقت اسکو سمجھ آتی ہے کہ اُسکی بود و باش کیلیئے کافی نہین ہے سو اس مکان کے مشاہدہ اور

علی فقدان مُنیته - واُخری علی حُمقه وجهالته وضیعة فِضّته - وتطلع علی

آزمایش کے بعد دردناک ہوتا ہے اور کبھی اپنی نامرادی پر روتا ہے اور کبھی اپنی حمق اور جہالت اور نقصان مایہ پر گریہ

قلبه نار حسرته بما لم یدّ في اول الامر ما آخطئه کالعاقلین - فیتدارك ما فرط منه

وزاری کرتا ہے اور اُس کے دل پر حسرت کی آگ بھڑکتی ہی اِس خیال سے کہ کیون پہلے اِن حرجون اور نقصانون پر میری نظر

بعد ما رای التفرقة والشتات - متاسفا علی ما فات - وباکیا کالمتندمین

نہین پڑی - پس اب تجربہ کے بعد اور تفرقہ اور پریشانی اُٹھانیکے پیچھے اپنے نقصانون کا تدارک کرتا ہے مگر

فهذا الذهول الذي یخالف العقل والحکمة - ویباین القدرة والمعرفة الکاملة

دل تاسف اور افسوس سے بھرا ہوا ہوتا ہے اور روتا ہوا بگڑے ہوئی کی اصلاح کرتا ہی پس ایسا نسیان جو عقل اور حکمت کے

لا یُعزی الی قدیر الذي هو ذو الجلال والقوة - وخبیر الذي یحیط الاشیاء بالعلم

مخالف اور معرفت کاملہ کے مغایر ہے اس خدا کی طرف منسوب نہین ہو سکتا جو قادر اور بزرگ اور قوی اور علم اور حکمت کے ساتھ ہر یک

والحکمة - سبحانه هو یعلم الخفي والاخفی - والقریب والاقصی ویعلم الغیب

چیز پر محیط ہو رہا ہے اور وہ پوشیدہ بلکہ پوشیدہ تر کو اور نزدیک و دور کو جانتا ہے اور وہ غیب کو اور

وعيب الغيب وفعله منزه عن المعرة والعيب - وانه لا يخطى كالناقصين

اور عيب الغيب کو جانتا ہے اور اسکا فعل ہر یک عیب سے منزہ ہے اور وہ ناقصوں کی طرح خطا نہیں کرتا

أنظر الى ما خلق من قدرة كاملة - هل ترىٰ فيه من فتور او منقصة ثم

اسکی مخلوقات کیطرف دیکھ جو اس نے قدرت کاملہ سے پیدا کی ہے کیا تو اسمیں کچھ فتور یا نقصان پاتا ہے پھر

ارجع البصر هل ترىٰ من فتور في خلق رب العٰلمين - فكفاك لفهم الحقيقة -

دوبارہ نظر کو پھیر کیا تو خدا تعالی کی پیدائش میں کچھ فتور پاتا ہے پس تجھے حقیقت کے سمجھنے کے لئے وہ باتیں

ما ترىٰ في صحيفة الفطرة - ولن ترىٰ اختلافا في خلقة حضرة الاحدية -

کافی ہیں جو تو صحیفہ فطرت میں دیکھ رہا ہے اور تو خدا تعالے کی پیدائش میں ہرگز اختلاف نہیں پائیگا پس زبانوں

فهذا هو المعيار لمعرفة الالسنة فخذ المعيار - واعرف ما انار - واتق الله الذي يحب

کی پہچان کیلئے یہی معیار ہے پس معیار کو پکڑ اور جو کچھ روشن ہوا اسکو دیکھ لے اور اس خدا سے ڈر جو متقیوں کو

المتقين - واستفق ولا تكن من الغالين ❖

دوست رکھتا ہے اور ہوش میں آ اور غلو مت کر ❖

ولا يريبك ما تجد فی اللسان الهندية وغيرها من الالسنة

اور تجھ کو یہ بات شک میں نہ ڈالے کہ تو سنسکرت وغیرہ میں کچھ مفرد الفاظ پاتا ہے

قليلا من الالفاظ المفردة فانها ليست من دارهم الخربة ولا من عيبتهم الممزقة

کیونکہ وہ الفاظ انکے ویران گھر کی جایداد نہیں ہے اور نہ انکے پھٹے ہوئے جامہ دان کے

بل هي كاموال المسروقة - او الامتعة المستعارة فی بيت المساكين - والدليل

یہ کپڑے ہیں بلکہ وہ تمام الفاظ چوری کے مال کیطرح ہیں یا مانگے ہوئے اسباب کی مانند ہیں اور اس پر دلیل یہ ہے

عليها انها خالية عن اطراد المادة وغزارتها المتسقة مع فقدان وجوه

کہ وہ اطراد مواد سے خالی ہیں اور نیز ایسے مفردات کی کثرت سے بھی جو ترتیب تناسب کے ساتھ باہم واقعہ ہوں

التسمية - ولا يتحقق كنهها الا بعد ردها الى العربية ولا يخدعك قليلها

اور ساتھ اسکے انکی وجوہ تسمیہ بھی مفقود ہیں اور انکی کنہ ثابت نہیں ہوتی مگر بعد اس کے جو ہم انکو عربی کیطرف رد کریں اور اس بات

فی تلك اللغات - فانها لا يوصل الى الغايات - ولا تكشف عن ساق معاني

سے دہوکا نہ کہانا کہ کچہہ کچہہ وجوہ تسمیہ اُن زبانون مین موجود ہین کیونکہ اس قدر پا یا جانا اصل مقصود کیطرف رہبر نہیں ہو سکتا اور

المفردات على سبيل اطراد اشتقاق المشتقات - ونبش معادن الكلمات -

مفردات کے معانی کے بہید کو نہین کہولتا ایسے طور سے کہ الفاظ کا اطراد اشتقاق کر کے دکہلا دے اور کلمات کی کانین کہود دے

بل هي تفهيم سطحي لخدع ذوی الجهلات وقوم عمين - وكلما يردّ لفظ الى

بلکہ وہ تو نادانون کے لئے ایک سرسری سمجہوتی ہے اور اندہون کو دہوکا دیا گیا ہے - اور جب کوئی ایک لفظ اُسکی

منتها مقام الردّ ويفتش اصله بالجهد والكد - فترى انه عربية ممسوخة -

اصل تلاش کرنے کرنے محنت اور کوشش کے ساتھ انتہائی درجہ تک پہنچایا جاوے پس تو دیکہے گا کہ وہ عربی مسخ شدہ ہے

كانها شاة مسلوخة - وترى كل مضغة من آباء عربي مبين -

گویا کہ وہ ایک بکری ہے جسکی کہال اتار لیگئی ہے اور تو ہر ایک اُسکے ٹکڑے کو عربی کے ٹکڑون میں سے پائیگا +

ولا نذكر عبرانية وسريانية فی هذا الكتاب فان اشتراك ذينك اللسانين

اور ہم عبرانی اور سریانی کا اس کتاب میں کچہہ ذکر نہیں کرتے کیونکہ ان کا اشتراک عقلمندون کے نزدیک

مسلم عند ذوی الالباب من غير الامتراء والارتياب - وانهما محرّفتان من

مسلم امر ہے اور اسمین کچہہ شک نہیں کہ یہ دونون زبانین خالص عربی کی تحریف سے پیدا ہوئی ہین

العربية الخالصة - مع ابقاء اكثر القوانين الادبية والتراكيب المتناسبة -

اور باوجود تحریف کے پہر اکثر قوانین ادبی باقی رہے ہین اور ایسا ہی اکثر ترکیبین بہی محفوظ رہی ہین

وانهم كالسارقين - وكانت دار العربية انق من حديقة زهر - وخميلة

اور یہ چورون کی طرح ہین اور عربی کا گہر پہولون کے باغ اور سبز درختون کی جہاڑی سے زیادہ خوشنما تہا

شجر ما رای اهلها حر الهوی ولا حرق الجوی ذات عقيان وعقار وغرب ولضار

اور اسکے اہل نے کسی خواہش کی گرمی اور کسی بہوک کی آگ نہین دیکہی تہی اور یہ کہ صاحب زر اور مال اور چاندی اور

وحدائق وانهار - وزهر وثمار - وعبيد واحرار - وجرد مربوطة - وجدة

خالص سونیکا مالک تہا اسمین باغ تہے اور اسمین نہرین تہین اور اسمین پہول تہے اور پہل تہے اور غلام تہے

مغبوطة - وعمارات مرتفعة ومجالس منعقدة مزينة - ثم اشتثرت عقود الزحام

اور آزاد تہے اور عمدہ عمدہ گہوڑے اُسکے طویلہ مین تہے اور قابل رشک حشمت اور دولت تہی اور اونچی عمارتین اور مرغوب سجی ہوئی

من الفساد فسافروا واخذوا ما راج من الزاد - واحتمل كلٌّ بحسب الاستعداد - وركبوا

مجلسین تہین پہر وہ تمام مجلسین فساد کیوجہ سے اُٹھ گئین پس انہون نے سفر کیا اور جو کچھہ توشہ ملا وہ ہمراہ لیلیا اور ہر یک نے

من مطايا التفرقة والتضاد وبدلوا الصور بترك السداد - حتى جعلوا الغدق

اپنی حسب استعداد توشہ اُٹھالیا اور تفرقہ اور اختلاف کی سواریون پر سوار ہوگئے اور بوجہ ترک سداد اپنی صورتون کو بدل ڈالا

جريمة - واللعل وثيمة - والوليمة وظيمة والحسنة جريمة والضليع حمارًا والروضة

یہانتک کہ کہجور کے درخت کو گٹھلی بنادیا اور لعل کو پتہر بنادیا اور شادی کے کہانے کو ماتم کا کہانا کردیا اور نیکی کو بدی بنادیا

مقفارًا وغادروا بيت الفصاحة أنقى من الراحة وابعد من التلذذ والراحة وبقيت

اور عمدہ گہوڑے کو گدہا کردیا اور باغ کو بنجر زمین کردیا اور فصاحت کے گہر کو ہتیلی کیطرح خالی کردیا اور لذت اور راحت سے دور پہینکدیا

حدائقها ولا ركيتها ولا مروجها ولا نضرتها - وما برح يمطر عليها مطر الشدائد وتتلفها

اُن کے باغ باقی نہ رہے اور نہ ان کا کنوان اور انکے سبزہ زار اور نہ انکی تازگی اور سختیون کا مینہ زبانون پر برسنے لگا اور حوادث نے انکو تلف کردیا

يد النوائب بالحصائد حتى رمي متاعها بالكساد وبدل صلاحها بالفساد فاصبحت

یہان تک کہ نار واجی سے اُنکے مال کی تباہی ہوگئی اور اس کی صلاحیت فساد کے ساتھ بدل گئی پس

دارها كالمنهوبين - كأنّ اللص بلطها او الغريم قعطها وكسح بيتها وخلى

اُن گہرونکا ایسا حال ہوگیا کہ گویا چور نے اُنکو لوٹ لیا اور کچھہ بہی نہ چہوڑا یا قرضخواہ نے اسکو سخت مواخذہ

سفطها فصارت كالمعترين - وانت سمعت ان العربية نزلت في بدو الفطرة

کیا اور اُنکے گہر کو خالی کردیا اور انکی بستی مین کچھہ بہی نہ چہوڑا پس وہ محتاجون کیطرح ہوگئی اور تو سن چکا ہے کہ عربی زبان ابتداء زمان

وجاءت من حضرة الاحدية - ثم اذا انجرم ذلك القرن فطري على اذيالها

مین نازل ہوئی ہے پہر جب وہ زمانہ گذر گیا تو اُس کے دامنون پر کچھہ میل چڑھ گئی

الدرن - فالعبرية وغيرها كوسخ العربية - وفضلة هذه المائدة -

پس عبری اور دوسری زبانین عربی کی میل ہین اور اسی مائدہ کا فضلہ ہین

والعربية اوّل درٍّ لارضاع الفطرة الانسانية - واول خرسة لتغذية ام البريّة -

اور عربی وہ پہلا دودھ ہے جو انسانی فطرت کو پلایا گیا اور وہ پہلی اچھوانی ہے جو مخلوقات کی ماں کو کھلائی گئی

من خير المطعمين - واليه اشار معطي القياس والحواس - ودافع وساوس

اور اسی کیطرف اس ذات نے اشارہ کیا ہے جس نے قیاس اور حواس کو پیدا کیا اور جس نے خناس کے وساوس

الخناس اِنَّ اَوَّلَ بَيۡتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِيۡ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وهدیٰ للعالمین

کو دفع کیا جو پہلا گھر یعنے بیت اللہ وہی ہے جو مکہ مین ہے - برکت والا اور ہدایت واسطے عالموں کے

فاومى الى ان العربية سبقت الالسنة - واحاطت الامكنة وهي اول غذاء

پس اسمین اس بات کی طرف اشارہ ہے جو عربی تمام زبانون پر سبقت لیگئی اور تمام مکانون پر محیط ہوی اور وہ بولنے والون

للناطقين - فان البيت لا يخلو من مجمع الناس - والمجمع يحتاج الى الكلام

کی پہلی غذا ہے کیونکہ گھر لوگون کے مجمع سے خالی نہین ہوتا اور مجمع دفع حاجت اور باہم انس پکڑنیکے

لدفع الحوائج والاستيناس - فان المعاشرة موقوفة على الفهم والتفهيم

لئے کلام کیطرف محتاج ہوتا ہے کیونکہ معاشرت فہم اور تفہیم پر موقوف ہے

كما لا يخفى على الزكي الفهيم وكذلك قوله تعالى اِذۡ بَوَّاۡنَا لِاِبۡرٰهِيۡمَ

جیساکہ زیرک اور فہیم پر یہ بات پوشیدہ نہین اور اسیطرح خدا تعالیٰ کا یہ قول کہ یاد کر جب ہمنے ابراہیم کو دربارہ

مَكَانَ الۡبَيۡتِ - دليل على كون مكة اول العمارات فلا تسكت كالميت -

بنانیکے لئے وہ مکان دکھلایا جہان ابتدامین بیت اللہ تھا - یہ قول صاف بتلا رہا ہے کہ مکہ دنیا مین پہلی عمارت ہے پس مردہ

وكن من المتيقظين - فحاصل المقالات ان مكة كانت اول العمارات -

کیطرح چپ ہو جا اور جاگنے والون کیطرح ہو - پس حاصل کلام یہ کہ مکہ دنیا مین پہلی عمارت تھی -

ثم خربت من الحادثات وسيل الآفات - فلزم ذلك البيان - ان العربية

پھر حادثات اور سیل آفات سے خراب ہو گیا - پس اس بیان سے یہ لازم آیا کہ ہر یک زبان کے وجود سے

كانت اول كل ما كان - وعلمها الله آدم وكمل بها الانسان - ثم حرفت هذه

پہلے عربی زبان تھی اور خدا نے آدم کو وہی زبان سکھلائی تھی اور اسکے ساتھ انسان کو کامل کیا گیا

* نوٹ جبکہ بیت اللہ تمام عالم کے لئے ہدایت پانیکا ذریعہ ہوا تو اسمین صاف اشارہ ہے کہ وہ ایسے مرکز پر واقع ہے جسکی زبان تمام دنیا کی زبانون سے مشارکت رکھتی

اللغت الاصلية - ومسخت الكلمات النورانية - وفات النظام الكامل الموزون

پہر زبان محرف اور مبدل ہوگئی - اور وہ نورانی کلمے مسخ کئے گئے اور نظام کامل فوت ہوگیا

وضاع الدرّ المكنون و خلف من بعدهم خلف تباعدوا عن العربية ومسخوها وبدلوها

اور موتی چھپا ہوا ضائع ہوگیا اور ناخلف لوگ بعد مین آئے جو عربی سے دور جا پڑے اور عربی زبان کو مسخ کردیا

حتى جعلوها كالالسنة الجديدة وما بقى الا قليل يتكلمون بها من بعض

اور بدل ڈالا یہانتک کہ اُن زبانون کو نئی زبانون کیطرح کردیا اور عربی تہوڑی رہگئی جسکو تہوڑے آدمی زمین پر بولتے

الآدميين - والآخرون حرفوا كلمها عن مواضعها وبعّدوا جواهرها عن معادنها

تہے اور دوسرے لوگون نے تو کل الفاظ عربی کو اُسکی مواضع سے بدل ڈالا اور اسکے جواہر کو انکی معدنون

واما كنها فصارت السنة جديدة في اعين الغافلين - ونضى منها خلعة

اور مکانون سے دور ڈالدیا لہذا وہ زبانین لوگون کی نظر مین نہین دکہائی دین اور نفیس پیرائیون کا خلعت اُن سے

حللها النفيسة وجعلت عارى الجلدة بادى العورة - تبذءها اعين الناظرين

اتار گیا اور وہ ننگی جلد والی اور کہلی کہلی ننگی کی گئین جن کو دیکہہ کر نظرین کراہت کرتی ہین

فلاجل ذلك تراها ساقطة عن النظام والقواعد الطبعية ومتفرقة غير منتظمة

اور اسیوجہ سے تو اُن زبانون کو دیکہتا ہے کہ وہ نظام سے گری ہوئی اور قواعد طبعیہ سے خالی اور متفرق جنگلون کی لکڑیون

كخشب الفلا المتباعدة وتشاهد انها تائهة لا ذرالها ولا دار ولا سكان ولا جوار

کی طرح غیر منتظم اور ایک دوسری سے دور پڑی ہین اور تو دیکہتا ہے کہ وہ آوارہ ہین نہ اُن کا کوئی گہر اور نہ ہمسایہ -

وترى ان مفرداتها متبددة لا انساب بينها وعارية ابدت وصمتها وشينها وذلك

اور تو یہ بہی دیکہتا ہے کہ انکی مفردات اور کی نظر مین کوئی نسبت باہم باقی نہین ہی اور وہ ایسی ننگی ہین کہ انکا عیب اور داغ کہل گیا اور یہ اسلئے

بما ضاع النظام وما بقى القوام ودعتها الانعام فترى كانها ارض بذمية

ہوا کہ نظام ضایع ہوگیا اور قوام باقی نہ رہا اور چارپائے بولیون کو چر گئے اور تو دیکہتا ہے کہ گویا وہ ایسی زمین ہے

او موماة مخوفة مجثثة تبذءها اعين المحققين - وما حسن الآن شانها

جسمین کوئی سبزہ وغیرہ نہین یا ایسا خوفناک جنگل ہے جسمین جن رہتے ہین جس سے محققون کی آنکہین کراہت کرتی ہین اور ابتک

وما ابدءُ صبیانها - ولکن الظالمین یخدعون الجاهلین - اضاعت نسبًا متماثلة

حالت کچھ اچھی نہین ہو گئی اور اُنکے بچون نے بعد گر جانیکے پھر دانت نہین نکالے مگر ظالم لوگ جاہلونکو دہوکہ دیتے ہین بلکہ ان بانون نے

واقدامًا متشابهة فصارت کاناسٍ متفرقة الاٰراءِ او اوباش مختلفة الاهواء

نسبت متماثلہ کو ضایع کر دیا اور ایسا ہی اقدام متشابہ کو بھی پس وہ زبانین ایسی ہو گئین جیسا کہ مختلف رایون کے لوگ ہوتے ہین یا جیسے اوباش جو

متغائرین غیر متحدین - فکانّ بعضها علیٰ رباوة متخصرًا بهراوة وبعضها في

متفرق آرزوئین رکھتے ہین جنکی ایکدوسری کے مخالف خواہش ہوتی ہے پس گویا بعض اُنکے ایک ٹیلے پر ہین ایک سوٹے کے ساتھ اپنی تہیگاہ

وهادٍ ساقطا کالجماد وبعضها فقدت اسارير وجه التسمية - کانه اغمی علیها

کو سہارا دئے ہوئے اور بعض گڑھے ہین پڑے ہوئے جیسے بیجان اور بعض وجہ تسمیہ کے نشانون کو کھو بیٹھے ہین گویا انکو غشی پڑی ہے

او اخذتها مرض السکتة او کانت من المحقوّین - وبعضها بدا کريه الشکل کثير

سکتہ کی مرض ہو گئی یا پیٹ کی درد نے پکڑا　　اور بعض بُری شکل کے ساتھ ظاہر ہوئی اور

الاختلال - کانه ابدی کالاطفال حتی بذئتها اعین الناظرین - والبعض لفع وجهه

صورت بگڑ گئی گویا اُن کو بچون کی طرح چیچک نکل آئی یہان تک کہ دیکھنے والون نے اُن سے کراہت کی اور بعض نے

برداءٍ ونکّر شخصه للحیاءِ - والبعض الآخر صبّغ الاطمار ودلّس واری کانه تطلّس - ومنها

چادر کے ساتھ اپنا منہہ لپیٹ لیا اور اپنی ہیئت کو مارے حیا کے بدلا لیا اور بعض نے اپنے کپڑے رنگین کر ڈالے اور

الفاظ بقیت علیٰ صورها الاصلیة وما غیّر وجهها حرّ هواجر الغربة - وما زلزل اقدامها

تدلیس کی اور ظاہر کیا کہ گویا اُس نے طیلسان پہنا اور بعض ایسے ہین جو اپنی اصلی صورتون پر باقی رہی اور پردیس کی دھوپ پہر کی گرمی نے

اعصار التفرقة - بل بقي لها نشر تنمّ نفحاته - وترشد الیٰ روض الحق فوحاته - وتعرف

اُنکے چہرون کو متغیر نہین کیا اور تفرقہ کی سخت ہوا نے اُن کے قدمون کو جنبش نہین دی بلکہ انکی ایک خوشبو باقی رہگئی

بتأرّج عُرفها - ومناعت عَرفها - وتصبي القلوب بجمیل خدین - بید انها اخرجت

جسکی لہرین پوشیدہ بہید کو ظاہر کر رہی ہین اور جن کا مہکنا حق کے باغ کی خبر دے رہا ہے اور اپنی خوشبو کے مہکنے سے

من المنازل المقرّرة - وبعدت من الاوطان الموروثیة - وبوعدت من الاتراب

پہچانے جاتی ہین اور اپنی کہڑکیون کی بلندی سے دیکھی جاتی ہین اور خوبصورت انسان کیطرح دل کو کہینچتی ہین ہان اتنا ہے کہ دکھائی

عالیشان منزلون سے علیحدہ ہو گئے اور موروثی وطنون سے دور ہو گئے اور [illegible]

وهيل عليها الزوايد كهيل التراب - واخفيت كالميتين - بل دُفنت كالموءود -

اور اُنپر زوايد ڈالے گئے جيسا كہ مٹی ڈالی جاتی ہے اور مردون كيطرح وہ چھپائے گئے بلكہ وہ زندہ درگور انسان كيطرح دفن كيگئے

فما مادها احد كالودود - ثم رُدّ عليها عهد تذكار الوطن - والحنين الى العطن

پس كسينے دوست كيطرح انكو كھانا نہ كھلايا پھر اُنپر وطن ياد كرنے كا زمانہ رد كيا گيا اور وطن كی محبت پيدا ہوگئی پس وہ غربت

فاستعدت لتقويض خيام الغيبة - واسرجت جواد الاوبة - بعدما كانت كالامعة

كے خيمون كو اكھاڑنيكے لئے كھڑے ہوگئے اور بازگشت كے گھوڑون پر زينين كھينچ لين بعد اسكے كہ وہ ايك

وكانت كرفاقٍ مستعدّين - غير انّها كانت محتاجة الى رجل يؤمّها فی المسير -

ہرجائی آدمی كيطرح تھے اور ہم سفر يارون كی طرح مستعد ہوگئے - مگر صرف اتنی بات تھی كہ وہ ايسے شخص كے محتاج تھے جو راہ مين انكا

وما كان سبيل من دون استصحاب الخفير - فاتيناها واخذناها كاخذ الوارث متاع

پيشوا ہو اور بجز رہبر كے اور كوئی سبيل نہين تھا پس ہم اُن كے پاس پہنچ گئے اور ہمنے اُنہين يون ليليا جيسا كہ كوئی اپنی

الميراث وبعثناها من الاجداث - بعدما سمع نعيها من الزمن النثّاث فهی بعد

وراثت كا مال ليليتا ہے اور ہمنے اُنہين قبرون مين سے اُٹھايا - بعد اسكے جو خبر دينے والے زمانہ نے انكی موت كی خبر دی پس ايك

امدٍ دثّت كناسها - ووافت اناسها - ونقلت الى قصرها - بعدما حصلها الشدائد

زمانہ كے بعد اُنہون نے اپنا گھر ديكھا اور اپنے لوگون كو ملے اور اپنے محل كيطرف آئے بعد اسكے جو سختيون نے اُنہين اپنی قيد

تحت اسرها - وكانها كانت كالف يُفقد - ويسترجع له بعد مناحة تُعقد فاخرجناهم

مين كر ديا تھا پس گويا وہ اس دوست كيطرح تھے جو مفقود الخبر ہو جائے اور ماتم داری كی مجلس كے بعد اسپر انا لله كہا جائے سو ہمنے اُنہين

كنعش الميت - او الغلام الابق من البيت او كطيب الاعراق - اللاحق بالفساق -

مردے كی لاش كيطرح نكالا يا اُس غلام كيطرح پكڑا جو گھر سے بھاگ گيا ہو يا اُس شريف نجيب كيطرح انكو واپس ليا جو بدكارون سے جا ملا ہو

او النسيب المهجور من الاقارب او الابن الغائب الهاب او الطفال منغمسين -

يا اُس صاحب نسب كيطرح ہمنے انكو لے ليا جو اپنے عزيزون سے دور پڑ گيا ہو يا اُس بيٹے كيطرح جو گم ہو گيا ہو اور بھاگ گيا ہو يا اُن بچون

فمنها مالم يزل تلامحبة فی زمن فرقةٍ متطاولة وازمنة بعيدة مخوفة

كيطرح جو ڈوب گئے ہون سو بعض ان مين سے ايسے ہين جنہون نے جدائی كے زمانہ مين المكيدانہ كا نقصان نہ اٹھايا اور صحت سلامت كے ساتھ وطن مين

وقفل كما سافر بصحت وسلامة وصلاح وعافية - ومنها ما غيّرها حر السقام -

اور بعض الفاظ ایسے ہین جن کو بیماری نے متغیر کر دیا یہان تک کہ ہچکی تک نوبت پہنچا دی

حتى بلغ الى الاختزام - وصارت كالجنائز - بعد ما كانت من اهل الجوائز - وظهرت

اور جنازون کی طرح ہو گئے بعد اسکے جو صاحب جود اور کرم تہے اور لمبے سو مُنہ نکل آے بعد اسکے جو موتی

بوجه مسنون - بعد ما كانت كدرٍ مكنونٍ - وذهب حُسنها وبهاءها - وغاب

کی طرح تہے اور اُن کی خوبصورتی اور خوبی سب جاتی رہی اور تمام نور گم ہو گیا

نورها وضياءها وتراءت كشيخ مسلوب الطاقة - بعد ما كانت كغيد مليح الرشاقة

اور وہ اُس بڈہے کیطرح نکل آئے جسکی طاقت سب جاتی رہی بعد اسکے جو وہ نازک اندام اور

اوكضليع لذيذ السياقة - اوكجمازة لايلحقها العناء - ولاتواهقها وجناء - ولايخالف

خوش قامت عورتون کیطرح تہے یا اُس گہوڑے کی طرح تہے جس کے مزہ دار چال ہو یا اُس تیز رو اونٹنی کیطرح

هذا البيان الا الذي جهل الحقيقة اومان - فلاشك ان الحق ابلج - والباطل

جسکو ماندگی کے رنج پہنچ نہ سکے اور اس بیان کا بجز ایسے شخص کے کوئی مخالف نہین ہو گا جو حقیقت سے

لجلج - وشن على الباطل عسكر الحق واليقين - هذا شان مفردات العربية

بیخبر اور دروغگو ہو پس کچہہ شک نہین کہ حق روشن ہو گیا اور باطل گم ہو گیا اور باطل پر حق اور یقین کا لشکر ٹوٹ پڑا - یہ تو عربی

واما مركباتها فهى ارفع شاناً عند اهل البصيرة - فان المسك واللؤلؤ

کے مفردات کی شان ہے مگر اسکے مرکبات تو اس سے بہی بڑہکر اہل بصیرت کے نزدیک شان بلند رکہتے ہیں کیونکہ مشک اور موتی

اذا خلطا لغرضٍ من الاغراض فلاشك ان هذا المركب اشدّ واقوىٰ لدفع الامراض

جب کسی غرض سے ملائے جائین تو کچہہ شک نہین کہ یہ مرکب دفع امراض کیلئے نہایت قوی ہوگا

وانت تعلم انّ مركبات النبات قد تحدث فيها كيفية خارقة للعادات نافعة

اور تو جانتا ہے کہ کبہی نباتات کے مرکبات میں کوئی ایسی کیفیت خارق للعادت پیدا ہوتی ہے جو بہت سی آفات

لكثير من الآفات - فكيف تركيب مفردات قد علىٰ شانها - واشرق برهانها

سے نفع دیتی ہے پہر کیونکر اُن مفردات کی ترکیب عجیب و غریب نہ ہو جنکی شان بلند اور جنکی برہان روشن ہے

واعجب الخلق لمعانها فانها نور علیٰ نور۔ ومفتاح لسرّ مستور وآیة عظیمة للمسترشدین

اور جسکی چمک نے لوگون کو تعجب مین ڈالدیا کیونکہ وہ ترکیب نور علیٰ نور ہے اور پوشیدہ بھید کے لئے کنجی ہے اور ہدایت

والسرّ فی عظمة مرکبات العربیة۔ انها رکّبت من المفردات المبارکة۔ التی توجد

طلب کرنیوالون کیلئے نشان بزرگ ہے اور عربی کے مرکبات کا عظیم الشان ہونا اس وجہ سے ہے جو بابرکت مفردات سے

فیها غزارة المادة۔ والنظام الکامل علی سبیل الحکمة۔ فتولد فی مرکباتها

انکی ترکیب ہے۔ وہ مفردات جنمین مواد بکثرت پائے جاتے ہین اور نیز نظام پرحکمت پایا جاتا ہے لہذا انکے مرکبات مین مفردات

معانی کثیرة بتاثیر المفردات۔ ثم بادخال اللام والتنوینات۔ وبکشح مخصر من

کی تاثیر سے بہت سے معانی پیدا ہوتے ہین پھر بوجہ الف لام اور تنوین اور انواع اقسام کی ترتیب کے نئے نئے معنی

لطائف الترتیبات۔ واما اللغات اُخریٰ والسنة شتّیٰ۔ فستعلم عجرها وبجرها

نکلتے ہین مگر دوسری زبانین اور متفرق بولیان یہ مرتبہ نہین رکھتین اور عنقریب تو انکی حقیقت کو جان

وسنبدی لك حصاتها وحجرها وندعوا الی الحق قومًا منصفین۔ انها السنة

لیگا اور ہم عنقریب انکے سنگریزے اور پتھر تیرے پر ظاہر کرینگے تاکہ ہم منصف لوگونکو حق کیطرف بلادین وہ بولیان

ما اعطی لها بیان ولا لمعان۔ الّا غمغمة ودخان۔ ولذلك اردنا ان نظهر علی

کچھ ایسی بولیان ہین کہ انکو بیان اور چمک نہین دیگئی مگر جاگ مین بولنا اور دھوان سو اسلیئے ہمنے ارادہ کیا کہ ہر ایک جستجو کرنیوالے

کل مستطلع دخیلة امرها وحقیقة سرّها وکسوف قمرها لتستبین تصلف الکاذبین

پر انکی اندرونی حقیقت ظاہر کردین اور انکے بھید کی حقیقت کھولدین اور ان کے قمر کا کسوف بیان کردین تاکہ جھوٹون کی

فان کنتم لا تومنون ببراعة العربیة وعزازتها۔ ولا تقرون بعظمة جمازتها۔ فارونی

لاف زنی کھل جائے۔ پس اگر تم عربی کی بزرگی اور ارجمندی پر ایمان نہین لاتے اور اسکی تیز رو اونٹنی کی بزرگی کے تم قایل نہین

فی لسانکم مثل کمالاتها۔ ومفردات کمفرداتها۔ ومرکبات کمرکباتها۔ ومعارف

ہوتے پس تم انکے کمالات کا نمونہ اپنی زبان مین مجھہ دکھاؤ اور اسکے مفردات کے مقابل پر مفردات اور مرکبات کے مقابل پر مرکبات

کمعارفها ونکاتها۔ ان کنتم صٰدقین۔

اور معارف کے مقابل پر معارف مجھہ کو دکھلاؤ اگر تم سچے ہو۔

ولا حیوة بعد الخزي یا معشر الاعداء- فقوموا ان كانت ذرة من

اور ذلت کے بعد اے مخالفو کیا زندگی ہے   پس اگر ذرا بھی حیا ہے تو اٹھو

الحیاء- او ابخعوا في غیابة الخرقاء- وموتوا کالمتندمین- وان کنتم تنهضون

یا کسی گہرے کوئیں میں ڈوب کر ہلاک ہو جاؤ اور شرم زدہ لوگوں کیطرح مرجاؤ اور اگر مقابلہ کے لئے اٹھتے ہو

للمقابلة فاني مجیزکم خمسة آلاف من الدراهم المروجة- بعد ان تکملوا شرائط

تو   میں تمکو بطور انعام پانچہزار روپیہ دونگا بشرطیکہ تم موافق شرائط جواب دو   اور دو

هذه الدعوة ویشهد حکمان بالحلف عند الشهادة- لیتم حجتی عند النحاریر-

ثالث قسم کے ساتھ گواہی دیں   تا عقلمندوں کے نزدیک میری حجت پوری ہو جاوے

ولا یبق ندحة المعاذیر- وهذا علیّ غرامة لو کنت من الکاذبین- فقوموا

اور کسی عذر کی کوئی گنجائش نہ رہے اور یہ میری پر تاوان ہے اگر میں کاذب ہوں   پس اے تم

لاخذ هذه الصلة- او لحمایة لغاتکم الناقصة- ان کنتم حامین- واجمعوا عین

کے لینے کے لئے کھڑے ہو جاؤ یا اپنی زبانوں کی حمایت کرنیکے لئے کچھ ہمت کرو   اور میری شرط کا روپیہ

شرطیتي این تشاؤن- ان کنتم ترتابون او تخافون- واني اقبل کلما تطلبون-

جہاں چاہو جمع کرا لو اگر کچھ شک ہو   یا ڈرتے ہو   اور جو تم طلب کرو میں سب قبول کرونگا

واکتب کلما تستملئون- وابضع في کل ما تسئلون- لعلکم تطمئنون بها ولعلکم

اور جو لکھواؤ میں لکھوں گا   اور جو تم پوچھو میں جواب شافی دوں گا تا ہو کہ تم مطمئن ہو جاؤ   اور تا ہو کہ

تستیقنون- وافعل کلما تامرون لو امرتم منصفین- وما ارید ان اشق علیکم

تم یقین کرو-   اور جو کچھ تم کہو میں کروں گا اگر تم انصاف کے ساتھ حکم کرو- اور میں نہیں چاہتا کہ تم پر کچھ مشقت

وما کنت من المتترعین- وستجدوني ان شاء الله من المقسطین- واني اری ان

ڈالوں اور میں ان میں سے نہیں ہوں جو بدی کے ساتھ کسی پر دوڑتے ہیں اور مجھ کو انشاء الله انصاف پسند پاؤ گے اور میں

الألسنة ستزم والوساوس تجذع- والحجة تتم- ویفر الاعداء مشفقین مما

دیکھتا ہوں کہ عنقریب زبانیں بند ہو جائیں گی اور وساوس قید میں ڈالے جائینگے اور حجت پوری ہو جائیگی اور دشمن ہمارے دستانہ

فی ایدینا و مرتعدین - وانا ملاقوهم بعون الله ذی الجلال ولو فرّوا علی لاحقة

کانپتے ہوئے بہاگین گے اور ہم بفضلہ تعالی تعاقب کر کے اُن کو جا ملین گے اور انکو جای گریز نہین

الآطال ثم مفرّوہم مُجحرین - ولا مناص لهم ولو نزوا فی السکاک - الا بعداد الوجیہ

اگرچہ وہ پتلی کمر والے گہوڑون پر دوڑی ہون

والاحلیلاک - واذا اشرعنا الرمح علی العدا - وارینا المدی وعبطنا افراس

پہر ہم زدرد ہیگئے تا وہ بہاگین یہانتک کہ بہاگتے بہاگتے سوراخ مین جا گھسین اور جب ہمنے نیزہ کو دشمنون پر ہلایا اور

الردا - فتری انهم یبدون نواجذهم غیر ضاحکین - وما کتبت من عندی ولکن

کاردین دکہلائین اور موت کے گہوڑون کو سرپٹ دوڑایا پس تو انہین دیکہیگا کہ بغیر ہنسنے کے دانت نکال رہے ہین اور مینے اپنی

الهمنی ربّی - وایّدنی فی امری - فتاقت نفسی الی ان افض ختم هذا السر - واُری

طرف سے نہین لکھا بلکہ میرے خدا نے مجہے الہام کیا اور میرے امر مین مجہے تائید کی پس میری نفس نے خواہش کی

الخلق ما ارانی - ذو الفضل والنصر وانه ذو الفضل المبین ؞

کہ مین اس بہید کی مہر کہولون اور لوگون کو وہ معارف دکہلاؤن جو خدا تعالی نے مجہہ کو دکہلای اور وہ صاحب فضل مبین کا ہی

وحاصل ما کتبنا فی هذه المقدمة ان العربیة امّ الالسنة ووحی

اور جو کچہ ہمنے لکھا ہی اسکا حاصل یہ ہے کہ عربی ام الالسنہ ہے اور خدا تعالی کی وحی ہی جو صاحب

الله ذی المجد والعزة - وغیرها کرشٍّ من هذه المطرة القاشرة - وما لها

مجد اور عزت ہی اور دوسری زبانین اس بزرگ مینہ مین سے چند قطرے ہین اور ان کا قلیل و کثیر تمام اسی بان

سبدٌ ولا لبدٌ الا من هذه اللهجة - وان العربیة تقسّم الامور وضعًا کما قسمها الله

مین سے ہے اور عربی زبان وضع کی رو سے امور کو ایسے طور سے تقسیم کرتی ہے جیسا کہ اللہ تعالی نے

طبعًا وفی ذلک آیات للمتوسمین - وانها تجری فی کل سکک بهذا الاشتراط

انہین طبعی تقسیم کی ہے اور اسمین فراست والون کیلیئے نشان ہی اور وہ ہر ایک کوچہ مین اسی شرط سے چلتی ہے اور تجاوز

وتتجافی عن الاشتطاط ونزّهها الله عن ضیق الربع - ووسّع مربعها للاضیاف الطبع -

سے پرہیز کرتی ہے اور خدا تعالی نے اسکو گہر کے تنگ ہونسے پاک کر دیا ہے اور اُسکے گہر کو طبع کے مہمانون کیلیئے وسیع کر دیا ہے

فدعت ضیوف الفطرة الی القریٰ - ومطائب ما تشتہی وانبتت ایفاء من المحبوبین

پس اُس نے نیچرل مہمانون کو دعوت کیلئے بلایا اور عمدہ اور قابل رغبت کہانے تیار کرکے اُنکو مدعو کیا اور ثابت کردیا کہ

المعطین - فلا تمل الی زبون - ولا تغض علی صفقة مغبون - اتستبدل الذی ہو

وہ مالدارون اور دینے والون مین سے ہے پس تو کسی مغلوب کیطرف میل مت کر اور خسارہ کی بیع پر چشم پوشی مت کر کیا تو اچہی اور بہتر

ادنیٰ بالذی ہو خیر - فافکر ساعة یا عار العیر - واطلب سبل الموفقین -

کو چہوڑکر ادنیٰ کو اختیار کریگا پس کچہہ تہوڑی دیر فکر کر اے گدہے کی جائے ننگ اور توفیق یافتہ لوگون کی راہ ڈہونڈ

واعلم انہا خفیر الی العلوم المنتخب من غیر الوجی والتعب - فمن قصدہا فقد

اور جان کہ وہ برگزیدہ علوم کیطرف رہنما ہے بغیر اسکے کہ کچہہ ماندگی اور فرسودگی پیش آوے پس جس نے اسکا قصد کیا

ذہب الی الذہب ومن باعدہا بالہجر - فقد رضی بایثار الہجر وہوی فی ہوة

وہ سونے کی طرف گیا اور جو شخص جدا ہونیکے ساتھ اُس سے دور ہوگیا وہ بیہودہ گوئی پر رضی ہوگیا اور نیچے رہنے والون کے

السافلین - وانہا غانیة زینت نفسہا بکمال النظام - وتجلت بالحسن التام

گڑہے مین گر گیا - اور عربی اپنے جمال کے ساتھ غیر کی حاجت سے لاپرواہ ہے اور کمال نظام کے ساتھ اپنے نفس کو اُس نے

ولکل سائل قامت بالاجابة - حتی ثبتت ثروتہا - وانجابت غشاوة الاستراب

آراستہ کیا ہے اور حسن تام کے ساتھ اُس نے تجلی فرمائی ہے اور ہر یک سائل کا سوال قبول کرنیکے لئے کہڑی ہوگئے یہانتک کہ اسکی

واعتقبت دواعی الطبع - ووسعت لہا فناء الربع - وحلت بکل ماحل تقسیم طبعی

دولتمندی ثابت ہوگئی اور شک دور ہوگیا اور وہ فطرت اور نیچر کے اسباب کے پیچہے پیچہے چل رہی ہے اور ان کیلئے اپنے گہر کو بہت وسیع

بل حملہ کما یحمل اوزار امہری - وطابقت حتی اعجبت الناظرین - فہی شجرة مبارکة

بنا رکہا ہے اور وہ ہریک ایسی جگہ مین اُترے جہان تقسیم طبعی اُتری بلکہ اسکو ایسے اُٹہا لیا جیسے اونٹ بوجھ کو اُٹہاتا ہے اور اُس سے

اغصانہا کالبرید - واصولہا کالوصید - وموادہا کالیقطین - وانا لانسلم ان

ایسی مطابق آگئی کہ دیکھنے والیکو تعجب مین ڈال دیا پس وہ ایسا درخت ہے جسکی شاخین ڈاک کی مرتب کیطرح ہین اور اسکے اصول اس بو کی

کمال نظامہا یوجد فی غیرہا - او یبلغہا لسان فی سیرہا - نعم نسلم ان کل

طرح ہین جسکی جڑ ہین اپسمین ملی ہوئے ہوتے ہین اور ہم اس بات کو تسلیم نہین کرینگے کہ اُسکے نظام کا کمال اُسکے غیر مین بہی پایا جاتا یا اسکی سیر مین

لغت من اللغات تشتمل علی قدر من المفردات لکنہا ناقصۃ کالبیوت المنہدمۃ

کہ ہر ایک زبان زبانون مین سے کسیقدر مفردات پر مشتمل ہے مگر وہ زبانین خراب شدہ اور مسمار شدہ گہر کی طرح ناقص ہین -

الخربۃ او کالقفۃ التی یئس اہلہا من الزہر والثمرۃ - ولا تری دہوم المفردات

یا وہ ایسی ہین جیسے ایک بوسیدہ اور خشک درخت جسکا مالک اسکے پہل اور پہول سے نا امید ہوچکا اور تو مفردات کی کثرت کو ان

فی تلک الالسن المحارفۃ المقلوبۃ الا قلیلا غیر کاف للمہمات المطلوبۃ -

نامبارک زبانون مین نہین پائیگا مگر کچہہ تہوڑا سا جو مہمات مطلوبہ کے لئے غیر کافی ہے

وانت سمعت انہا کانت عربیۃ فی اوائل الازمنۃ - ثم مسخت فبدت باقبح

اور تو سن چکا ہے کہ وہ زبانین ابتدائی زمانہ مین عربی تہین پہر مسخ ہوکر ایک نہایت بری صورت مین ظاہر ہوئین

الصورۃ - فلذلک تراہا منتنۃ کالجیفۃ - وخاوی اللوفاض کاہل الذل

سو اسی وجہ سے تو انکو مردار کی طرح بدبودار پاتا ہے اور انکے ترکش کو شکست یافتہ لوگونکی طرح خالی دیکہتا ہے

والہزیمۃ - وتجد الہا السنۃ بادیۃ الذلۃ - لیس بیدہا غزارۃ المادۃ -

اور تو ان زبانون کو کہلی کہلی ذلت مین پاتا ہے ان کے ہاتہہ مین مواد لغات کا کوئی بہاری ذخیرہ

ولا دولۃ الاشتقاق ووجہ التسمیۃ و لصقت الفاظہا بمعانیہا کقتین -

نہین اور نہ اشتقاق کی دولت اور وجہ تسمیہ ان کے پاس ہے اور انکے الفاظ انکے معانی کو ایسے چمٹے ہین جیسے چیچڑی پینے

وانہا تبلادہا لانو فی النظام - ولا تکمل الکلام وما کان لاہلہا ان یکتبوا

معانی کا خون پیتے ہین اور انکو بے رونق اور کمزور کرتے ہین اور وہ اپنے گہر کے سرمایہ کے ساتہ جو وراثت سے اسکو ملی ہے

بہا قصۃ - او یملوا حکایۃ مبسوطۃ - بحیث ان تواخذ القصص نظام المفردات

کسی قصہ کے نظام کو پورا نہین کرسکتے اور کسی کلام کو کامل نہین بنا سکتے اور ان کے اہل کو یہ طاقت نہین کہ ان کے ساتھ کوئی قصہ

وتقابل التقسیم الطبعی فی جمیع الخطوات وان ہذا حق ولیس من الترہات

لکہین یا کوئی مفصل حکایت تحریر مین لاوین اس طرح پر کہ مفردات کا نظام قصون کے ساتھ دوش بدوش چلا جاوے اور ہر ایک قدم مین

ولاجلہ کتبنا فی العربیۃ ہذہ العبارات - وقد منا ہذہ المقدمۃ کالکماۃ -

طبعی تقسیم کے مقابل پڑے اور یہ بیان حق ہے واہیات باتون مین سے نہین ہے اور اسی کیلئے ہمنے ان عبارتون کو عربی مین لکہا ہے اور

اس مقدمہ کو ہم نے ایسا رکہا ہے جیسے آنکہ کی پتلی [illegible] -

لنقطع عرق الخصومات - ولعل العدا يتفكرون فی حللها - او يأتون بالسنها
تاہم جھگڑون کی جڑھ کاٹ دین تاکہ ہمارے مخالف ان عبارتون کے پیرایون مین غور کرین یا اگر سچے ہین تو اپنی اپنی زبانون
من مثلها - ان كانوا صادقين - وقد سمعتم ان مفرداتها تواضح نقوش تقسيم
مین ان عبارتون کی نظیر پیش کرین اور تم سن چکے ہو کہ عربی کے مفردات فطرتی تقسیم کے دوش بدوش چلے جاتے ہین
الفطرة - ونعطى كلما اعطى عند التقاسيم الطبعية - ونضع كل لفظ فی المواضع التی
اور جو کچھ طبعی تقسیم نے دیا وہ سب مال دیتے ہین اور ہر ایک لفظ کو ایسے موقعہ پر رکھتے ہین جس کو پیش آمدہ ضرورت
طلبتها الضرورة الداعية - او اقتضتها الصفات الالهية ولا نمشی كالتائهين
نے طلب کیا ہے یا صفات الہیہ نے اُسکو چاہا ہے اور آوارہ گرد لوگون کیطرح نہین چلتے
ونُری فروق الكلمات - كما ارت فروقها دواعی الضرورات - ونظهر في
اور کلمات کے فرقون کو وہ ایسے دکھاتے ہین جیسا کہ ضرورتون کے وجوہ نے انکو دکھایا ہے اور مفردات کی نظام مین وہ
نظام المفردات كلما اظهر القسّام فی مرأة الواقعات - فكذالك نطلب من المخاصمين
تمام باتین ظاہر کرتے ہین جو قسام ازل نے واقعات کے آئینہ مین ظاہر کی ہین پس انہین باتون کی نظیر ہم مخالفون سے مانگتے ہین
وما قلنا هذا القول كصفير اللاعبين - بل ارينا كلها كالمحققين - واثبتنا
اور ہمنے اِس قول کو کھیلنے والون کے سیٹی کیطرح نہین کہا بلکہ ہمنے اُسکو محققون کیطرح دکھلایا ہے اور ثابت کر دیا ہے کہ عربی
ان العربية قد وقعت كرجل رحيب الباع - خصيب الرباع - متناسبة الاعضاء -
اس مرد کیطرح ہے جو فراخ دست اور کثیر المال ہو اور نیز متناسب الاعضا اور
موزون الطباع - مطّلعة على ذات صدر الفطرة - وحامل فوائدها كالمطية
موزون الطبع ہو عربی زبان فطرت کے اسرار پر مطلع ہے اور اس کے یکتا موتیون کیلئے یہ سواری کیطرح ہے
فان كنتم من خيل هذا الميدان - او للسانكم لمثلها يدان - فأتوا بها يا معشر
پس اگر تم اس میدان کے سوار ہو یا تمہاری زبان کو اُس کے موافق طاقت ہو پس اے ظالم لوگو
اهل العدوان وحزب المتعصبين - وان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا الله الذي
اپنے زبانون کو پیش کرو اور اگر تم نہ کر سکو اور ہرگز نہ کر سکو گے سو اس خدا سے ڈرو

يخزي الكاذبين ۞

جو جھوٹون کو ذلیل کرتا ہے

والآن نكشف عليكم سر فروق الكلمات لعل الله يهديكم الى

اور اب ہم تمپر کلمون کے فرقون کا بھید کھولتے ہین تا شاید خدا تعالی تمھین راست روی

طرق الصواب والثبات - او تكونون من المتفكرين - فاعلموا ان فروق الكلمات

اور ثابت قدمی کی راہ دکھادے یا تم سوچنے والے بن جاؤ- پس اب جان لو کہ کلمون کے فرق

تتبع فروقا توجد في الكائنات - وكذالك قضى احسن الخالقين - واما

ان فرقون کے تابع ہین جو کائنات مین پائے جاتے ہین اور اسی طرح احسن الخالقین نے ارادہ فرمایا ہے - مگر وہ

الفروق التي توجد في خلقة الكائنات - وتتراءى في صحف الفطرة كالبديهيات

فرق جو کائنات کی پیدائش مین پائے جاتے ہین اور فطرت کے صحیفون میں بدیہیات کی طرح نظر آتے ہین

فنكشف عليك نموذجا منها في خلقة الانسان - لعلك تفهم الحقيقة كذوي

پس ہم تیرے پر اُن کا ایک نمونہ انسان کی پیدائش کے بارے مین کھولتے ہین تا تو اسکو اہل عرفان کی طرح

العرفان او تكون من الطالبين - فانظر ان الانسان اذا قُلّب في مراتب

سمجھ جائے یا تو طالبون مین سے ہو جاوے پس تو دیکھ کہ جب انسان پیدائش کے مراتب مین پھیر گیا

الخلقة - واُخرج الى حيز الفعل من القوة - واُعطي صورا في المجالي الطبعية

اور حیز فعل سے قوت کیطرف لایا گیا اور طبعی جلوہ گاہون میں قسم قسم کی صورتین دیا گیا

وقفا بعضها بعضا بالتمايز والتفرقة فجمعت ههنا مدارج تقتضي لانفسها الاسماء

اور بعض قسم پیدایش بعض کے پیچھے آئین اور انمین باہم تفرقہ اور تمیز ہوا پس اس جگہ کئی مدارج پیدا ہوئی جو اپنے

فاعطتها العربية واكملت العطاء - كالاسخياء المتمولين - وتفصيله ان الله اذا

لئے نامون کو چاہتے تھے پس عربی نے انکو انکے نام عطا کئے - اور اپنے عطیہ کو کامل کیا جیسے سخی اور مالدار لوگون کا کام

اراد خلق الانسان - فبدء خلقه من سلالة طين مطهر من الادران فلذالك

ہوتا ہے اور اسکی تفصیل یہ ہے کہ جب خدا تعالی نے انسان کو پیدا کرنا چاہا تو اسکو اس مٹی سے پیدا کیا جو زمین کی تمام قوی کا عطر تھا

سمّاه آدم عند الخطاب وفی الکتاب لما خلقه من التراب ولما جمع فیه فضائل

اس کا نام خطاب اور کتاب مین آدم رکھا اسلئے کہ اسی مٹی سے پیدا کیا اور سارے جہان کی خوبیان اسمین

العالمین - وکذلك خمر فی طینته انسان - انس ما خلق منه وانس الخالق الرحمان

بھر دین اور نیز اس کی طینت مین دو انس رکھدے ایک تو اسی شی کا انس جس سے وہ مخلوق ہوا دوسرا خالق رحمن کا انس

کما یوجد انس الامّ والاب فی الصبیان - فدعاه باسم الانسان - وهذا مبنی علی

جیسے بچون مین مان باپ کا انس پایا جاتا ہے اس لیئے اسکا نام انسان رکھا یہ اسم

التثنیة من المنان - لیدل لفظ الانسین علی کلتی الصفتین الی انقطاع الزمان

تثنیہ ہے تاکہ ہمیشہ کیلئے ان دو انسون کا لفظ ان دو صفتون کو بتاتا رہے

ویکون من المتذکرین - ثم بدل قانون القدرة - باذن الله ذی العزة والحکمة

پھر خدا تعالی کے ارادہ سے قانون قدرت مین یون تبدیل

وخلق الانسان بعد تغیرات - فی ارحام امهات - فسمی التغیر الاولی

واقع ہوئی کہ کئے تغیرات کے بعد ماؤن کے رحمون کے معرفت اسکی آفرینش ہونے لگی سو پہلے تغیر کا

ماءً دافقاً - ونطفةً - والثانی الذی یزداد فیه اثر الحیات علقةً

نام ماء دافق اور نطفہ رکھا اور دوسرے کا نام جس مین زندگی کا نشان ترقی کرتا ہے علقہ رکھا

والثالث الذی زاد الی قدر المضغ شدة وضاها فی قدره لقمة فسمی لهذا مضغة

اور تیسرے کا نام جو درشتی مین ایک لقمہ کے اندازہ کی مانند ہوا مضغہ رکھا

والرابع الذی زاد من قدر اللقمة - ومع ذلك بلغ الی منتهی الصلابة واودعها الله

اور چوتھا تغیر جو صلابت اور قدر مین لقمہ سے ترقی کر گیب اور بڑی بڑی

حکماً عظیمة خلقة ونظاماً فسماها عظاماً بما بلغت العظمة وزادت شرفاً

حکمتون پر اسکا نظام خلقت مشتمل ہوا وہ عظام کے نام سے موسوم ہوا اس لیئے وہ عظمت اور شرف

وکما ومقاماً وبما رکب بعضها بالعظام من رب العالمین - والخامس اللحم الذی

اور قدر ومقام مین انتہا کو پہنچگیا اور اسلئے بھی کہ ہڈیون سے اس کے بعض حصے ترکیب پذیر ہوئے اور پانچوین کا نام لحم ہوا اسلئے کہ

زاد علیها کالحُلّة - وصار سبب کمال الحسن والزینة فسمی لحماً بما لو حم لعظام الصلبة

لحم عربی مین ایک چیز کے پیوند اور لحوق کو کہتے ہین جب وہ چیز دوسری سے ملتی اور پیوند کرتی ہے سو گوشت کپڑے کیطرح اپنی جسم پر لپٹتا ہے اور نیز اصلی بہی گوشت

وصار بها کذی اللحمة - والسادس خلق آخر وسمی نفساً لنفاستها ولطافتها

سخت ہڈیون سے ملتا ہے اور انکو باہم ملاتا ہے اور خوبصورتی فربہی اسی مین بخشتا ہے اور چھٹے کو خلق آخر کہا اور اسی کمال نفاست اور اعضا مین

وسرایتها فی الاعضاء وعزتها - وسمی جمیعها باسم الجنین - فتبارک الله احسن

سرایت کرنیکے سبب سے نفس بہی کہا اور پہر اس سارے مجموعہ کا نام جنین ہوا

الخالقین - ثم اذا خرج الجنین من بطن الامّة - وتولّد باذن الله ذی القدرة -

پہر جنین جب مان کے پیٹ سے نکلا

فسمی ولیداً فی هذه اللمحة - ثم اذا اصبا الی ثدی الامّ للرضاع فسمی صبیّاً

تو اسکا نام ولید ہوا پہر جب دودہ پینے کو پستان مادر کیطرف جہکا تو صبی نام ہوا

ورضیعاً الی مدی الارضاع - ثم بعد الفطام سمی فطیماً وقطیعاً فی هذا اللسان

اور ایام شیرخوارگی تک رضیع نام ہوا پہر دودہ چہڑانیکے بعد فطیم وقطیع ہوا

ثم اذا دبّ ونما واری اکثر آثار الحیوان فسمّی دارجاً فی ذلک الزمان - ثم اذا بلغ طوله اربعة

پھر ذرا نشو و نما کے بعد دارج پہر جو چار بالشت کا ہوا

اشبار - فهو رباعی عند اولی ابصار - واذا بلغ خمسة فهو خماسی - واذا سقطت

تو رباعی اور جو پانچ کا ہوا تو خماسی اور جب دودہ کے

رواضعه فهو مثغور عند العرب - واذا نبتت بعد السقوط فهو متّغر عند ذوی

دانت جہڑ گئے تو مثغور اور جو پہر اُگے تو متّغر

الادب - واذا تجاوز عشر سنین فهو مترعرع عند العربیین - واذا شارف

اور جو دس برس کا ہوا تو مترعرع اور جو احتلام کے

الاحتلام وکرب الماء لیمطر الجهام فهو یافع ومراهق قد بلغ البلوغ التام - واذا احتلم

قریب پہنچا تو یافع اور مراہق اور جب

واجتمعت قوته وكملت طاقته فهو حزوّر - ثم من الثلثين الى الاربعين شاب ففرح

پوری طاقت اور کمال جوانی کو پہنچا تو حزور پھر تیس سے چالیس تک شاب

مسرور - ثم بعد ذلك كهل الى ان يستوفى الستين - ثم بعد ذلك شيخ ثم خرف مفند

پھر ساٹھ برس تک کہل پھر شیخ پھر خرف

ومن المستضعفين - وكذلك بازاء كل حصة عمر اسم علحدة في عربي مبين - واذا مات

اسی طرح ہر ایک حصہ عمر کیلئے عربی زبان میں الگ الگ نام ہے اور جب مرا

فهو المتوفى الذي يختصم فى لفظه حزب الجاهلين - وكذلك كلما تحقق فى الانسان طبعا

تو متوفی نام ہوا اور یہ وہی لفظ ہے جسمیں نادانونکا گروہ ایک جھگڑا رہا ہے اسی منوال پر انسان کی ہر طبعی حالت کیلئے

يوجد في العربية وضعا وكلما ترى فى الحس والعيان - تجد بازائه لفظا فى هذا اللسان ولا تجد نظيره

عربی میں ایک لفظ موضوع ہوگا اور ہر ایک مشہود و محسوس کیلئے اس میں ایک لفظ ضرور ہے جسکی دوسری زبانوں میں نظیر نہیں اور جب اسکی نظیر

فى العالمين - واىّ حجة اكبر من هذا لو كنتم مبصرين - فتامل تامل المنتقد - وانظر بالمصباح

کہیں نہیں تو اس سے بڑھکر اور کیا حجت ہو سکتی ہے دانشمندی کے چراغ لیکر ڈھونڈو

المتفقد واحلل محل المستبصرين - وان كنت تقترح ان تسمع منى فى اشتراك الالسنة

اور غور کرو اور اگر اشتراک السنہ کی مثال پوچھنا چاہو

فكفاك لفظ الامّ والامّة - فان هذا اللفظ تتشارك فيه اللسان الهندية والعربية

تو لفظ ام اور امّہ کافی ہے یہ لفظ ہندی عربی

وكذلك اللسان الفارسية والانكليزية - بل كلها كما تشهد التجربة الصحيحة فانظر كالمنتقدين

فارسی انگریزی بلکہ سب زبانوں میں مشترک ہے اور تجربہ اسپر گواہ ہے

وقد ظهر من وجه التسمية - ان هذا اللفظ دخل فى الالسن الاعجمية من العربية - فان التسمية الحقيقية

اور وجہ تسمیہ بتاتی ہے کہ یہ لفظ عربی زبان سے عجمی بولیوں میں گیا کیونکہ حقیقی وجہ تسمیہ

لا توجد الا فى هذا اللسان - واما غيره فلا يخلو من التصنع فى البيان - فان من شان التسمية

اسی زبان میں ہے اور اوروں میں بناوٹ اور تکلف ہے کیونکہ حقیقی وجہ تسمیہ

الحقيقية التي هي من حضرة العزة - ان لا تنفك بزمن من الازمنة الثلثة وتكون للمسمى

کی شان یہ ہے کہ کسی زمانہ مین بہی وہ مسمی سے الگ نہ ہو

كالعرض اللازم وان تجانوه فى هذه النشأة - ولا يفرض فرض فارض كونها فى وقت من الاوقات المنفكة

اور کبہی بہی کوئی اُس سے اُس کو الگ نہ کرسکے

ولا تكون كالامور المستحدثة المصنوعة - ولا توجد فيها ريح التصنعات الانسية - ويقر من استشف

اور انسانی تصنع کی بو بہی اُسمین پائی نہ جائے اور دیکہنے سننے والا

جوهرها بانها من رب العالمين - فخذ بيديك هذا الميزان - ثم اعرف بها من صدق ومان

اس کی نسبت پکار اُٹھے کہ لاریب یہ اللہ تعالی کیطرف سے ہے اس میزان سے سچ اور جہوٹ کو وزن کرو

ولا تتبع سبل المفترين - وهذا آخر ما اردنا من ايراد المقدمة - وكتبناها لاراءة النظام فى الرسالة

اور مفتری کی راہ نہ چلو بس یہی ہے جو اس مقدمہ مین ہم نے لکہنا چاہا اور نظام کے دکہانیکو ہم نے

وقد وعيت ما قصصنا عليك من الادلة - ففكر فيها واجتن ثمرة البراعة - واحكم بما

یہ سب قلم بند کیا تم سب کچہہ سن ہی چکے ہو اب اس سے فائدہ اٹہاؤ اور خدا سے بصیرت

اراك الله ولا تكن كالمتجاهلين - ولا يختلج فى قلبك ان العربية قد حقرت فى اعين سكان

مانگو اور اُسی کے ساتہ فیصلہ کرو اور اگر عربی زبان کی اس ملک کے لوگون نے قدر نہین کی

هذه البلاد - وان جواهرها قد عيبت بالكساد - فان هذا من فساد اهل الزمان وبان قصوى نعتهم

تو اس کی کیا پرواہ ہے اس لئے کہ ان بگڑی طبیعت کے لوگون کا قبلہ ہمت

طلب الصريف والعقيان وحمادى همتهم هوى الموائد والجفان وانهم من المفتونين

بجز چاندی سونے اور کہانے پینے کے برتنون کے اور کچہہ نہین

وانى لما اردت ان انضد جواهر الكلام واسلكها فى سمط الانتظام القى فى روعى ان اكتبها

جب مین ان موتیون کو انتظام کے سلک مین منسلک کرنا چاہا تو میرے دل مین ڈالا گیا کہ عربی زبان مین ہی

فى هذه اللهجة - ولا اخفى بروقها فى البرقعة الهندية - واسرح النواظر فى النواضر الاصلية

انہین منضبط کرون اور زبان ہندی مین انکہکران کی آب وتاب کو تباہ نکرون اور میرا چاہا کہ انکہونکی مویشی کے لئے اصلی چراگاہ

پہنچادون عرب کی طرف

مختصر فہرست تصانیف

حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

یہ کتاب مطبع ضیاء الاسلام میں باہتمام حکیم فضل دین چھپی تھی اب صرف ٹائٹل پیج ضیاء الاسلام پریس باہتمام عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر چھپا